فہم سنت کورس

مرتب: مُفتی مُنیر احمد صاحب

استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

◄ کتاب کا نام : فہم سنت کورس

◄ مرتب : مفتی [illegible] صاحب

◄ واٹسپ نمبر :0331-2607204

(المنیر کے واٹسپ گروپ میں شامل ہونے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں)

◄ تاریخ طباعت :صفر المظفر 1445ھ اگست 2023ء

◄ ناشر : المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

◄ ای میل :almuneermarkaz214@gmail.com

◄ ویب سائٹ : almuneer.pk

◄ فیس بک : AlMuneerOfficial

◄ یوٹیوب : AlMuneer

(مختلف کورسز کی ریکارڈنگ یہاں سے سنی جاسکتی ہے)

ملنے کا پتا

مکتبہ المنیر

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607204 - 0331-2607207

فہرستِ عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	باب 1: اتباع کے فضائل و برکات اور اہمیت	7
2	باب 2: ترک اتباع کے نقصانات	21
3	باب 3: سنت اور بدعت کی پہچان	30
4	باب 4: طریقہ اتباع (اسباق سنت)	35
5	**عقائد سے متعلق سنتیں**	36
6	ہدایت حاصل کرنے کی 13 سنتیں	37
7	فتنوں سے حفاظت کی 40 سنتیں	42
8	**عبادات سے متعلق سنتیں**	50
9	اللہ تعالیٰ سے اچھا تعلق بنانے والی 36 سنتیں	51
10	سوکر اٹھنے، بیت الخلا جانے کی 19 سنتیں	56
11	غسل، وضو، اذان کے جواب کی 14 سنتیں (برائے خواتین)	58
12	غسل، وضو، اذان، گھر سے مسجد تک کی 18 سنتیں (برائے حضرات)	60
13	جمعہ کی 26 سنتیں	63
14	رمضان کی 46 سنتیں (برائے مرد)	67
15	رمضان کی 45 سنتیں (برائے خواتین)	73
16	اعتکاف کی 46 سنتیں	78
17	**معاملات سے متعلق سنتیں**	87
18	کمانے سے متعلق 53 سنتیں	88

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
19	خرچ کرنے کی 13 سنتیں	94
20	خوشگوار ازدواجی زندگی کی 42 سنتیں (بیوی کے لیے)	97
21	خوشگوار ازدواجی زندگی کی 34 سنتیں (شوہر کے لیے)	104
22	رشتہ داریاں نبھانے کی 12 سنتیں	115
23	**اخلاق سے متعلق سنتیں**	119
24	لوگوں سے اچھا تعلق بنانے والی 4 سنتیں	120
25	لوگوں کی غلطیوں پر تنبیہ کرنے کی 5 سنتیں	123
26	دوسروں سے اختلاف کرنے کی 9 سنتیں	128
27	باہمی اختلافات حل کرنے کی 13 سنتیں (سلسلہ نمبر 1)	131
28	باہمی اختلافات حل کرنے کی 12 سنتیں (سلسلہ نمبر: 2)	134
29	**معاشرت سے متعلق سنتیں**	136
30	کھانے پینے کی 55 سنتیں	137
31	لباس کی 33 سنتیں	143
32	حیا اور پاکدامن بنانے والی 45 سنتیں	147
33	خوداحتسابی جائزہ	152

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

بسم الله الرحمن الرحيم

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فہم سنت کورس

باب 1: اتباع کے فضائل وبرکات اوراہمیت

باب 2: ترک اتباع کے نقصانات

باب 3: سنت اور بدعت کی پہچان

باب 4: طریقہ اتباع (اسباق سنت)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب 1:

اتباع کے فضائل و برکات اور اہمیت

❏ فضائل و برکاتِ اتباع ❏ اہمیتِ اتباع

❏ فضائل و برکاتِ اتباع

سوال: قرآن وحدیث کی روشنی میں حضور ﷺ کی اتباع کی برکات، فضائل اور اہمیت بتائیں۔

جواب:

(1) محبوبیتِ خداوندی، عمومی مقبولیت اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے:

قرآن کریم میں ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

(آل عمران:31، کویتیہ، طاعۃ، فقرۃ:6)

(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

یعنی اگر دنیا میں آج کسی شخص کو اپنے مالک حقیقی کی محبت کا دعویٰ یا خیال ہو تو لازم ہے کہ اس کو اتباع محمدی ﷺ کی کسوٹی پر رکھ کر دیکھ لے، سب کھرا کھوٹا معلوم ہو جائے گا۔ جو شخص جس قدر حبیب خدا محمد رسول اللہ ﷺ کی راہ چلتا، آپ ﷺ کی لائی ہوئی روشنی کو مشعل راہ بناتا ہے اسی قدر سمجھنا چاہئے کہ خدا کی محبت کے دعویٰ میں سچا اور کھرا ہے اور جتنا اس دعویٰ میں سچا ہوگا، اتنا ہی حضور ﷺ کی پیروی میں مضبوط و مستعد پایا جائے گا، جس کا پھل یہ ملے گا کہ حق تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگے گا اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور حضور ﷺ کی اتباع کی برکت سے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے اور آئندہ طرح طرح کی ظاہری و باطنی مہربانیاں مبذول ہوں گی۔"

اتباع نبوی ﷺ کی برکت سے حق تعالیٰ شانہ کی محبت و محبوبیت حاصل ہونے کا راز یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

محبوب رب العالمین ہیں۔ جو شخص بھی آنحضرت ﷺ کی شکل و شباہت، آپ ﷺ کے اخلاق و اعمال اور آپ ﷺ کی سیرت و کردار کو اپنائے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب ہو جائے گا، کیونکہ محبوب کی ادائیں بھی محبوب ہوتی ہیں۔ (کمالات اشرفیہ)

یہاں یہ نکتہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ محبت دو طرفہ چیز ہے، پس جو شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوگا وہ محب بھی ہوگا، جیسا کہ ارشاد ہوا ہے:

"یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ" (اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں)

گویا محبوب رب العالمین ﷺ کی سنت کو اختیار کرنے والے کو دو انعام عطا ہوتے ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے "محب صادق" ہونے کی سند عطا کی جاتی ہے۔ یہ دونوں کتنے بڑے انعام ہیں؟ اس کی قدر کسی عاشق صادق سے پوچھئے، حضرت اقدس عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جب کبھی شوریدگانِ عشق کا ہوتا ہے ذکر
اے زہے قسمت! کہ ان کو یاد آ جاتا ہوں میں

نیز جب سنتوں پر چلنے کی برکت سے اللہ کا محبوب بن گیا تو اس کا لازمی اثر عوام و خواص کے یہاں مقبولیت اور ان کے دل میں جگہ پالینا بھی ہے۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے:

إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَىٰ جِبْرِيْلُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِي الْأَرْضِ۔ (بخاری: باب ذکر الملئکۃ صلوات اللہ علیھم، :3209)

جب اللہ کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو جبریل امین کو خطاب کر کے کہتے ہیں کہ یقیناً اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتے ہیں، تم بھی اس سے محبت کرو، جبریل امین اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کے بعد جبریل آسمان والوں میں ندا لگاتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو تو اہل سماء اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر تمام روئے زمین میں اس کے لیے مقبولیت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(2) بندہ کی طرف اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے متوجہ ہونے کا سبب ہے:

قرآن کریم میں ہے:

وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (ال عمران:132)

اور اللہ اور رسول کی بات مانو، تا کہ تم سے رحمت کا برتاؤ کیا جائے۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۔(توبة:71)

اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، وہ نیکی کی تلقین کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ اپنی رحمت سے نوازے گا۔ یقیناً اللہ اقتدار کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔

(3) عین اطاعت خداوندی ہے:

مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۔(نساء:80)

جو رسول کی اطاعت کرے، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو (اطاعت سے) منہ پھیر لے تو (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجا (کہ تمہیں ان کے عمل کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے)۔

آپ کی اطاعت کو عین اطاعت خداوندی قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ہر ہر ادا اور آپ کا ہر قول و عمل منشاء الٰہی کے سانچے میں ڈھالا ہوا تھا، گویا اگر کوئی شخص رضائے الٰہی کو مجسم شکل میں دیکھنا چاہے وہ آنحضرت ﷺ کو دیکھ لے اسی وجہ سے آپ کی اطاعت کو عینِ اطاعتِ خداوندی قرار دیا گیا ہے۔

(4) ایمان کی علامت اور اس کی تکمیل کا ذریعہ ہے:

قرآن کریم میں ہے:

وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔(الانفال:1)

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم واقعی مؤمن ہو۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ ۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(البغوی فی شرح السنة: 1/213، قال النووی: حدیث صحیح، رویناہ فی کتاب الحجة باسناد صحیح، جامع العلوم والحکم: 364)

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ اس کی خواہش اس دین کے تابع ہوجائے جسے میں لے کر آیا ہوں۔

کیونکہ اس کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی۔

(5) ہدایت کی کسوٹی ہے:

قُل أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوا فَإِنَّمَا عَلَيهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيكُم مَا حُمِّلتُم وَإِن تُطِيعُوهُ تَهتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا البَلاغُ المُبِينُ۔ (النور: 54)

(ان سے) کہو کہ: "اللہ کا حکم مانو اور رسول کے فرماں بردار بنو، پھر بھی اگر تم نے منہ پھیرے رکھا تو رسول پر تو اتنا ہی بوجھ ہے جس کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی ہے اور جو بوجھ تم پر ڈالا گیا ہے اس کے ذمہ دار تم خود ہو، اگر تم ان کی فرماں برداری کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول کا فرض اس سے زیادہ نہیں ہے کہ وہ صاف صاف بات پہنچا دیں۔

(6) بڑی کامیابیاں دلانے والی ہے:

قرآن کریم میں ہے:

وَمَن يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَد فَازَ فَوزًا عَظِيماً۔ (الاحزاب: 71)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، اس نے وہ کامیابی حاصل کر لی جو زبردست کامیابی ہے۔

(7) انبیاء، صدیقین، شہداء، صلحاء کی معیت اور رفاقت کا مدار ہے:

قرآن کریم میں ہے:

وَمَن يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنعَمَ اللهُ عَلَيهِم مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا۔ (النساء: 69)

اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین، اور وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔

اس نعمتِ کبریٰ اور دولتِ عظمیٰ سے بڑھ کر کونسی نعمت ہوسکتی ہے کہ کسی خوش بخت کو سرورِ کونین ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین کی صحبت و رفاقت میسر آجائے۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(8) جنت میں معیت نبوی ﷺ کا سبب ہے، عشق رسول کا معیار ہے:

آنحضرت ﷺ نے اپنے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

يَا بُنَيَّ ! إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ ! وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ۔

(الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب ما جاء فی الاخذ بالسنة، رقم: 2678)

اے بیٹا! اگر تو اس پر قادر ہو کہ ایسی حالت میں صبح و شام کرے کہ تیرے دل میں کسی کی جانب سے میل نہ ہو تو ضرور ایسا کر، پھر فرمایا: اے بیٹا! اور یہ میری سنت میں سے ہے اور جس نے میری سنت پر عمل کیا، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

اس حدیث پاک میں سنت نبوی ﷺ کو محبوب و مرغوب رکھنے والے کے لیے متعدد انعامات کی بشارت ہے۔

1. ایک یہ کہ ایسے شخص کا نام آنحضرت ﷺ کے عشاق و محبین میں لکھا جائے گا، گویا "عشق رسول" کا معیار ہی "سنت نبوی ﷺ" سے محبت ہے، جو شخص جس قدر متبع سنت ہوگا، اسی قدر عشق رسالت میں اس کا مقام بلند ہوگا اور جو شخص جس قدر سنت نبوی کی پیروی سے محروم ہوگا، اسی قدر "عشق نبوی" سے بے نصیب ہوگا۔

2. یہ کہ اتباع سنت پر صادق مصدوق ﷺ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ ایسا وعدہ ہے جس میں تخلف کا کوئی امکان نہیں، پس عشق و محبت کے ساتھ سنت نبوی کی پیروی جنت کا ٹکٹ ہے۔

3. یہ ہے کہ ایسے شخص کو جنت میں آنحضرت ﷺ کی رفاقت و معیت نصیب ہوگی۔

وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ۔ (مشکوۃ، رقم: 30)

جس نے میری سنت سے محبت کی (یعنی اس پر عمل کیا) تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(9) سو شہید کے مرتبہ تک پہنچانے والی ہے:

حدیث شریف میں ہے:

من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد۔

(الطبرانی باسناد لا بأس به، الترغیب: 1/80)

جس شخص نے میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا، اس کے لیے سو شہید کا اجر ہے۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

یہ حدیث متعدد فوائد پر مشتمل ہے:

1. یہ کہ اس میں امت کے عمومی بگاڑ کی پیشن گوئی فرمائی گئی ہے۔ ''عمومی بگاڑ'' کا لفظ اس لیے کہا گیا کہ لاکھ دو لاکھ آدمیوں کی جماعت میں اگر سو، پچاس آدمی بگڑے ہوئے ہوں تو اس بگاڑ کو پوری جماعت کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا۔ یہاں آنحضرت ﷺ نے ''فساد امت'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے، جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ امت کی اکثریت میں فساد آئے گا، کہیں عقائد کا بگاڑ ہوگا، کہیں اعمال کا، کہیں اخلاق کا، کہیں معاملات اور معاشرت کا بگاڑ ہوگا، آج امت کے مجموعی حالات پر نظر ڈالی جائے تو ''فساد امتی'' کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

2. یہ کہ امت کا یہ بگاڑ ترک سنت کی وجہ سے ہوگا، یعنی امت، آنحضرت ﷺ والے اعمال اور اخلاق و آداب کو چھوڑ کر گمراہ قوموں کے نقش قدم پر چل پڑے گی اور یہی چیز اس کے عالمگیر فساد کا سبب بن جائے گی۔

یہ امت غیر قوموں کی تقلید کے لیے وجود میں نہیں لائی گئی، بلکہ اقوام عالم کی امامت و قیادت کا تاج اس کے سر پر رکھا گیا تھا، اور وہ امامت و قیادت کے منصب پر اسی وقت تک فائز رہے گی، جب تک وہ خود اپنے نبی الرحمت ﷺ کی مقتدی ہو، آپ ﷺ کے نقش قدم کی پابند ہو اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی امانت کی نگہبان و پاسبان ہو، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ۔ (آل عمران:110)

(مسلمانو!) تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لیے وجود میں لائی گئی ہے۔ تم نیکی کی تلقین کرتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

افسوس ہے کہ قرآن کریم نے ''خیر امت'' کے جو اوصاف و خصوصیات اس آیت کریمہ میں بیان فرمائے ہیں، اپنے نبی رحمت ﷺ کی سنت و طریقہ کو چھوڑنے کی وجہ سے امت ان خصوصیات سے ہاتھ دھو بیٹھی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اقوام عالم کی قیادت کے بجائے ان کی دریوزہ گر ہو کر رہ گئی۔ آج اس کی گراوٹ و پستی کا یہ عالم ہے کہ وہ مادیات ہی میں دوسری قوموں سے بھیک نہیں مانگ رہی، بلکہ آئین و قانون، تمدن و شہریت اور اخلاق و معاشرت کے آداب بھی باہر سے درآمد کر رہی ہے۔ فإلى الله المشتكى۔

3. یہ کہ امت کے عمومی فساد اور بگاڑ کی فضا میں بھی ہر امتی کو تاکید فرمائی گئی ہے کہ وہ سنت نبوی ﷺ سے تمسک کرے اور اس کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے، ایسے پر از فساد ماحول میں بھی کسی شخص کے لیے یہ کہنے کی گنجائش

نہیں ہے کہ ''اجی کیا کریں؟ پورا معاشرہ ہی بگڑا ہوا ہے، ایسے ماحول میں ''سنت نبوی ﷺ'' پر عمل کیسے کریں؟'' نہیں، بلکہ چار سو ہزار فتنہ و فساد ہو، معاشرہ اور ماحول کتنا ہی بگڑا ہوا ہو، اتباع سنت کی پابندی بہر حال لازم ہے، یہ کبھی ساقط نہیں ہو سکتی، یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے امت کے عمومی بگاڑ اور فساد کے زمانے میں بھی ''سنت'' کو مضبوطی، عزم اور حوصلہ کے ساتھ تھامنے کا حکم فرمایا ہے۔

4. یہ کہ جو شخص ایسے فساد آمیز ماحول میں بھی ''سنت نبوی'' کو سینے سے لگائے رکھے، اس کو بشارت دی گئی ہے کہ یہ قیامت کے روز سو شہیدوں کا اجر و مرتبہ پائے گا۔

اور صرف ایک شہید کا کیا مرتبہ اور اجر ہے وہ بھی پڑھ لیجیے:

شہید عام مردوں کی طرح نہیں ہوتا اس کو برزخ میں ہمیشہ کی امتیازی زندگی عطا ہوتی ہے۔ (البقرۃ: 154) بارگاہ الٰہی میں خصوصی قرب، جنت کا رزق اور انعامات پر خوشی نصیب ہوتی ہے۔ (ال عمران: 169) دنیا کے مال و دولت سے بہتر چیز اللہ کی رحمت اور مغفرت کا مستحق بن جاتا ہے۔ (ال عمران: 157) بہترین رزق اور من پسند کی جگہ (جنت) میں ٹھکانہ ملتا ہے۔ (الحج: 58) انعام یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ انبیاء، صدیقین کے بعد سب سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ (النساء: 69)

شہید کے پہلے قطرے کے ساتھ بخشش کر دی جاتی ہے، جنت میں اس کو اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے، قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے امن دے دیا جاتا ہے، اس کے سر پر وقار کا ایسا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حور عین سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔ (مسند احمد، رقم: 4885) خون خشک ہونے سے پہلے ہی اسے حور عین کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ) قبر کے فتنے اور قیامت کے دن کی بے ہوشی سے نجات ملتی ہے۔ (سنن نسائی) ان کی روحیں سبز پرندوں میں داخل کر دی جاتی ہیں وہ جنت کی نہروں پر اترتے ہیں، وہاں کے میوے کھاتے ہیں، عرش کے سایہ کے نیچے سونے کی قندیلوں پر بیٹھتے ہیں۔ (مسلم، رقم: 4885، ابوداؤد، حاکم) ان پر فرشتوں کا سایہ ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم) جنت کی ضمانت ہے۔ (بخاری و مسلم) اور اس میں سب سے پہلے داخل ہونے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔ (ترمذی) اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کا حق اسے دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، بیہقی)

اور سنت پر چلنے والوں کو سو شہیدوں کا مرتبہ اس لیے ملتا ہے کیونکہ شہید تو ایک مرتبہ اپنی جان عزیز کا نذرانہ بارگاہ خداوندی میں پیش کر کے سرخرو ہو جاتا ہے اور یہ شخص کارزار زندگی میں جہاد مسلسل کر رہا ہے، اس پر ہر طرف سے

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

طعنوں کی بارش ہو رہی ہے، کوئی "دقیانوسی" کہہ رہا ہے، کوئی کٹھ ملاّ کا خطاب دے رہا ہے، کوئی "رجعت پسند" کی پھبتی اڑا رہا ہے۔ الغرض اس مجاہد کو ہزار طعنے برداشت کرنا پڑ رہے ہیں، جن سے اس کے قلب وجگر چھلنی ہیں، لیکن اس نے بھی "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا عہد باندھ رکھا ہے اور وہ ہر قیمت پر اس عہد کو نبھا رہا ہے، اس لیے کوئی شک نہیں کہ اس کا کارنامہ سو مجاہدوں کے برابر شمار کئے جانے کے لائق ہے، ایسا شخص مرتے وقت پوری طعنہ زن قوم کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے　　فقیرانہ آئے صدا کر چلے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں عرض کرتا ہے:

جو تجھ بن نہ جینے کا کہتے تھے ہم　　سو اس عہد کو ہم وفا کر چلے

(10) نیک لوگوں کے دل میں محبت کے پیدا ہو جانے فاجروں اور بدکاروں کے دلوں میں ہیبت کے پڑ جانے اور رزق کی فراخی دین میں پختگی کا سبب ہے:

حدیث میں ہے:

مَنْ حَفِظَ سُنَّتِيْ أَكْرَمَهُ اللهُ بِأَرْبَعِ خِصَالٍ أَلْمَحَبَّةُ فِيْ قُلُوْبِ الْبَرَرَةِ وَالْهَيْبَةُ فِيْ قُلُوْبِ الْفَجَرَةِ وَالسِّعَةُ فِي الرِّزْقِ وَالثِّقَةُ فِي الدِّيْنِ. (شرح شرعۃ الاسلام ص 8 لسید علی زادہ)

جس نے میری سنت کی حفاظت کی (دل وجان سے اس کو مضبوط پکڑ لیا، اور اس پر عمل کیا) تو اللہ تعالیٰ چار باتوں سے اس کا اعزاز فرمائیں گے (1) نیک لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا فرمائیں گے۔ (2) فاجر اور بدکار لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت ڈال دیں گے۔ (3) رزق فراخ کر دیں گے۔ (4) دین میں پختگی نصیب فرمائیں گے۔

(11) گمراہی سے بچاؤ کا ذریعہ ہے:

حدیث میں ہے:

تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ.

(موطاء امام مالک، النھی عن القول فی القدر: 702)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں، جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے، ایک اللہ کی کتاب یعنی قرآن مجید اور دوسری چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(12) ساری خوبیوں کی جڑ:

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اساس الخير متابعة النبی ﷺ فی قوله وفعله۔ (الفتح الربانی: 438، مجلس نمبر 59)

یعنی ساری خوبیوں کی جڑ جناب رسول اللہ ﷺ کا اتباع ہے آپ کے قول میں بھی اور آپ کے فعل میں بھی۔

(13) ہزار کرامتوں سے بڑھ کر ہے

حضرت محبوب سبحانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک بزرگ چشتیہ حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ مجھ کو کئی سال نسبت حق میں قبض تھا، آپ کے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قبض کی شکایت کی تو حضرت خواجہ کی توجہ و دعا سے میری حالت قبض بسط سے بدل گئی، آپ بھی کچھ توجہ فرمائیں کیونکہ حضرت خواجہ رحمہ اللہ نے اپنے تمام خلفاء اور مریدین کو آپ کے حوالہ کر دیا تو حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میرے پاس تو اتباع سنت کے سوا کچھ بھی نہیں، یہ سنتے ہی ان بزرگ پر حال طاری ہوا اور کثرت نسبت اور قوت باطنی کے اثرات سے سرہند شریف کی زمین جنبش کرنے لگے، حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خادم سے فرمایا کہ طاق میں سے مسواک اٹھالاؤ آپ نے مسواک کو زمین پر ٹیک دیا اسی وقت زمین ساکن ہوگئی اور ان بزرگ کی کیفیت جذبی بھی جاتی رہی، اس کے بعد آپ نے ان بزرگ سے فرمایا کہ تمہاری کرامت سے زمین سرہند جنبش میں آگئی اور اگر فقیر دعا کرے تو ان شاء اللہ سرہند شریف کے مردے زندہ ہوجائیں لیکن میں تمہاری اس کرامت (جنبش زمین) سے اور اپنی اس کرامت سے کہ (دعا سے سرہند شریف کے تمام مردے زندہ ہوجائیں) اثناء وضو میں بطریق سنت مسواک کرنا بدرجہا افضل جانتا ہوں۔ (دیباچہ درالثانی شاہ محمد ہدایت علی جے پوری 6-7/3)

(14) قرب الٰہی کے منازل طے کرانے میں تمام مجاہدات مراقبات کا بدل ہے:

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے فرمایا:

میں نے (محبت الٰہی اور قرب الٰہی کے حصول کے لیے) علوم ظاہر یعنی قرآن وحدیث وفقہ کے علم کو حاصل کیا۔ جب ان تمام علوم میں میں نے کمال حاصل کر لیا تو اس کے بعد مجھے خیال ہوا کہ صوفیاء کرام جو علوم لیے بیٹھے ہیں ان کو بھی حاصل کرنا چاہیے، چنانچہ میں نے چاروں سلسلہ کے علوم حاصل کیے اور ان چاروں سلسلہ کے چلے کاٹے اور اذکار کیے۔ ان چاروں سلسلوں کے مجاہدات کیے، ان اذکار ومجاہدات کی بدولت اللہ نے مجھے اس مقام تک

پہنچایا جس کو میں بیان نہیں کرسکتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ مقامات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ ان تمام مجاہدات، مراقبات اذکار اور چلوں کی برکت سے مجھے محبت الٰہی وقرب الٰہی کے حصول کے لیے جو بات معلوم ہوئی وہ تمہیں بغیر مجاہدہ کے بتاتا ہوں کہ جو شخص جتنا سنت کا اہتمام کرے گا اتنا ہی اسے قرب الٰہی حاصل ہوگا۔

(مکتوبات مجدد الف ثانی، مکتوب 114، جلد اول)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے آخری دور میں اصلاح کے لیے مجاہدات وریاضتوں کے بجائے کچھ آسان طریقے بنائے ان آسان طریقوں میں سے ایک طریقہ اتباع سنت ہے۔

حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ اتباع سنت کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں محبوبیت ہے اور محبوبیت کا خاصہ ہے کہ جب انسان اتباع سنت کا طریقہ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب (شوریٰ:13)

اپنی طرف کھینچ لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے اس شخص کو جو اللہ تعالیٰ سے رجوع کرے۔

چنانچہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اتباع سنت میں محبوبیت کی خاصیت ہے اور اس خاصیت کا تقاضا یہ ہے کہ جو شخص بھی اتباع سنت کے راستے پر چلے گا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ ہمارے بزرگ فرماتے ہیں اتنے لمبے مجاہدات اور ریاضتیں کیسے کروگے؟ البتہ ایک کام یہ کرلو کہ اپنی زندگی کو اتباع سنت کے سانچے میں ڈھال لو گویا تمہاری صبح سے لے کر شام تک کی زندگی نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی میں بسر ہونی چاہیے۔ (اتباع سنت کی برکات، خطبات مفتی محمد تقی عثمانی)

الغرض سنت کے مطابق زندگی گزارنا محبوبیت خداوندی، عمومی مقبولیت اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے، بندہ کی طرف اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے متوجہ ہونے کا سبب ہے، عین اطاعت خداوندی ہے، ایمان کی علامت اور اس کی تکمیل کا ذریعہ ہے، ہدایت کی کسوٹی ہے، بڑی کامیابیاں دلانے والی ہے، سو شہید کے مرتبہ تک پہنچانے والی ہے، نیک لوگوں کے دل میں محبت کے پیدا ہوجانے فاجروں اور بدکاروں کے دلوں میں ہیبت کے پڑ جانے اور رزق کی فراخی دین میں پختگی کا سبب ہے، گمراہی سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، ساری خوبیوں کی جڑ، ہزار کرامتوں سے بڑھ کر ہے، قرب الٰہی کے منازل طے کرانے میں تمام مجاہدات مراقبات کا بدل ہے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(15) بہترین ہدایت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔ (مسند ابی یعلی: 2119)

❑ اہمیت اتباع

(1) اسلام پر استقامت کی طرح سنت پر بھی استقامت ضروری ہے:

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ رب العزت کو خواب میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمن تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو، میں نے عرض کیا اے میرے پروردگار آپ کے فضل سے کرتا ہوں، اس کے بعد پھر میں نے کہا، اے رب! مجھے اسلام پر موت نصیب فرما، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وعلی السنۃ، اسلام کے ساتھ سنت پر موت آنے کی بھی دعا اور تمنا کرو۔ (تلبیس ابلیس: 9)

(2) صراط مستقیم اور حصول نجات کا مدار ہے

حضرت خواجہ معصوم سرہندی رحمہ اللہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

سعادت دارین سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع پر موقوف ہے جہنم سے نجات اور دخول جنت سید الابرار قدوۃ الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت پر موقوف ہے، اسی طرح خدا کی رضامندی، رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے ساتھ مشروط ہے، توبہ، زہد وتقویٰ، توکل وتبتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کے بغیر مقبول نہیں اور ذکر ذوق وشوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق کے بغیر ناقابل اعتبار ہے۔ صلوات اللہ علیہ وسلامہ۔

(مکتوبات مجدد الف ثانی، مکتوب نمبر 10 بنام خواجہ دینار)

(3) سنت ذریعۂ نجات ہے

امام مالک رحمہ اللہ کا ارشاد ہے:

إِنَّ السُّنَّةَ مِثْلُ سَفِيْنَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجِي وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرَقَ۔ (فتاویٰ رحیمیہ: 2/142)

یعنی! سنت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا (گمراہی سے) بچ گیا اور جو اس پر سوار نہ ہوا (یعنی سنت کو چھوڑ دیا) تو وہ غرق ہو گیا (یعنی ضلالت وگمراہی کے گڑھے میں گر گیا)

(4) قبولیت اعمال کے لیے شرط ہے

اور آیت کریمہ لیبلو کم ایکم احسن عملا کی تفسیر میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ذکروا فی تفسیر احسن عملا وجوھا (احدھا) ان یکون اخلص الاعمال واصوبھا لان العمل اذا کان خالصاً غیر صواب لم یقبل و کذلك اذا کان صواباً غیر خالص فالخالص ان یکون لوجه الله والصواب ان یکون علی السنة

(تفسیر کبیر 8/243 سورۃ ملك، رسالة العبودیه لابن تیمیه: 21-20)

یعنی ''احسن عملا'' سے مراد عمل مقبول ہے اور عمل مقبول وہ ہے جو خالص ہو اور صواب بھی ہو، اگر عمل خالص ہے مگر صواب نہیں ہے تو وہ مقبول نہیں ہے عمل خالص وہ ہے جو محض اللہ کی خوشنودی کے لیے کیا جائے اور صواب وہ ہے جو سنت کے مطابق ہو۔

محدث قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے:

ان القول لا یقبل مالم یعمل به و کلاھما لا یقبلان بدون النیة والقول والعمل والنیة لا تقبل مالم توافق السنة ۔ (ارشاد الطالبین:28)

سخن مقبول نیست بدون عمل کردن و ہر دو مقبول نیستند بدون نیت و ہر سہ مقبول نیستند کہ موافق سنت نباشد یعنی قول بلا عمل درست نہیں ہوتا اور یہ دونوں (قول و عمل) بلا صحیح نیت کے مقبول نہ ہوں گے اور قول و عمل اور نیت مقبول ہونے کے لیے ضروری ہے کہ سنت کے موافق ہو۔

پیران پیر شیخ عبدالقادر نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

لا یقبل قول بلا عمل ولا عمل بلا اخلاص واصابة السنة ۔ (فتح ربانی: 1/14 مجلس نمبر 2)

یعنی کوئی قول عمل کے بغیر قابل قبول نہیں اور کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں جب تک اس میں اخلاص نہ ہو اور وہ سنت کے موافق نہ ہو۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لا یستقیم قول و عمل و نیة الا بموافقة السنة ۔ (تلبیس ابلیس:9)

یعنی کوئی قول اور عمل اور نیت درست نہیں جب تک کہ رسول اللہ کی سنت کے موافق نہ ہو۔

الغرض صراط مستقیم اور حصول نجات کا مدار ہے، قبولیت اعمال کے لیے شرط ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم "اعمال میں وزن کیونکر پیدا ہو" میں فرماتے ہیں:

اعمال میں صرف نیت کی درستگی کافی نہیں ہے۔ یہ غلط فہمی اچھے خاصے پڑھے لکھوں میں موجود ہے کہ انہیں شریعت وسنت کا کوئی طریقہ بتایا جائے تو یہ بات کہتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ تو ہمارے دلوں کو دیکھتا ہے۔" سمجھنے کی بات یہی ہے کہ کسی بھی نیک عمل کا طریقہ جب تک وہ نہ ہو جو محمد رسول اللہ ﷺ نے بتایا یا کر کے دکھایا، وہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ اگر آپ فیصل آباد سے کراچی جانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے کراچی جانے والی ریل گاڑی میں سوار ہونا پڑے گا۔ اگر کوئی پشاور جانے والی ریل گاڑی میں سوار ہو جائے اور نیت کراچی جانے کی ہے اور کوئی اس کو سمجھائے کہ آپ نے غلط گاڑی کا انتخاب کیا ہے اور جواب میں وہ کہے کہ نہیں، جی میری نیت تو درست ہے تو وہ یقیناً کراچی نہیں پہنچ سکتا۔ گویا نیت کے ساتھ ساتھ طریقہ بھی درست ہونا ضروری ہے۔

(5) اصلی اور جعلی نوٹ

ایک اصلی نوٹ ہوتا ہے اور ایک جعلی نوٹ ہوتا ہے جسے بچے عید کے دن لیے پھرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں لیکن یہ جعلی نوٹ کسی فائدہ کا حامل نہیں چاہے کتنی ہی مقدار میں جمع کر لیں اور اس سے کوئی چیز خریدی جا سکتی ہے نہ ہی اسے کوئی قبول کرتا ہے پس سنت کی مثال ایسی ہے جیسے اصلی نوٹ اور بدعت کی مثال جعلی نوٹ کی سی ہے۔ (خطبات صفدر)

(6) معمولی سی محنت پر سالوں کی سنت کا ثواب

اذان: 60 سالہ زندگی میں روزانہ 25 منٹ اذان سننے میں گزارنے والا اپنی زندگی کا کم وبیش ایک سال اذان سننے میں گزار دیتا ہے لہذا اذان کی سنتوں کا اہتمام کر کے اس ایک سال کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

وضو: 60 سالہ زندگی میں روزانہ آدھا گھنٹہ وضو کرنے میں گزارنے والا اپنی زندگی کے سوا سال وضو کرنے میں گزار دیتا ہے لہذا وضو کی سنتوں کا اہتمام کر کے اس سوا سال کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

غسل: 60 سالہ زندگی میں روزانہ آدھا گھنٹہ غسل کرنے میں صرف کرنے والا اپنی زندگی کے سوا سال غسل کرنے میں گزار دیتا ہے لہذا غسل کی سنتوں کا اہتمام کر کے اس سوا سال کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

کپڑے: 60 سالہ زندگی میں روزانہ 5 منٹ کپڑے تبدیل کرنے میں صرف کرنے والا اپنی زندگی کے کم وبیش ڈھائی ماہ کپڑے تبدیل کرنے میں گزار دیتا ہے لہذا کپڑے تبدیل کرنے کی سنتوں کا اہتمام کر کے ڈھائی ماہ کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

کنگھا: 60 سالہ زندگی میں روزانہ 5 منٹ کنگھا کرنے میں گزارنے والا اپنی زندگی کے کم وبیش ڈھائی ماہ کنگھا کرنے میں گزار دیتا ہے لہٰذا کنگھا کرنے کی سنتوں کا اہتمام کر کے ڈھائی ماہ کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

کھانا: 60 سالہ زندگی میں روزانہ ایک گھنٹہ کھانا کھانے میں صرف کرنے والا اپنی زندگی کے ڈھائی سال کھانا کھانیمیں گزار دیتا ہے لہٰذا کھانے کی سنتوں کا اہتمام کر کے اس ڈھائی سال کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

پانی: 60 سالہ زندگی میں روزانہ پندرہ منٹ پانی ودیگر مشروبات پینے میں صرف کرنے والا اپنی زندگی کا پونا سال پانی پینے میں گزار دیتا ہے لہٰذا پانی کی سنتوں کا اہتمام کر کے اس پونے سال کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

جوتا: 60 سالہ زندگی میں روزانہ 2 منٹ جوتا/ چپل پہننے میں صرف کرنے والا اپنی زندگی کا ایک مہینہ جوتا/ چپل پہننے میں گزار دیتا ہے لہٰذا جوتا/ چپل پہننے کی سنتوں کا اہتمام کر کے اس ایک ماہ کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

تجارت: 60 سالہ زندگی میں روزانہ 8 گھنٹے تجارت/ ملازمت/ کاروبار میں صرف کرنے والا اپنی زندگی کے 20 سال تجارت/ ملازمت/ کاروبار میں گزار دیتا ہے لہٰذا تجارت/ ملازمت/ کاروبار کی سنتوں کا اہتمام کر کے ان 20 سالوں کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

بازار: 60 سالہ زندگی میں روزانہ تقریباً پندرہ سے بیس منٹ بازار جانے میں صرف کرنے والا اپنی زندگی کا ایک سال بازار جانے میں گزار دیتا ہے لہٰذا بازار کی سنتوں کا اہتمام کر کے اس ایک سال کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

ڈاڑھی: 60 سالہ زندگی میں شروع عمر سے موت تک ڈاڑھی رکھنے والا اپنی زندگی کے 40 سال ڈاڑھی رکھ کر گزار دیتا ہے لہٰذا ڈاڑھی کی سنتوں کا اہتمام کر کے 40 سال کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

سونا: 60 سالہ زندگی میں روزانہ 8 گھنٹے سونے والا اپنی زندگی کے 20 سال نیند میں گزار دیتا ہے لہٰذا سونے جاگنے کی سنتوں کا اہتمام کر کے ان 20 سالوں کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کریں، ضائع نہ کریں۔

باب2:

ترک اتباع کے نقصانات

سوال: ترک اتباع کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب:

(1) ترک سنت کی صورت میں فتنہ اور مصیبت کا اندیشہ ہے:

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم (مومنون: 63)

جو لوگ اس کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں، ان کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی آفت نہ آپڑے، یا انہیں کوئی دردناک عذاب نہ آپکڑے۔

اس آیت میں فتنہ سے دنیا میں مصیبت اور مشقت میں پڑنا مراد ہے اور دردناک عذاب سے اخروی عذاب مراد ہے اس میں منافقین کو متنبہ فرمایا ہے کہ تم جو رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہو اور چپکے سے مجلسوں سے کھسک جاتے ہو اس کو معمولی بات نہ سمجھنا۔ اس کی وجہ سے دنیا میں بھی مبتلائے عذاب ہو سکتے ہو اور آخرت میں تو ہر کافر کے لیے دردناک عذاب ہے ہی...... بہت سے لوگ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سامنے آتا ہے تو حکم عدولی کرتے ہیں نفس کے تقاضوں اور بیوی بچوں کے مطالبات اور رسم و رواج کی پابندی اور حبّ دنیا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی قصداً صریح خلاف ورزی کر جاتے ہیں اور بعضے تو مولویوں کو صلواتیں سناتے ہیں۔ چوری اور سینہ زوری اور زبانی کٹ حجتی پر اتر آتے ہیں۔ ڈاڑھی مونڈھنے اور ڈاڑھی کاٹنے ہی کو لے لو، رشوت کے لین دین کو سامنے رکھ لو، خیانتوں کا اندازہ لگالو اور دیکھو کہ زندگی میں کہاں کہاں احکام شرعیہ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور یہ بھی سمجھ لو کہ ان کی خلاف ورزی پر وعید شدید ہے ہر شخص اپنی زندگی کا جائزہ لے اور دیکھے کہ کہاں کہاں اور کس کس پر عمل سے آخرت کی بربادی ہو رہی ہے۔

(انوارالبیان: 4/126,127)

(2) ترک سنت گمراہی ہے:

وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضللا مبینا۔ (احزاب:36)

اور جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا حتمی فیصلہ کردیں تو نہ کسی مومن مرد کے لیے یہ گنجائش ہے نہ کسی مومن عورت کے لیے کہ ان کو اپنے معاملے میں کوئی اختیار باقی رہے اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔

آیت کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ کسی بھی مومن مرد اور عورت کے لیے یہ گنجائش نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے کوئی حکم آجائے تو اس کے کرنے نہ کرنے کا اختیار باقی رہے، جو حکم مل جائے اس پر عمل کرنا ہی کرنا ہے، اسلام سراپا فرمانبرداری کا نام ہے، یہ جو آج کل لوگوں کا طریقہ ہے کہ مسلمانی کے دعویدار بھی ہیں لیکن احکام شرعیہ پر عمل کرنے کو تیار نہیں، یہ اہل ایمان کا طریقہ نہیں، جب قرآن وحدیث کی کوئی بات سامنے آتی ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ آج کل اس پر عمل نہیں ہوسکتا (العیاذ باللہ) معاشرت اور معاملات اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں قصداً وارادۃً قرآن وحدیث کے خلاف چلتے ہیں یہ سراسر بے دینی ہے، جیسا کہ آیت کریمہ کے ختم پر فرمایا: **ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضللا مبینا** (اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے سو وہ کھلی ہوئی گمراہی میں جا پڑا) فرائض اور واجبات کو چھوڑنے کی تو کوئی گنجائش نہیں ہے اور سنن ونوافل کی ادائیگی کی بھی حرص کرنا چاہیے، جس کا فرمانبرداری کا مزاج نہیں ہوتا وہ پہلے سنتوں سے بچتا ہے پھر واجبات چھوٹنے لگتے ہیں پھر فرائض کی ادائیگی کا اہتمام ختم ہوجاتا ہے حتیٰ کہ شیطان وسوسے ڈال کر ایمان سے بھی ہٹانے کی کوشش کرتا ہے، خیریت اسی میں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حکم ملا ہے وہ جان سے قبول کرے، نیم دروں نیم بروں مسلمان بھی ہیں اور نہیں بھی، یہ گمراہی کا طریقہ ہے۔ (انوار البیان:4/427-28)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

من سره ان یلقی الله غدا مسلما فلیحافظ علی هؤلاء الصلوات حیث ینادی بهن فان الله تعالیٰ شرع لنبیکم ﷺ سنن الهدیٰ وانهن من سنن الهدیٰ ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کمایصلی هذا المتخلف فی بیته لترکتم سنة نبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم لضللتم۔ (مسلم، رقم:257)

جو شخص یہ چاہے کہ کل قیامت کے دن اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہے (یعنی مسجد میں) اس لیے کہ حق تعالیٰ شانہ نے تمہارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایسی سنتیں جاری فرمائی ہیں جو سراسر ہدایت ہیں انہیں میں سے یہ جماعت کی نمازیں بھی ہیں، اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہو گے اور یہ سمجھ لو کہ اگر نبی اکرم ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

(3) تارک سنت سے حضور ﷺ کا قطع تعلق کا اعلان:

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں

جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهطٍ إِلَى أَزوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسأَلُونَ عَن عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخبِرُوا كَأَنَّهُم تَقَالُّوهَا فَقَالُوا: أَينَ نَحنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وقد غفر الله مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فقالَ أَحَدُهُم: أَمَّا أَنَا فأُصَلِّي اللَّيلَ أَبَدًا وَقَالَ الآخَرُ: أَنَا أَصُومُ النهار ابدا ولا أُفطِرُ وَقَالَ الآخَرُ: أَنَا أَعتَزِلُ النِّسَاءَ فلا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ النبي ﷺ إِلَيهِم فَقَالَ: أَنتُمُ الَّذِينَ قُلتُم كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللهِ إِنِّي أَخشَاكُم لِلّٰهِ وَأَتقَاكُم لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَن رَغِبَ عَن سُنَّتِي فَلَيسَ مِنِّي۔ (بخاری، رقم: 5063)

تین شخص آنحضرت ﷺ کی ازواج طیبات میں آپ کی عبادت کا حال دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے، جب ان سے اس کی تفصیل بیان کی گئی تو ایسا اندازہ ہوا گو یا وہ اپنے حق میں اس کو کم سمجھے، انہوں نے کہا بھلا ہمارا حال خستہ کہاں اور آپ کی شان رفیع کہاں آپ کے تو گزشتہ اور آیندہ سب معاملات کی مغفرت ہو چکی ہے، اس لیے ان میں ایک بولا میں تو ہمیشہ تمام شب نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں ہمیشہ عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا۔ اسی اثناء میں آنحضرت ﷺ بھی تشریف لے آئے آپ نے فرمایا: اچھا تم ہی وہ لوگ ہو جنھوں نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں۔ سن لو! تم سب میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا میں ہوں اور تم سب سے بڑھ کر متقی میں ہوں۔ میں تو روزہ بھی رکھوں گا اور افطار بھی کروں گا۔ شب میں نماز بھی پڑھوں گا اور سوؤں گا بھی اور عورتوں سے نکاح بھی کروں گا۔ اب جو شخص میرے طریقہ سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہ ہوگا۔

(4) ترک سنت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی:

1. حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں

صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شيئا تَرَخَّصَ فِيهِ فتنزه عَنهُ قَومٌ فَبَلَغَه ذَٰلِكَ فخطبه فحمد الله واثنیٰ عليه وَأَثنَى عَلَيهِ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيءِ أَصنَعُهُ فَوَاللهِ إِنِّي لأَعلَمُهُم بِاللهِ وَأَشَدُّهُم لَهُ خَشيَةً۔ (بخاری،رقم:7301)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک مرتبہ) کوئی ایسا کام کیا جس میں آپ نے رخصت پر عمل فرمایا (یعنی دین کا وہ پہلو جو دوسرے پہلو کی نسبت آسان ہو) بعض لوگوں نے اس کی اتباع کرنے سے کنارہ کشی کی یہ بات آپ کو بھی پہنچ گئی اس پر آپ نے تقریر فرمائی اور خدا تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایسی بات کرنے سے بھی احتراز کرتے ہیں جو خود میں کرتا ہوں۔ خدا کی قسم ان سب میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا سب سے زیادہ جاننے والا میں ہوں اور ان سب سے زیادہ ڈرنے والا میں ہوں۔

2. حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں:

.2 عن عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى البَابِ وَأَنَا أَسمَعُ: يَا رَسُولَ اللهِ۔ إِنِّي أُصبِحُ جُنُباً وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ۔ فَقَالَ رسول الله ﷺ: وَأَنَا أُصبِحُ جُنُباً وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ۔ فَأَغتَسِلُ وَأَصُومُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ۔ إِنَّكَ لَستَ مِثلَنَا قد غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ۔ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لأَرجُو أَن أَكُونَ أَخشَاكُم للهِ وَأَعلَمَكُم بِمَا أَتَّقِي۔ (مؤطامالك،رقم:1015)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اس وقت ایک شخص نے آپ سے مسئلہ پوچھا اور میں سن رہی تھی یا رسول اللہ اگر صبح کو میں ناپاک اٹھوں اور میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہو تو کیا میں جنابت کی حالت میں روزہ کی نیت کرسکتا ہوں آپ نے جواب دیا اگر صبح کو میں جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں اور میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہوتا ہے تو میں پہلے غسل کرتا ہوں پھر اس کے بعد روزہ کی نیت کر لیتا ہوں اور بس۔ اس پر وہ شخص بولا بھلا آپ کی شان عالی کہاں آپؐ کے تو اگلے پچھلے سب معاملات بخشے جاچکے ہیں۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ آپ کو سخت ناگواری ہوئی اور آپ نے فرمایا خدا کی قسم مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ تقویٰ کی راہ کا علم رکھنے والا ہوں گا۔

3. حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَجُلاً قَبَّلَ امرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ۔ فَوَجَدَ مِن ذٰلِكَ وَجداً شَدِيداً۔ فَأَرسَلَ امرَأَتَهُ تَسأَلُ لَهُ عَن ذٰلِكَ۔ فَدَخَلَت عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ۔ فَذَكَرَت ذٰلِكَ لَهَا۔ فَأَخبَرَتهَا أُمُّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ فَرَجَعَت فَأَخبَرَت زَوجَهَا ذٰلِكَ۔ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرّاً۔ وَقَالَ: لَسنَا مِثلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔ اللهُ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ۔ ثُمَّ رَجَعَت امرَأَتُهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ۔ فَوَجَدَت عِندَهَا رَسُولَ اللهِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا لِهٰذِهِ المَرأَةِ فَأَخبَرَتهُ أُمُّ سَلَمَةَ۔ فَقَالَ: أَلا أَخبَرتِيهَا أَنِّي أَفعَلُ ذٰلِكَ۔ فَقَالَت: قَد أَخبَرتُهَا فَذَهَبَت إِلَى زَوجِهَا فَأَخبَرَتهُ۔ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرّاً۔ وَقَالَ: لَسنَا مِثلَ رَسُولِ اللهِ۔ يُحِلُّ اللهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ۔ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ: وَاللهِ۔ إِنِّي لَأَتقَاكُم لِلّٰهِ وَأَعلَمُكُم بِحُدُودِهِ۔ (مؤطامالك،رقم:1020)

ایک شخص نے روزہ کی حالت میں اپنی بی بی کا بوسہ لے لیا پھر اس حرکت پر اس کو سخت غم ہوا۔ اس نے مسئلہ دریافت کرنے کے لیے اپنی بی بی کو بھیجا وہ آنحضرت ﷺ کی ازواج میں حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سب واقعہ ان سے ذکر کیا انہوں نے فرمایا کہ روزہ کی حالت میں رسول اللہ ﷺ بھی ایسا کر لیتے تھے۔ انہوں نے لوٹ کر یہ جواب اپنے شوہر کو سنا دیا اس پر ان کا غم اور دونا ہوگیا وہ بولے ہم بھلا رسول اللہ ﷺ کی طرح کہاں ہیں (کہ آپ کی نقل کر سکیں) اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے حق میں جو چاہے حلال فرما سکتا ہے، ان کی بی بی پھر ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس مرتبہ وہ آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ بھی وہاں رونق افروز تھے۔ آپ نے پوچھا یہ عورت کیسے آئی ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ نے ان کا واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے اس سے کہہ دیا ہوتا کہ میں بھی ایسا کر لیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی میں نے تو کہہ تو دیا تھا مگر جب انہوں نے اپنے شوہر کو جا کر اس کی اطلاع دی تو ان کو اور زیادہ غم ہوا اور انہوں نے یہ کہا ہم رسول اللہ ﷺ جیسے کہاں ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے حق میں جو چاہے حلال فرما دے سکتا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ کو سخت ناگواری ہوئی اور آپ نے فرمایا بخدا میں تم سب سے زیادہ اللہ کا تقویٰ رکھتا ہوں اور اس کے حلال و حرام کا سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

(5) ترک سنت گناہ ہے:

حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الفَتحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الغَمِيمِ

فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِن مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعدَ ذَلِكَ: إِنَّ بَعضَ النَّاسِ قَد صَامَ فَقَالَ: أُولَئِكَ العُصَاةُ أُولَئِكَ العُصَاةُ۔ (مسلم: رقم: 90)

رسول اللہ ﷺ اس سال جس میں مکہ مکرمہ فتح ہوا رمضان المبارک میں سفر کے لیے نکلے اور آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔ جب مقام کراع الغمیم پر پہنچے تو آپ نے ایک پیالہ میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھ میں اس کو اتنا اونچا اٹھایا کہ سب لوگوں نے دیکھ لیا، اس کے بعد افطار کرنے کی غرض سے) اس کو پی لیا، اس کے بعد آپ کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ بعض لوگ تو اب بھی روزہ دار ہیں، اس پر آپؐ نے فرمایا یہی لوگ ہیں جو نافرمان ہیں، یہی لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اب غور فرمائیے کہ یہاں معاملہ ایک عبادت یعنی روزہ کا تھا اور روزہ بھی رمضان کا، پھر اگر لوگوں نے اس کو نہ توڑا تو کیا وہ شاباش کے مستحق نہ تھے مگر چونکہ آپ کے اس علی الاعلان عمل کے بعد بھی روزہ نہ توڑنا یہ آپ کی اتباع میں کوتاہی تھی اس لیے اب وہی اہم عبادت معصیت بن گئی معلوم ہوا کہ رسول کی ہستی وہ ہے کہ اگر وہ عبادت کرے تو جس طرح عبادت میں اس کی اتباع کرنا عبادت ہے اس طرح اگر وہ عبادت شروع کر کے توڑ دے تو پھر اس کو توڑ دینا یہی عبادت ہے۔ گویا عبادت کی حقیقت کیا ہے؟ اتباع رسول اور معصیت کی حقیقت کیا ہے، رسول کی نافرمانی۔ اسی لیے قرآن کریم نے انبیاء علیہم السلام کی اطاعت پر جتنا زور دیا ہے ان کی معصیت سے ممانعت پر بھی اتنا ہی زور دیا ہے۔ گویا جس طرح اطاعت ایزدی اور رسول کی اطاعت میں کوئی تفریق نہیں ہے اسی طرح اس کی معصیت اور رسول کی معصیت میں کوئی تفریق نہیں۔ اگر انبیاء علیہم السلام کے کسی فعل میں بھی معصیت ہونے کا احتمال ہو والعیاذ باللہ تو ان کی ہر خلاف ورزی کو معصیت کیسے کہا جا سکتا ہے اور ان کی نافرمانی سے علی الاطلاق ممانعت کیسے درست ہے۔

ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین۔

(النساء: 14)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کرے گا، اسے اللہ دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ایسا عذاب ہوگا جو ذلیل کر کے رکھ دے گا۔

یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لو تسوی بھم الارض ولا یکتمون اللہ حدیثا

(النساء: 42)

جن لوگوں نے کفر اپنا رکھا ہے اور رسول کے ساتھ نافرمانی کا رویہ اختیار کیا ہے، اس دن وہ یہ تمنا کریں گے کہ کاش انہیں زمین (میں دھنسا کر اس) کے برابر کر دیا جائے اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔

(ترجمان السنۃ: 3/408)

(6) تارک سنت جنت میں داخل ہونے سے انکار کرنے والا ہے:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی لیکن جو انکار کرے گا۔ (وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا) عرض کیا گیا اور کون انکار کرے گا۔ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔ (بخاری، رقم: 7280)

(7) سنت کو ہلکا سمجھنے کا انجام

تفسیر عزیزی میں ہے:

من تهاون بالاداب عوقب بحرمان السنة ومن تهاون بالسنة عوقب بحرمان الفرائض ومن تهاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفة۔

(تفسیر عزیزی 432 سورہ بقرہ تحت الایۃ ضربت علیہم الذلة...ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون)

یعنی جو شخص آداب میں سستی کرتا ہے وہ سنت سے محرومی کی بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے اور جو سنت میں سستی کرتا ہے اور اسے ہلکا سمجھتا ہے وہ فرائض کے چھوٹنے کی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور جو فرائض میں سستی کرتا ہے اور ان کو خفیف سمجھتا ہے وہ معرفت الٰہی سے محروم رہتا ہے۔

(8) ترک سنت کے نقصانات پر اکابرین کے واقعات

- **خواجہ سفیان رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:**

ایک مرتبہ خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں آئے اور بھول کر پہلے بایاں پاؤں اندر رکھ دیا آواز آئی کہ بیل، خانہ خدا میں ایسے ہی بے ادبانہ گھس آتے ہیں اسی روز سے آپ کو خواجہ سفیان ثوری کہنے لگے کیونکہ ثور بیل کو کہتے ہیں۔

(دلیل العارفین)

- **سنت کے چھوٹنے پر احوال سے محرومی:**

حضرت (مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) کو بارہا یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارا عمل اور کوشش بھی کیا چیز ہے جو کچھ ہے، وہ سب فضل خداوندی ہے لیکن اگر اس کا کوئی ذریعہ کہا جا سکتا ہے تو وہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہے، جس پر مدار کار سمجھتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی عطا فرمایا ہے، اسی پیروی اور اتباع کی راہ سے عطا فرمایا ہے، جزئیاً وکلیاً اور جو کچھ نصیب نہیں ہوا، وہ محض اس وجہ سے کہ بحکم بشریت اتباع کامل میں نقص وفتور ہونے کی وجہ سے، ایک روز فرمایا

کہ ایک دن سہواً جائے ضرور (بیت الخلا) میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھ دیا، اس دن بہت سے احوال سے محرومی رہی، ایک مرتبہ صالح ختلانی سے فرمایا کہ ہماری تھیلی سے تھوڑی سے لونگیں لے آؤ! وہ گئے اور چھ لونگیں لے آئے، آپ نے دیکھ کرنا گواری سے فرمایا کہ ہمارے صوفی کو ابھی تک یہ خبر نہیں کہ حدیث میں آتا ہے کہ ''اللہ وتر ویحب الوتر'' رعایت وتر مستحب ہے، مستحب کو لوگوں نے کیا سمجھا ہے، اگر دنیا و آخرت کو کسی ایسے نیک عمل کے بدلے میں دے دیا جائے جو اللہ کو پسند ہے تو اس کی بھی کوئی حیثیت نہیں، ایک خادم کہتے ہیں کہ میں نے شیخ محمد بن فضل اللہ قدس سرہ سے پوچھا کہ آپ نے سرہند میں کیا دیکھا، کچھ ہمیں بھی سنایئے، انہوں نے کہا کہ مجھ بے بصیرت کو کیا نظر آسکتا ہے لیکن میں نے اتنا دیکھا کہ سنت کے آداب اور اس کی باریک باتوں میں سے کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی فروگزاشت نہیں فرماتے، کسی اور سے اتنا اہتمام نہایت مشکل ہے۔ (تاریخ دعوت وعزیمت: 4/175)

- **خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:**

خواجہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ بھی صائم الدہر تھے، پانچ پانچ دن کے مسلسل روزہ رکھتے تھے اور پانچ سو رکعت نوافل روزانہ ادا کرتے تھے۔ صاحب انوار العارفین نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ وضو میں بھولے سے کسی عضو کو بجائے تین بار کے دوبار دھولیا تھا۔ شب کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فضیل تم سے بعید ہے کہ وضو میں میری سنت چھوڑ دو۔ خواجہ اس کی ہیبت سے بیدار ہو گئے اور اپنے اوپر پانچ سو نوافل روزانہ کا ایک سال کے لیے کفارہ کے طور پر مقرر فرما لیا۔ (محبت کے اشارے)

- **شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:**

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ شام کی نماز کے وقت تازہ وضو کر رہے تھے۔ اتفاقاً آپ انگلیوں کا خلال کرنا بھول گئے۔ غیبی فرشتے نے آواز دی کہ اے خواجہ! تو ہمارے نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوستی کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا امتی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کی سنت کو ترک کرتا ہے۔ اس کے بعد خواجہ اجل شیرازی نے قسم کھائی کہ اس وقت سے لے کر مرتے دم تک میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک نہیں کروں گا۔ (دلیل العارفین)

- **حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا**

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک بار وضو کرتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا بھول گئے تو غیب سے آواز آئی کہ محبت رسول کا دعویٰ اور سنت کا ترک؟ (تاریخ مشائخ چشت: 167)

- **حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:**

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے خادم بکران دینوری رحمۃ اللہ علیہ سے جعفر بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تم نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے وقت کیا منظر دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے ایک درہم کا ظلم ایک شخص پر ہو گیا تھا۔ میں اس کی طرف سے کئی ہزار درہم صدقہ کر چکا ہوں مگر میرے دل پر اب تک اس درہم کا بوجھ ہے کہ کیوں رہ گیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ مجھے وضو کرادو۔ میں نے وضو کرایا اور ڈاڑھی میں خلال کرنا بھول گیا، وہ خود ضعف کی وجہ سے کر نہ سکتے تھے، زبان بند ہو چکی تھی۔ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی ڈاڑھی کے اندر کر دیا اور انتقال ہو گیا۔ یہ سن کر جعفر رحمۃ اللہ علیہ رونے لگے کہ جس شخص کا ایسی حالت میں بھی شریعت کا ادب اور ایک مستحب نہ چھوٹے اس کا کیا کہنا۔ (فضائل صدقات: حصہ دوم 657)

- **سنت کو چھوڑنے والوں کا قبر میں انجام**

"**اھوال القبور**" میں علامہ زین العابدین بن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے: ایک مرتبہ ان کے پاس ایک ایسا شخص آیا جو کفن چور تھا مگر اب وہ اس قبیح حرکت سے باز آ چکا تھا اور توبہ کر کے نیکی کی زندگی گزار رہا تھا۔ علامہ زین العابدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: تم مسلمانوں کے کفن چراتے رہے ہو اور تم نے مرنے کے بعد ان کی حالت دیکھی ہے، یہ بتاؤ کہ جب تم ان کے چہرے کھولتے تھے تو ان کا رُخ کس طرف ہوتا تھا؟ اس نے جواب دیا: اکثر چہرے قبلے کے رُخ سے پھرے ہوتے تھے۔ حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو بڑا تعجب ہوا، کیوں کہ دفن کرتے ہوئے مسلمان کا چہرہ قبلہ رخ کیا جاتا ہے۔ انہوں نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں پوچھا تو امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے تو تین بار "**انا للہ وانا الیہ راجعون**" پڑھا، پھر فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی زندگی میں سنتوں سے منہ پھیرنے والے تھے۔

فائدہ: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے یہاں اس کا امتیاز نہیں تھا کہ کون سی سنت چھوٹی ہے اور کون سی بڑی ہے، بلکہ ان کے نزدیک ہر سنت عظیم تھی، اس لیے وہ تمام سنتوں پر عمل کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ذرا سا اہتمام کرنے سے انسان کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا ذخیرہ جمع ہوتا چلا جاتا ہے، اس لیے سنتوں پر عمل کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (ماخوذ از طلباء کے لیے تربیتی واقعات)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بہترین ہدایت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔ (مسند ابی یعلی: 2119)

باب 3:

سنت اور بدعت کی پہچان

سوال: بدعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتا دیں اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی کسی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

سوال: بدعت کے غلط ہونے کو عقلی دلیل سے واضح کریں؟

جواب: اسلام کامل و مکمل، واضح اور صاف و صریح دین ہے جس میں ذرا سی بھی ترمیم اور اضافہ کی گنجائش نہیں تو اب اس میں کسی بدعت کا نکالنا اور اپنی طرف سے کسی کام کو دین میں داخل کرنا جو دین میں نہیں ہے اس کی نہ ضرورت ہوئی اور نہ کوئی فائدہ اسی وجہ سے امام مالکؒ نے فرمایا تھا کہ جس نے بدعت کا کام کیا گویا اس نے یہ سمجھا کہ محمد ﷺ نے اللہ کے حکم پہنچانے میں غلطی کی ہے (اور پورا دین نہیں پہنچایا لہٰذا میں اپنی طرف سے کوئی عمل جاری کر کے ناقص دین کی تکمیل کرتا ہوں)۔

سوال: بدعت کی بنیادی شکلوں کو مثال سے واضح کریں؟

جواب:

(1) حلال کو حرام، حرام کو حلال کرنا: اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال کیا ہے، اس کو اپنے اوپر حرام کر لینا، جیسے کچھ لوگ بعض پھلوں کے متعلق طے کر لیتے ہیں کہ ہم یہ نہیں کھائیں گے یا کسی اور طرح سے حرام کر لیتے ہیں۔ ایسی بہت سی رسمیں آج لوگوں میں موجود ہیں جن میں عملاً بلکہ اعتقاداً بھی بہت سی حلال چیزوں کو حرام سمجھ رکھا ہے مثلاً ذی قعدہ کے مہینہ میں (جسے عورتیں خالی کا مہینہ کہتی ہیں) اور محرم و صفر میں شادی کرنا شریعت (دین اسلام) میں خوب حلال اور درست ہے لیکن اللہ کی اس حد سے لوگ آگے نکلتے ہیں اور ان میں شادی کرنے سے بچتے ہیں، ماہ محرم میں میاں بیوی والے تعلقات سے بچتے ہیں اور بہت سی قوموں میں بیوہ عورت کے نکاح ثانی کو معیوب سمجھتے ہیں اور عملاً اس کو حرام بنا رکھا ہے، یہ سب حدود سے آگے بڑھ جانا ہے۔ جس طرح حلال کو حرام کر لینا منع ہے اسی طرح حرام کو حلال کر لینا بھی منع ہے حرام و حلال مقرر فرمانے کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔

بعض کھانے کی چیزوں کے متعلق اپنی طرف سے یہ تجویز کر لیا جائے کہ اسے فلاں شخص کھا سکتا ہے اور فلاں نہیں کھا سکتا جیسے مشرکین مکہ کیا کرتے تھے، یہ سب خرافات اور اپنی ایجادات ہیں۔

(2) اپنی طرف سے عمل کی فضیلت ثواب یا عذاب مخصوص کرنا: کسی عمل کے بارے میں وہ فضیلت تجویز کر لی جائے جو قرآن وحدیث سے ثابت نہیں جیسے دعائے گنج العرش اور درود لکھی کی فضیلتیں گھڑ رکھی ہیں۔

اپنی طرف سے کسی گناہ کا مخصوص عذاب تجویز کر لیا جائے جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ میں مذکور نہ ہو، جیسا کہ بہت سے واعظ بیان کرتے پھرتے ہیں۔

کسی چیز کے متعلق یہ طے کر لیا جائے کہ اس کا حساب نہ ہوگا، جب کہ حدیث میں اس کا ثبوت نہ ہو، جیسے مشہور ہے کہ رمضان شریف کے آخری جمعہ کو نیا کپڑا، نیا جوتا پہن لیا جائے تو وہ بے حساب ہو جاتا ہے اسی لیے بعض لوگ بہت سے جوڑے اس روز پہن لیتے ہیں۔ یہ سب غلط اور لغو ہے۔

(3) غیر ضروری چیز کو ضروری سمجھنا: جو چیز شریعت میں ضروری نہیں ہے اگرچہ مباح ہو عملاً یا اعتقاداً فرض کا درجہ دے دیں اور جو اسے نہ کرے اس پر لعن طعن کریں، مثلاً شب برات کا حلوہ اور عید الفطر کی سویاں کہ شرعاً ان دونوں کی کوئی اصلیت نہیں ہے مگر لوگ اسے ضروری سمجھتے ہیں اور جو نہ پکائے اس کو نکو بننا پڑتا ہے، بیاہ شادی اور مرنے جینے میں بے شمار ایسی رسمیں کی جاتی ہیں جن کو فرض کا درجہ دیا جاتا ہے اور شرعاً ان کی کوئی اصل نہیں بلکہ بعض ان میں شرکیہ رسمیں ہیں۔

اسی طرح جو عمل بذات خود مباح ہو مگر اس میں بدعت کی آمیزش ہو جائے یا اس کو سنت سمجھا جانے لگے تو اس کا کرنا جائز نہیں۔ چنانچہ سجدہ شکر مباح ہے لیکن نمازوں کے بعد مکروہ ہے کیونکہ جاہل لوگ اس کو سنت یا واجب سمجھ بیٹھیں گے، اور ہر مباح جس کا یہ نتیجہ ہو مکروہ ہے۔

(4) اپنی طرف سے عمل مخصوص کرنا: جو چیز اللہ کے یہاں تقرب اور نزدیکی نہ ہو اسے تقرب کا باعث سمجھ لیں۔ مثلاً قبروں کا طواف جو شرک ہے یا نہ بولنے کا روزہ رکھ لینا یا دھوپ میں کھڑا رہنا وغیرہ۔

(5) اپنی طرف سے عمل کا وقت مخصوص کرنا: عمومی چیز کو جو ہر وقت مستحب ہے کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص کر لیں، مثلاً شریعت نے زیارت قبور کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔ اب کسی بزرگ کی قبر پر جانے کے لیے وقت مقرر کر لینا اور اسی کو ضروری سمجھنا۔ اسی طرح شریعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بزرگان دین اور عام مسلمانوں کے

ایصال ثواب کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔ آدمی جب چاہے ایصال ثواب کر سکتا ہے۔ لہٰذا اس کے لیے خاص خاص اوقات اور خاص خاص صورتیں تجویز کر لینا اور انہی کی پابندی کو ضروری سمجھنا، جیسے ربیع الاول میں آنحضرت ﷺ کی روح پر فتوح کے ایصال ثواب کے لیے اور محرم میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل بیت کے ایصال ثواب کے لیے کھانا پکانا۔ تیجہ، ساتواں، نواں، چالیسواں کرنے کی رسم۔ اسی طرح نماز فجر اور نماز عصر کے بعد امام سے مصافحہ کرنا اور عیدالفطر و بقرہ عید کے دن نماز عید پڑھ کر گلے ملنا اور مصافحہ کرنا، مصافحہ بڑے ثواب کی چیز ہے اور ملاقات کی سنت ہے نہ کہ عید کی، اس کو کسی خاص وقت کے لیے مقرر کرنا اور عمل سے فرض یا واجب کا درجہ دینا صحیح نہیں ہے۔

(6) اپنی طرف سے عمل کا طریقہ مخصوص کرنا: مثلاً سری نمازوں میں جہر کرنا۔ اسی طرح نماز کے بعد کے اذکار یا کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا یا جس عبادت کو شریعت نے انفرادی طور پر مشروع فرمایا ہے اس کو اجتماعی طور پر کرنا یا کسی عمل کی کوئی خاص ترکیب و ترتیب تجویز کرنا۔ مثلاً مختلف رکعات میں مختلف سورتیں پڑھنا تجویز کر لینا (جو حدیث سے ثابت نہ ہو) اس کی پابندی کرنا، یا سورتوں کی تعداد مقرر کر لینا جیسے تہجد کی نماز سے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ پہلی رکعت میں 12 مرتبہ قل ھو اللہ

پڑھی جائے اور پھر ہر رکعت میں ایک ایک مرتبہ گھٹا تا جائے یہ لوگوں نے خود تجویز کیا ہے، اسی طرح ہفتہ بھر کے دنوں کی نمازیں اور ان کی خاص خاص فضیلتیں اور ان کی مخصوص ترکیبیں لوگوں نے بنالی ہیں، یہ بھی حد سے آگے بڑھ جانا ہے۔

(7) اپنی طرف سے عمل کی جگہ مخصوص کرنا: کسی ثواب کے کام کو کسی خاص جگہ کے ساتھ مخصوص کر لینا (جس کی تخصیص شریعت سے ثابت نہ ہو) یہ بھی حد سے آگے بڑھ جانا ہے جیسے بعض جگہ دستور ہے کہ قبر پر اذان کہتے ہیں، غلہ یا روٹی تقسیم کرتے ہیں ثواب ہر جگہ سے پہنچ سکتا ہے، پھر اس میں اپنی طرف سے قبر پر ہونے کو طے کر لینا اور یہ سمجھنا کہ یہاں تقسیم کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا، حدود اللہ سے آگے بڑھ جانا ہے۔

(8) اہل بدعت کی مشابہت اختیار کرنا: جس فعل میں کفار و فجار اور اہل بدعت کا تشبہ پایا جائے، اس چھوڑنا لازم ہے۔ چنانچہ وہ تمام افعال جو اہل بدعت کا شعار بن جائیں ان کا چھوڑنا لازم ہے۔

(9) سنت، بدعت میں تردد ہو جائے: جب کسی فعل کے سنت و بدعت ہونے میں تردد ہو جائے تو سنت چھوڑنا بدعت سے بہتر ہے۔

سوال: بدعت کے نقصانات بیان کریں؟

جواب: (1) بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ (2) بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ملتی کیونکہ وہ بدعت کو گناہ ہی نہیں سمجھتا۔

سوال: بدعت والے اعمال کتنے ہیں؟

جواب: چونکہ خلاف سنت کام بدعت ہے، اس لیے بدعت کے اعمال مقرر نہیں ہیں بلکہ بے شمار ہیں اور ہر ملک اور صوبہ میں علیحدہ علیحدہ بدعتیں ہیں۔

بدعت والے اعمال کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی ثواب پہنچانے کے گھڑے ہوئے خودساختہ طریقے، قبروں کے عرس، قبروں پر چادریں یا پھول چڑھانا، قبروں کو غسل دینا، پختہ بنانا، قبروں پر روٹیاں یا غلہ تقسیم کرنا، شبِ برات کا حلوہ، حضرت جعفرؒ کے کونڈے، حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی گیارہویں، مولود میں قیام، بی بی جی کی صحنک وغیرہ۔

شرکیہ بدعات کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

پیر کو سجدہ کرنا، قبروں پر سجدہ اور طواف، قبر کو بوسہ دینا، پاؤں چومنا، جھک کر ملنا، آفات، مصائب اور بیماریوں سے حفاظت کے لیے بکرے کا خون ٹائروں پر لگانا، بیماری سے شفاء کے لیے بکرا ذبح کرنا، چیلوں کو گوشت پھینکنا: بارش کے لیے مزارات پر جانور ذبح کرنا۔

شادی بیاہ سے متعلق رسوم و بدعات:

محرم میں شادی بیاہ کو ممنوع سمجھنا، سہرا باندھنا, شادی کی چند قبیح رسمیں، شادی میں مہندی، سہرا بندی، جوتا چھپائی، دودھ پلائی وغیرہ یہ سب ہندوانہ رسمیں ہیں، شادی جیسی مبارک خوشی کو ان جیسی ہندوانہ رسوم سے آلودہ کرنا کسی طرح بھی درست نہیں۔ شادی سنت کے مطابق انتہائی سادگی سے انجام دینی چاہیے، البتہ اگر شادی کے موقع پر عورتیں اپنے طور پر مہندی لگائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (آپ کے مسائل کا حل: 165/1) شادی کے بعد پہلا رمضان میکے میں گزارنا۔

منگنی یا شادی کے موقع پر مٹھائی اور کپڑوں کا لین دین:

عموماً ایسے مواقع پر مٹھائی اور کپڑے وغیرہ دینے کو لازم سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے والے کو ملامت کی جاتی ہے، چنانچہ

ملامت کے خوف سے غریب آدمی قرض لے کر یا ناجائز طریقوں سے کما کر ان رسموں کو پورا کرنے کو ضروری سمجھتا ہے۔ نیز یہ چیزیں قرض سمجھ کر دی اور لی جاتی ہیں، پھر دوسرے موقع پر واپس کرنا ضروری خیال کیا جاتا ہے، اس لیے اس قسم کی رسموں سے احتراز لازم ہے، البتہ اگر کہیں مذکورہ قباحتیں نہ ہوں اور حسب استطاعت رسم سے مجبور ہوئے بغیر خوشی سے ایسا کیا جائے تو جائز ہے۔ (آپ کے مسائل کا حل: 166/1)

رسم جہیز کی شرعی حیثیت:

شرعی اعتبار سے جہیز کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ اگر کوئی باپ اپنی بیٹی کو رخصت کرتے وقت اپنی استطاعت کے مطابق کوئی تحفہ دینا چاہے تو دے دے، لیکن نہ وہ شادی کے لیے کوئی لازمی شرط ہے، نہ سسرال والوں کو کوئی حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کا مطالبہ کریں اور اگر کسی لڑکی کو جہیز نہ دیا جائے یا کم دیا جائے تو اس پر برا مانیں یا لڑکی کو طعنہ دیں اور نہ یہ کوئی دکھاوے کی چیز ہے کہ شادی کے موقع پر اس کی نمائش کر کے اپنی شان وشوکت کا اظہار کیا جائے۔

مگر آج کل شادی کے موقع پر جہیز کے نام سے جو کچھ دیا جاتا ہے وہ نمود و نمائش کے لیے اور لوگوں کے طعن وتشنیع کے خوف سے اور لازم سمجھ کر دیا جاتا ہے۔ قرض لے کر دینا اس کی دلیل ہے، اس معاشرتی بگاڑ کا نتیجہ یہ ہے کہ غریب والدین کے لیے اپنی بچیوں کا نکاح کرنا وبال جان بن گیا ہے۔ (آپ کے مسائل کا حل: 167/1، تسہیل بہشتی زیور)

باب 4:

طریقہ اتباع

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سنتوں کو اپنے زندگی میں لانے اور ان پر عمل کرنے کا عملی طریقہ کار کیا ہوگا؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سنتوں کو اپنے اندر لانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں جو کام بار بار کیے جاتے ہیں جیسے: کھانا پینا، سونا جاگنا، گھر، بیت الخلاء، مسجد میں داخل ہونا باہر نکلنا، سوار ہونا، بازار جانا، راستہ میں چلنا۔ پہلے ان سے متعلق سنتوں کو اپنی زندگی میں لے آئیں۔

- سنتوں کو اپنی زندگی میں کیسے لائیں اس کے لیے اگلے صفحات میں روزمرہ زندگی سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنتوں کے کچھ اسباق دیئے جارہے ہیں، ان اسباق کی سنتوں پر عمل کرکے ان شاء اللہ آپ اپنی زندگی کو سنت والی زندگی بنا سکتے ہیں۔

عقائد سے متعلق سنتیں

ہدایت حاصل کرنے کی 13 سنتیں

فتنوں سے حفاظت کی 40 سنتیں

ہدایت حاصل کرنے کی 13 سنتیں

- سیکھنے سے متعلق 2 سنتیں

سنت 1: ہدایت کے بارے میں آگاہی حاصل کریں، اور اپنی اولادوں کو بتائیں کہ ہدایت کہتے کسے ہیں، ہدایت کی قسمیں کتنی ہیں، ہدایت کی اہمیت فوائد اور ثمرات کیا کیا ہیں؟۔ ہدایت کے اسباب کیا ہیں، ہدایت کن کو ملتی ہے اور محروم کون ہوتے ہیں؟(1)

سنت 2: گمراہی کے بارے میں آگاہی حاصل کریں اور اس کے وبال کو اس کی سنگینی کو پہچانیں اور اپنی اولادوں کو بتائیں۔(2)

- ہدایت حاصل کرنے کے اسباب سے متعلق 6 سنتیں

سنت 1: اپنے دلوں پر محنت کر کے نورِ تقوی، خوف خدا پیدا کریں، نفسانی خواہشات اور گناہوں کے تقاضہ کے وقت، ہمت اور مجاہدہ کر کے اپنے آپ کو گناہوں سے بچائیں اور تقویٰ والوں کی صحبت اختیار کریں۔(3)

سنت 2: چونکہ ہدایت کے درجات لامتناہی ہیں اس لیے کسی وقت بھی اپنی دینی حالت پر مطمئن نہ ہوں، قناعت نہ ہو، ہدایت کے درجات میں آگے سے آگے بڑھنے کی بے چینی اور طلب اپنے اندر پیدا کریں، اور جن لوگوں میں یہ طلب اور بے چینی محسوس ہو ان کی صحبت اختیار کریں۔(4)

سنت 3: حق اور حقیقت کو پانے کے لیے عقل وشعور، غور وفکر، سوچ و بچار سے کام لیں، دل و دماغ کو استعمال کریں۔ اور مندرجہ ذیل طریقوں سے غور وفکر کریں۔

(1) قرآن وحدیث میں غور فکر کریں۔(5)

(2) کائنات میں غور وفکر کریں۔(6)

(3) اپنی ذات میں غور وفکر کریں۔(7)

(4) قرآنی قصص موجودہ اور گزشتہ حالت میں غور وفکر کریں۔(8)

(5) دنیاوی معاملات ذاتی تجربات میں غور وفکر کر کے اس کے ذریعے آخرت کے معاملات کو سمجھنے کی کوشش

کرنا معنوی حقیقتوں کو محسوسی مثالوں سے سمجھیں۔(9)

(6) پسند ناپسند کے متفقہ معیارات میں غور و فکر کر کے اس کے ذریعہ اللہ اور رسول کی پسند ناپسند جاننے کی کوشش کریں۔(10)

(7) مصنوعات کو دیکھ کر ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان میں گم نہ ہو جائیں بلکہ صانع کی قدرت، صنعت، حکمت اور سنن میں غور و فکر کر کے اس وجود وحدانیت، قدرت، علیم، خبیر، رحمن، رحیم ہونے کو پہچاننے کی کوشش کریں۔(11)

سنت 4: حق اور حقیقت کو پانے کے لیے جو لوگ جانتے ہیں ان سے سمجھنے کی کوشش کریں، معلوم کریں، سیکھتے رہیں، ہمیشہ حق و سچ کی تلاش میں رہیں۔(12)

(1) دینی باتوں کو سنیں:(13)

جیسے سننا چاہیے ویسے سنیں 1) کان لگا کر سننا، اپنے ارادے سے اہمیت سے اپنی ضرورت سمجھ کر سننا ہو، یہ نہیں کہ چلتے پھرتے کوئی بات کان میں پڑ گئی تو سن لیا۔(14)

2) دینی باتوں کو یکسوئی خاموشی کے ساتھ سنا جائے، سنتے وقت کسی قسم کی بات چیت، شور و شغب، ذکر و اذکار نہ ہو۔(15)

3) کان لگانے کے ساتھ دل کی توجہ اور دھیان بھی ہو، دل و دماغ بھی حاضر ہو، چہرے پر خوشی اور بشاشت کے اثرات ہوں۔ یہ سننا کھیل کود غفلت مدہوشی بے ہوشی کے ساتھ نہ ہو، چہرے پر ناگواری کے اثرات نہ ہوں۔(16)

4) سنتے وقت دل میں حق کو حقیقت کو پانے کی سچی طلب ہو۔(17)

5) سننے کے بعد بات کو بھولیں نہیں، ذہن میں محفوظ کریں، یاد رکھیں، غور و فکر کے ذریعہ، تکرار مطالعہ کے ذریعہ، عمل اور دعوت کے ذریعہ۔(18)

(2) سننے کے بعد ماننے کی صفت پیدا کریں۔(19)

جیسے ماننا چاہیے ویسے مانیں: 1) یقین ہو، شرح صدر ہو، شک نہ ہو۔(20)

2) عاجزی، خشوع، خوف و ہیبت کے ساتھ کامل انقیاد ہو، حکم الٰہی کی عظمت ہو، اور اپنی عاجزی فروتنی کا تصور ہو اور دل فرماں برداری کے لیے جھکے ہوئے ہوں، انسان سراپا سر تسلیم خم ہو، دل میں کسی قسم کا بوجھ تنگی نہ ہو۔(21)

(3) سننے، ماننے کے بعد مضبوطی سے قائم رہیں۔

جیسے قائم رہنا چاہیے ویسے قائم رہیں 1) قرآن وسنت کی تعلیمات کو مضبوطی سے تھامیں، اس میں کامیابی کا غیر متزلزل یقین ہو انفرادی اجتماعی زندگی میں اسی کو دستور العمل بنایا جائے کسی کے کسی نظام کو قانون کو لینے کی ضرورت محسوس نہ ہو 2) مضبوطی، استقامت مجاہدہ سے ان تعلیمات پر عمل ہو۔ 3) انہی تعلیمات کو پھیلایا جائے بتایا جائے سنایا جائے آگے پہنچایا جائے۔(22)

سنت 5: حق اور حقیقت کو پانے کے لیے اہل ہدایت (انبیاء، اہل حق، علماء، صلحاء) کی اتباع کریں۔(23)

سنت 6: حق اور حقیقت کو پانے کے لیے پابندی سے اور اوقات قبولیت میں تضرع وزاری کے ساتھ ہدایت اور استقامت کی دعائیں کریں، جن معاملات میں تردّد ہو کوئی واضح اور صاف پہلو سمجھ نہ آتا ہو تو خوب استخارہ، اللہ تعالیٰ سے راہنمائی لینے کے بعد کسی پہلو کو اختیار کریں۔(24)

- ❑ **ہدایت سے محرومی کا ذریعہ بننے والے اسباب سے کیسے بچیں 5 سنتیں**

سنت 1: تکبر، نخوت، غرور، جھوٹی عزت نفس خود کو کسی بھی پہلو سے بڑا سمجھنے اور دوسروں کو چھوٹا اور حقیر سمجھنے سے بچیں۔(25)

سنت 2: حسد، ضد، عناد، بغض عصبیت دشمنی مخالفت سے بچیں۔(26)

سنت 3: خواہشات نفسانی، اغراض ومفادات کو زندگی کا مقصود اصلی، مطلوب حقیقی، اپنی زندگی کی اوّلین ترجیح نہ بنائیں۔(27)

سنت 4: آبائی دین اور خاندانی رسم ورواج، لیڈروں، جعلی پیروں کی اکثریت کی (جو سب کریں وہی ہمیں کرنا ہے) اتباع، پیروی اور نقّالی سے بچیں۔(28)

سنت 5: حق اور حقیقت پانے کے لیے اللہ نے جو قوتیں عطا فرمائی ہیں ان کو صحیح استعمال نہ کرنے کی غلطی نہ کریں۔ یعنی (1) نہ غور وفکر سے کام لینا (2) نہ دوسروں سے سمجھنے کی کوشش کرنا (3) دین کی باتوں کو نہ سننا، نصیحتوں کو کسی خاطر میں نہ لانا، سنی ان سنی کر دینا (4) جیسے سننا چاہیے ویسے نہ سننا (5) حق سمجھ آجانے کے باوجود ذاتی مفاد، حسد، بغض کی وجہ سے حق کا انکار کر دینا تکذیب وعداوت حق میں حد سے نکل جانا۔(29)

حوالہ جات

(1)(عنکبوت:69،تحریم:6)

(2)(عنکبوت:69،تحریم:6)

(3)(بقرۃ/2،عثمانی،انوار البیان،روح المعانی۔طٰہٰ،سعدی،جواھر القرآن از تفسیر کبیر،روح المعانی،مطالعہ قرآن کے اصولی ومبادی/164)(حاقۃ:48)
(مریم:97)(آل عمران:138)(نور:34)(مائدۃ:46)(انبیاء:48)(اعراف:154)(نازعات:45)(ق:33)(رعد:19-20-21)
(ھود:103)(زمر:23)(أعلیٰ:10-11)(طٰہٰ:1-2-3)(مائدۃ:71)(بخاری،رقم:4993)(توبۃ:119)

(4)(مائدۃ:16)(انفال:23)(مائدۃ:84)(رعد:27)(زمر:17-18)(شوریٰ:13)(غافر:13)(ق:08)(ق:33)(سبا:09)(رعد:11)
(ھود:28)

(5)(نحل:44)(حشر:21)

(6)(آل عمران:191)(رعد:3)

(7)(روم:8)(روم:21)(ذاریات:21) (فصلت:53)

(8)(فصلت:53)(توبہ:126)(اعراف:176)(عنکبوت:43)(بقرۃ:266)(یونس:24)(اعراف:175-176)(حشر:21)(بقرۃ:219)
(آل عمران:137)(ذاریات:49)(رعد:3)(شوریٰ:11)(روم:20)(یونس:24)(رحمن:26-27)

(9)(معارف الحدیث:73/5 قرآن)

(10)(روم:28)

(11)(فصلت:37)(مومنون،ابوسعود)(ق:37،عثمانی نضرۃ النعیم تدبر از ابن قیم)(ملک:8-10)

(12)(نحل:43)(توبۃ:122)(روم:59،بقاعی ابوسعود،قاسمی،عثمانی)(انبیا:24 عثمانی)(یونس:39 بقاعی)(غافر:83)(احقاف:26)(مائدۃ:82)
(طبرانی، ترغیب، دعوت:704)

(13)(عثمانی،سبا:16)(مدثر:49)(انبیا:42)(طہ:99)(عثمانی،احقاف:3)(شعرا:5)(یٰسین:46)(فصلت:4)(فصلت:26)(فرقان:30)
(ابراہیم:9)(نوح:7)(مومنون:66)(انفال:2)(بخاری،رقم:66)(کہف:57)(فصلت:1-5)

(14)(طہ:13)(اعراف:204،عثمانی)(حج:73)(زمر:18)(احقاف:29)(شعراء:223)(المصباح المنیر)

(15)(اعراف:204)(احقاف:29)(قیامہ:16)(فصلت:26)

(16)(ق:37)(انبیاء:3-2)(نجم:61)(حج:72)

(17)(عثمانی،انفال:23)

(18)(حاقہ:12)(بقرۃ:63، فتح ابوسعود، جواھرالقرآن، مدارک، کبیر)

(19)(عثمانی ـ اسراء:82)(طبری ـ نحل:89)(عثمانی ـ یونس:57)(ابن قیم ـ بقرۃ:2)(ھود:120)(نمل:77)(حج:54)(بقرۃ:26)(تغابن:11)(نمل:81)(عثمانی ـ فصلت:44)(مدثر:31)(کہف:13)(اعراف:52، یوسف:111)(اعراف:188)(اعراف:203)(جاثیہ:20)(یونس:101)(عثمانی ـ فصلت:44)(محمد:16)(بقرۃ:16)(کہف:57)(شعراء:6-5)(اسراء:45-46)

(20)(زمر:33، بقرۃ:2)(جاثیہ:20)(انعام:125)(حجرات:15)(ص:8)(نمل:66)(غافر:34)(شوری:14)(ھود:62)(ھود:110)(سباء:54)

(21)(عثمانی، حدید، انوارالبیان مائدہ، مؤمنون، معارف بقرۃ:45، ابن قیم حدید 16 شنقیطی)(حدید:16)(آل عمران:199)(حج:54)(حج:34-35)(انفال:2)(زمر:23)(رعد:28)(اسراء:107)(سجدہ:15)(فرقان:73)(نساء:65)(مائدہ:41)(مائدہ:83)

(22)(آل عمران، کاندھلوی، معالم القرآن، ماجدی، شفیع، آلوسی ابوسعود، کبیر)(نساء:175)(زخرف:43، معالم، ابن کثیر، کبیر)(بقرۃ:63)(اعراف:145)(اعراف:170-171)(مریم:12 عثمانی)(محمد:17)(مریم:76)(لیل:9)(یونس:9 ابن قیم)(بقرۃ:2)(ابن کثیر، ابن عاشور، ابوحیان، لقمان:3)(احقاف:12)(توبہ:18)(انعام:82)(نور:54)(نسا:69)(اعراف:158)(زخرف:61)(صف:5، منافقون:6، توبۃ:24-80، بقرۃ:99)(احزاب:36)

(23)(انعام:90 آلوسی)(احزاب:21)(اعراف:158)

(24)(فاتحہ:5)(آل عمران:8)

(25)(غافر:35)(اعراف:146)(نمل:14 ـ عثمانی)(جاثیۃ:8-7)(مدثر:23-24-25)(نحل:23-22، آلوسی، رازی، بقاعی، ابوسعود)(نوح:7، آلوسی)(منافقون:5)(نسا:173)(اعراف:101)(یونس:74)(اعراف:40)

(26)(بقرۃ:90)(بقرۃ:213 ـ معالم)(بقرۃ:109)(آل عمران:19 ـ جواہرالقرآن)(شوری:13-14)(جاثیہ:17، معارف شفیع)(بقرۃ:145 ـ آلوسی، کبیر، بقاعی، ابن عاشور، فتح)

(27)(محمد:16 ـ طبع:439)(جاثیہ:23)(فرقان:43)(کہف:28)(روم:29)(قصص:50)(نجم:23)(قمر:3)(طہ:16)(مائدۃ:70)(بقرۃ:87)(مؤمنون:70-71)(انعام:119)(انعام:56)(اعراف:6-175)(مائدۃ:77)(نساء:135)(مائدۃ:8)(نازعات:40)

(28)(بقرۃ:170)(مائدۃ:104)(لقمان:21)(زخرف:22)(اعراف: 28)(صافات:70-69)(مؤمنون:24)(احزاب:67)(انعام:116)(نساء:115)(حج:4-3)(نساء:119)

(29)(عثمانی، یونس:74)(حجر:12-13)(اعراف:101)(نساء:155)(انعام:125)(توبہ:37)(آل عمران:86)

فتنوں سے حفاظت کی 40 سنتیں

❑ تمام فتنوں سے حفاظت کے لیے 6 سنتیں

سنت 1: فتنوں کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا یعنی قرآن وحدیث اور علماء کرام کے ذریعہ اس بات کو جاننے کی کوشش کرنا کہ انسان کے لیے کیا کیا چیزیں، کس کس طرح فتنہ کا باعث بنتی ہیں۔(1)

سنت 2: اپنے دلوں پر محنت کر کے اپنے ایمان ویقین کو مضبوط کرنا، حب جاہ حب مال، نفسانی حیوانی، شہوانی جذبات کی اصلاح کروانا، مرتے دم تک اس محنت میں لگے رہنا۔(2)

سنت 3: عبادات اور اعمال صالحہ کا بہت اہتمام کرنا اعمال صالحہ اور عبادات کے ذریعہ اپنی دینی زندگی کو مضبوط اور مستحکم بنانا۔(3)

سنت 4: فتنوں سے حفاظت کی مسنون، دعاؤں کا اہتمام کرنا، اوقات قبولیت میں ان دعاؤں کو الحاوزاری سے مانگنا۔(4)

سنت 5: جس چیز کا فتنہ ہونا معلوم ہوجائے حتی الامکان اس سے دور رہنا۔ ایسے موقع پر بلاضرورت گھر سے نہ نکلنا، شہری زندگی (جہاں فتنوں کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے) سے الگ دیہاتی زندگی میں قناعت سے رہنا۔(5)

سنت 6: فتنہ کے دور میں خاص طور سے خبروں میڈیا سے دور رہنا، اپنی زبانوں کو بند رکھنا، فارغ نہیں رہنا اپنے آپ کو کسی نہ کسی کام میں مشغول رکھنا۔(6)

❑ نظریاتی فتنوں سے حفاظت کے لیے 3 سنتیں

سنت 1: اپنے اندر ہدایت کی سچی طلب پید کرنا۔(7)

سنت 2: ہدایت کے مندرجہ ذیل اسباب کو اختیار کرنا، ان کا بہت زیادہ اہتمام کرنا

(1) تقوی: خوف خدا اختیار کرنا۔(8)

(2) حق اور حقیقت کو پانے کے لیے خدا کی دی ہوئی قوتوں (غور وفکر، حق سننے، سمجھنے کی کوشش، ماننا قبول کرنا، استقامت) کا صحیح استعمال کرنا۔

(3) قرآن وسنت کی تعلیمات سلف صالحین (اہل سنت والجماعت) کی تشریحات کو سیکھنا (اور سیکھنے کا جو صحیح طریقہ ہے اس طریقہ سے سیکھنا) اور انکو مضبوطی سے تھامے رکھنا یعنی انفرادی واجتماعی زندگی میں اسی کو اپنا دستور العمل بنانا، اسی کی دعوت دینا۔(9)

سنت 3: موانع ہدایت (گمراہی کے مندرجہ ذیل اسباب) سے بہت زیادہ بچنا:

(1) تکبر،نخوت،غرور سے بچنا(10)

(2) حسد: ضد،عناد،بغض،دشمنی مخالفت سے بچنا۔(11)

(3) خواہشات،اغراض ومفادات کو زندگی کا مقصود اصلی بنانے سے بچنا۔(12)

(4) رسم ورواج،ابائی خاندان اور خاندانی رسم ورواج کی اتباع سے بچنا۔(13)

(5) قوتوں کے غلط استعمال سے بچنا۔(14)

❑ عملی فتنوں سے حفاظت کے لیے 4 سنتیں

سنت 1: نفسانی خواہشات کو مغلوب کرنے کی فکر میں لگے رہنا یعنی یعنی حبِّ دنیا،حبِّ مال،حبِّ جاہ (خودنمائی، نام ونمود،عزت وشہرت، ہردل عزیزی،امتیازی شان کے اظہار کی طلب) حبِّ باہ پر کنٹرول حاصل کرنے (یعنی کسی موقع پر بھی خواہشات عقل وشریعت کے تقاضوں پر غالب نہ آنے پائیں) کی محنت میں لگے رہنا۔(15)

سنت 2: ہمت سے کام لینا یعنی جس وقت ناجائز خواہشات شہوات کی طرف میلان ہوتو اس وقت ان کے دنیوی و اخروی نقصانات کو سوچنا،اگر یہ طریقہ کارگر نہ ہوتو خواہشات کے پورا کرنے کے ارادہ کے وقت ہمت سے کام لینا، اگر اس میں بھی ناکامی ہوجائے تو سچی توبہ کے ذریعہ تلافی کرنا۔(16)

سنت 3: مباح خواہشات میں میانہ روی اختیار کرنا یعنی کھانے پینے ، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے، گھومنے گھمانے، ملنے ملانے اور دیگر مباح خواہشات میں میانہ روی (بوقت ضرورت بقدر ضرورت) اختیار کرنا یعنی نفس کو روکنا جب ان خواہشات کا سخت تقاضہ ہوتب ان کو بقدر ضرورت اختیار کرنا۔ ہروقت ہر خواہش کو پورا کرنے کے چکر میں نہ رہنا۔(17)

سنت 4: معمولات میں مجاہدہ کرنا یعنی مجاہدہ کے ذریعہ نفس کو مغلوب کرنا وہ اس طرح کہ عبادات (ذکر،تلاوت، نوافل،خاص طور سے تہجد،نفلی روزے) اتباع سنت میں سے کوئی معمول جس کو نبھا سکتے ہوں اپنے لیے طے کرنا اور

پابندی سے اس کو کرنا اور اس پابندی میں جو مجاہدہ آئے اسے برداشت کرنا۔

❑ اختلاف وانتشار، باہمی لڑائی جھگڑوں سے حفاظت کی 11 سنتیں

سنت 1: حق تلفی سے بچنا کسی کی حق تلفی، کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرنا۔حتی الامکان کسی کی حق تلفی، کسی پر ظلم وزیادتی نہ ہو ہر ایک کی جان مال عزت آبرو کی حفاظت کرنا۔(18)

سنت 2: غلط فہمی سے بچنا،حتی الامکان اپنی ذات سے کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہونے دینا ہر بات میں ہر کام میں محتاط رویہ اختیار کرنا،جس بات کے بدلہ میں سامنے والے کو غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو از خود اس کی وضاحت کرنا۔

سنت 3: برداشت کرنا ،نظر انداز کرنا،حتی الامکان دوسروں کی طرف سے کی گئی حق تلفی، زیادتی برداشت کرنا، نظر انداز کرنا قربانی ایثار دستبرداری کا مظاہرہ کرنا۔جذباتی ردعمل کا اظہار نہ کرنا۔(19)

سنت 4: مشورہ کا پابند بننا، اپنی ذاتی رائے سے نہیں مشورہ سے کام کرنا اور مشورہ کا پابند بن کر چلنا، دینی دنیاوی کاموں میں مشورہ کا اہتمام کرنا، اور مشورہ میں دوسروں کی رائے کا احترام کرنا، اہمیت دیں کبھی اپنی رائے پر اصرار نہ کرنا شدت اختیار نہ کرنا بلکہ اپنی رائے کو متہم سمجھنا۔(20)

سنت 5: تنقید، تنقیص سے بچنا حتی الامکان دوسروں پر تنقید تنقیص، تردید، شکوے شکایتوں سے احتراز کرنا۔(21)

سنت 6: سنی سنائی باتوں پر اعتماد نہ کرنا، بلکہ تحقیقی مزاج اپنانا بلا تحقیق کسی پر ظلم وزیادتی، فسق وفجور، خودغرضی، بدنیتی کا الزام نہ لگانا، بدگمانی اور شک نہ کرنا۔(22)

سنت 7: فرقہ وارانہ تعصّبات سے بچنا، لسانی، علاقائی، فرقہ وارانہ تعصّبات کی بنیاد پر چلنے والی تحریکوں کا حصہ بننے سے گریز کرنا۔(23)

سنت 8: گناہوں سے نہ بچنا، گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ نہ کرنا بھی آپس کے جھگڑوں کا بڑا سبب ہے، لہذا اس سے بھی بچیں۔(24)

سنت 9: اختلافات سے علیحدہ رہنا یعنی دو فرد یا دو جماعتوں کے اختلافات کے وقت اگر ان کے معاملہ میں الجھنا، صلاحیتوں کا کھپانا امت کے لیے فائدہ مند نہ ہو تو ان معاملات سے الگ رہنا اگر پہلے شامل تھے تو اب علیحدہ ہوجانا۔(25)

سنت 10: باتیں دل میں نہ رکھنا اگر اختلاف ہو ہی گیا ہے تو اچھے انداز سے کہہ سن کر تبادلہ خیال کر کے مسئلہ جلد حل کرنے کی کوشش کرنا۔(26)

سنت 11: ثالث کے ذریعہ مسئلہ کا حل نکالنا یعنی اگر باہمی تبادلہ خیال کرنے سے آپس کے جھگڑے حل نہ ہوں تو ثالث اور فیصل کے ذریعہ یا کسی جائز بیرونی دباؤ کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرنا، فیصل شریعت ہونی چاہیے، پھر فیصل کی طرف سے جو فیصلہ آئے اس کو قبول کرنا۔ اگرچہ ذاتی مفاد کے خلاف ہو اور کھلے دل سے تسلیم کرنا، شریعت کے فیصلہ پر تنگ دل نہ ہونا۔(27)

❑ خوشحالی اور نعمتوں کے فتنے سے حفاظت کی 5 سنتیں

سنت 1: ہر نعمت کو اپنی یا کسی کی طرف نہیں اللہ کی طرف منسوب کرنا اسی کی عطا سمجھنا۔

سنت 2: نیز اس نعمت کو عزت کا معیار نہ بنانا اسے اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش سمجھنا۔

سنت 3: نعمتوں کو غلط مصرف میں نہیں صحیح مصرف میں استعمال کرنا۔

سنت 4: نعمتوں سے متعلق حقوق میں کوتاہی کے بجائے اس کو ادا کرنے کا اہتمام کرنا۔

سنت 5: نعمتوں کے استعمال میں صرف لذت ہی نہیں بلکہ ثواب اور اجر کے پہلوؤں کو بھی مدنظر رکھنا۔

❑ بدحالی اور مصائب کے فتنے سے حفاظت کی 4 سنتیں

سنت 1: مصیبت اور پریشانیوں محرومیوں کو طبعی اسباب اور سائنس کا کرشمہ نہ سمجھنا بلکہ اس کو من جانب اللہ سمجھنا۔

سنت 2: مصیبت و پریشانیوں محرومیوں کو ذلت اور ناکامی کا معیار نہ سمجھنا بلکہ اس کو اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش سمجھنا۔

سنت 3: مصیبتوں اور پریشانیوں محرومیوں میں بے صبری، جزع فزع شکوے شکایت کا اظہار نہ کرنا۔ بلکہ اس میں اللہ تعالی کی جو حکمتیں ہیں ان پر نظر رکھ کر صبر کرنا۔

سنت 4: مصیبتوں اور پریشانیوں محرومیوں کو دور کرنے کے لیے ناجائز تدابیر اور طریقے اختیار نہ کرنا۔ بلکہ توبہ و استغفار، تضرع و عاجزی، رجوع الی اللہ کرتے ہوئے جائز تدبیریں حد اعتدال کے ساتھ اختیار کرنا۔

❑ دجال کے فتنے سے حفاظت کی 7 سنتیں

سنت 1: سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کرنا اور پڑھنا۔(28)

سنت 2: سورۃ کہف کی آخری دس آیات حفظ کرنا اور پڑھنا۔(29)

سنت3: مکمل سورۃ کہف پڑھنا۔(30)

سنت4: فرض نمازوں اور اوقات قبولیت میں فتنہ دجال سے حفاظت کی دعاؤں کا اہتمام کرنا۔(31)

سنت5: اپنے ایمان کو مظبوط کرنے یقین کو پختہ کرنے کی محنت میں لگے رہنا۔(32)

سنت6: شبہات اور شہوات کے فتنہ سے حفاظت کے جو اعمال شروع میں بتائے گئے ہیں ان کا خصوصی اہتمام کرنا۔(33)

سنت7: حتی الامکان دجالی تہذیب سے دور رہنا۔(34)

حوالہ جات

(1)(بخاری،رقم:3606،مسلم،رقم:1847،ابوداؤد،رقم:4244،مسند احمد،رقم:23282)(بخاری،رقم:7099)(ابوداؤد، رقم:4240)(ابوداؤد،رقم:4240)(معارف الحدیث:8/89)(ابن ماجہ،رقم:4077)

(2)(مسلم،رقم:144،مسند احمد،رقم:23280،مشکوٰۃ،فتن:5379)(آل عمران:7-8)

(3)(ملخص از مظاہر حق فتن رقم،5382ص 721/4)(مسلم،رقم:118،ترمذی،رقم:2195،مسند احمد،رقم:8030،ابن ماجہ ،رقم:4056)(بخاری،رقم:6218،ترمذی،رقم:2196،مسند احمد،رقم:26545)(مسلم،رقم:2948،ترمذی،رقم:2202،ابن ماجہ،رقم:3985،مسند احمد،رقم:20311)(ترمذی،رقم:2260،ابوداؤد،رقم:4341،ابن ماجہ،رقم:4014،مسند احمد،رقم:9073،صحیح الجامع،رقم:2234)(بخاری رقم:6494،مسلم،رقم:1888،ابوداؤد،رقم:2485،ترمذی،1660، نسائی،رقم:3105،ابن ماجہ،رقم:3978،مسند احمد،رقم:11322)

(4)(الموسوعہ الفقھیہ الکؤیتیہ استعاذہ/4،مسلم،رقم:588)(مسلم،رقم:590ابو داؤد،رقم:4751)(بخاری رقم:1377،ترمذی رقم:3604،ابن ماجہ رقم:909)(مسند احمد،رقم:2778)

(5)(بخاری،رقم:7081،مسلم،رقم:2887،ابوداؤد،رقم:4256،مسند احمد،رقم:20413،مشکوٰۃ،مظاہر حق،5414-5428-5415)(ابوداؤد،رقم:4262،مسند احمد،رقم:19662 مشکواۃ،فتن،رقم،5428،ترمذی،رقم:2204 مسند احمد،رقم:19663)(بخاری،19،مسلم،1889 ابوداؤد،4267 ترمذی،1660 ابن ماجہ،3980 نسائی،5036 مؤطا مالک،2781 مسند احمد،11032،مشکواۃ مظاہر حق فتن:5416)

(6)(مسلم،رقم:2886،مسند احمد،رقم:4286،مشکوٰۃ،مظاہر حق،فتن،رقم:5414)(ابوداؤد،رقم:4264،مشکواۃ مظاہر حق، فتن رقم:5401)(ابوداؤد،رقم:4258،مشکوٰۃ،مظاہر حق،فتن:5397)(سیر أعلام النبلاء:141/20)(ابوداؤد،رقم:4264، ترمذی،رقم:2178،ابن ماجہ،رقم:396،مسند احمد،رقم:6980 مشکواۃ،مظاہر حق فتن رقم:5400)(ترمذی،رقم:2501، دارمی،رقم:2755،مسند احمد،رقم:6481)(بخاری،رقم:4108،درمنضود،رقم:4341،ص:135)(بخاری،رقم:6830 مسند احمد،رقم:391)(بخاری رقم،120)(مسلم،14)(مائدۃ:105)(ترمذی،رقم:3058،ابن ماجہ،رقم:4014،مشکوٰۃ،مظاہر حق، باب الامر بالمعروف:5143)(مسلم،2887 ابوداؤد،4256 مسند احمد،20412 مشکواۃ مظاہر حق فتن،5384)

(7)(مطالعہ قرآن کے اصول ومبادی:161)(مائدۃ:48)(انفال:23)(رعد:27)(زمر:17-18)(شوریٰ:131)(غافر:13)(ق:8)(ق:33)(سبا:9)(رعد:11)

(8)(بقرۃ:2)(حاقۃ:48)(مریم:97)(آل عمران:138)(نور:34)(مائدۃ:46)(انبیاء:48)(اعراف:154)(نازعات:45)(یسین:11)(ق:33)(رعد:19-20-21)(ھود:103)(زمر:23)(اعلیٰ:10-11)(طٰہٰ:1-2-3)(مادۃ:71)(قمر:46)(بخاری:4993)

(9)(سیر أعلام النبلاء:141/20)

(10)(غافر:35)(اعراف:146)(نمل:14-عثمانی)(جاثیۃ:8-7)(مدثر:23-24-25)(نحل:23-22،آلوسی،رازی،بقاعی،

ابو سعود)(نوح:7،آلوسی)(منافقون:5)(نسا:173)(اعراف:101)(یونس:74)(اعراف:40)

(11)(بقرۃ:90)(بقرۃ:213۔معالم)(بقرۃ:109)(آل عمران:19۔جواھر القرآن)(شوری:13۔14)(جاثیہ:17،معارف شفیع)
(بقرۃ:145۔آلوسی،کبیر،بقاعی،ابن عاشور،فتح)

(12)(محمد:16۔طبع:439)(جاثیہ:23)(فرقان:43)(کھف:28)(روم:29)(قصص:50)(نجم:23)(قمر:3)(طہ:16)
(مائدۃ:70)(بقرۃ:87)(مؤمنون:70۔71)(انعام:119)(انعام:56)(اعراف:6۔175)(مائدۃ:77)(نساء:135)(مائدۃ:8)
(نازعات:40)

(13)(بقرۃ:170)(مائدۃ:104)(لقمان:21)(زخرف:22)(اعراف: 28)(صافات:70۔69)(مؤمنون:24)(احزاب:67)
(انعام:116)(نساء:115)(حج:4۔3)(نساء:119)

(14)(عثمانی،یونس:74)(حجر:12۔13)(اعراف:101)(نساء:155)(انعام:125)(توبہ:37)(آل عمران:86)

(15)(نازعات:40،شمس:9)

(16)(نازعات:40،شمس:9)

(17)(ھم سے عھد لیا گیا ھے،عھد274)(مسلم،رقم:2822)

(18)(تسھیل شریعت و طریقت،ص:233)(معارف القرآن بقرہ:45 ج1ص219)(احسن الفتاوی ج1ص24)

(19)(مفھوم معالم العرفان،سعدی،انوار البیان،تدبر و عمل،عثمانی حشر9)(انفال:46)(بخاری،رقم:7068،مظاھر حق:840/4)

(20)(بخاری،رقم:7308)(معارف الحدیث:95/6)(بخاری رقم:4847)

(21)(ابو داؤد،رقم:4264)(مظاھر حق:855/4)

(22)(ابو داؤد،رقم:4259)(مسلم،رقم:2886،دور حاضر کے فتنے 64-65)

(23)(پیغام پاکستان،شق:6-8-19-10-12-14)

(24)(احسن الفتاوی ج1 ص 24)(انعام 65)(انعام: 129)(درس قرآن،درس 412)(ماجدی،کبیر،کشاف مظھری،معارف القرآن)
(معارف القرآن ج3ص200)(الھود:118-119)(مائدہ:14)(مائدہ:64)(الادب المفرد للامام البخاری رقم:401،حدیث صحیح)

(25)(تاریخ امت مسلمہ ج 2 ص 329)(ترمذی،رقم:2177، روایت 21،مظاھر حق:853/4)(مسلم،رقم:2886، مظاھر حق:834/4)(مُسلم،:2948،مظاھر حق:839/4)(ترمذی رقم:2904)

(26)(حشر:10)(ابو داؤد،رقم:4860،ترمذی،رقم:3896)(ابن ماجہ،رقم:4216)(النساء:128)(الاسراء:34)(المائدۃ:01)
(نساء:34)(البقرۃ:178)(النساء:135)

(27)(النساء:35)(الحجرات:9)(نور:48-47)

(28)(مسلم،رقم:809،مسند احمد،رقم:21712)(ابو داؤد،رقم: 4321،مسلم،رقم: 2937،ترمذی،رقم:2240،ابن ماجہ،رقم:
4075،مسند احمد،رقم:21712)

(29)(صحیح ابن حبان،رقم:786،مسلم،رقم:809،ابو داؤد،رقم:4323)

(30)(نسائی/عمل الیوم و الیلہ رقم:9443،مستدرک حاکم،رقم:2116 صحیح الجامع الصغیر،رقم:6347)

(31)(بخاری،رقم:1377،ترمذی،رقم:3604،ابن ماجہ،رقم:909)(مسند احمد،رقم:2778)

(32)(کہف/1-6)(مزید دیکھیں:طہ:90،توبہ:69،کہف:10-23-39-65-82-97)

(33)(ابوداؤد،رقم:4319،مسنداحمد،رقم:19875،ترمذی،رقم:3930)

(34)(مشکوۃ،رقم:5474،مسلم،رقم:2937،ابوداؤد،رقم:4321۔ترمذی،رقم:2240ابن ماجہ،رقم:4075مسنداحمد،رقم:17629)

عبادات کی سنتیں

اللہ تعالیٰ سے اچھا تعلق بنانے والی 36 سنتیں

سو کر اٹھنے، بیت الخلا جانے کی 19 سنتیں

غسل، وضو، اذان کے جواب کی 14 سنتیں (برائے خواتین)

غسل، وضو، اذان، گھر سے مسجد تک کی 18 سنتیں (برائے حضرات)

جمعہ کی 26 سنتیں

رمضان کی 46 سنتیں (برائے مرد)

رمضان کی 45 سنتیں (برائے خواتین)

اعتکاف کی 46 سنتیں

اللہ تعالیٰ سے اچھا تعلق بنانے والی 36 سنتیں

نوٹ: اگر تمام معمولات کو بیک وقت عمل میں لانا مشکل ہو تو حسب ہمت کچھ معمولات کا انتخاب کریں۔ اس کے لیے ❑ میں نشان لگائیں۔

پہلا معمول: دین سیکھنا (سنن دارمی: 580، کویتیہ، علم: 5)

سنت 1: علماء سے براہ راست ❑ آن لائن ❑ بیانات میں شریک ہو کر ❑

ریکارڈ بیانات/کلاسیں سن کر ❑ علماء سے پوچھ پوچھ کر ❑

مستند کتابوں کے مطالعہ سے ❑ کتاب کا نام ____________

بزرگوں کی سوانح سے ❑ کتاب کا نام ____________

مزید کوئی بات ہو تو لکھیں: ____________

دوسرا معمول: دین پر عمل کرنا

(1) نماز کے معمولات

سنت 2: 1) اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کی عادت ڈالنی ہے۔ (انبیاء: 90، جمعہ 9، جامع الاصول: 7080)

تمام نمازوں میں ❑ ان میں ____________

2) اذان سے ______ منٹ پہلے نماز کی تیاری کی عادت ڈالنی ہے۔

سنت 3: مسنون وضو (مسواک وغیرہ) کی عادت ڈالنی ہے ❑ (جامع الاصول: 7019-5142)

سنت 4: صف اول میں (خواتین اول وقت میں) نماز پڑھنے کی عادت ڈالنی ہے (جامع الاصول: 7080، مسند احمد: 22263)

تمام نمازیں ❑ فجر ❑ ظہر ❑ عصر ❑ مغرب ❑ عشاء ❑

سنت 5: تکبیر اولیٰ کی عادت ڈالنی ہے۔ (جامع الاصول، رقم: 7081)

تمام نمازوں ❑ فجر ❑ ظہر ❑ عصر ❑ مغرب ❑ عشاء ❑

سنت 6: نمازوں میں سنت مؤکدہ ❑ (جامع الاصول، رقم: 4065) غیر مؤکدہ ❑ (ترمذی: 185-427-435، ابوداؤد: 127، بخاری 117) کے اہتمام کی عادت ڈالنی ہے۔

سنت 7: حسب توفیق نوافل کے اہتمام کی عادت ڈالنی ہے۔(جامع الاصول:7282-7055-7964)

اس ماہ کس کی عادت بنانی ہے؟ تہجد ❑ (ترمذی:3503، مسلم:1982) وتر سے پہلے چار رکعت ❑

اشراق ❑ (ترمذی:535) چاشت ❑ (ترمذی:475)

اوابین ❑ (ترمذی:399) تمام ❑ مزید ____________________

سنت 8: سنت کے مطابق نماز پڑھنے (جامع الاصول:3820) نماز میں ہاتھوں کو حرکت نہ دینے اور دل کو غافل ہونے سے بچانے کی عادت ڈالنی ہے۔(مومنون:2 جامع الاصول:7065-17)

(2) ذکر/تلاوت

سنت 9: 1) تلاوت کی عادت ڈالنی ہے۔(آل عمران:90 جامع الاصول:6240، ترمذی:2927)

مقدار یہ ہوگی: پاؤ ❑ نصف ❑ پارہ، تعداد ______________

2) نوافل میں لمبی تلاوت کی عادت ڈالنی ہے(جامع الاصول:1961-7297) مقدار ______________

3) کچھ تلاوت ان خاص آدب کے ساتھ (قرآن پاک میں دیکھ کر، دل و دماغ کو متوجہ کر کے، تدبر سے، نور ہدایت حاصل کرنے کے لیے آداب تلاوت کی رعایت کرتے ہوئے) (ص:29، محمد:24) کرنے کی عادت ڈالنی ہے ❑

سنت 10: مسنون سورتوں کی عادت ڈالنی ہے (سنن دارمی:3461، ترمذی:3404، شعب الایمان:2269) اس ماہ کس کی عادت بنانی ہے؟ یسین ❑ الم سجدہ ❑ ملک ❑ واقعۃ ❑ تمام ❑ مزید ____________________

(3) ذکر/دعا

سنت 11: اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینے۔(مسلم:850، نسائی:673) اور اذان کے بعد کی دعاؤں کا اہتمام کرنے کی عادت ڈالنی ہے۔(بخاری، 614، مسلم:849)

سنت 12: وضو کی دعاؤں کی عادت ڈالنی ہے۔❑ (ابوداؤد، رقم:169، مستدرک حاکم:564/1)

سنت 13: فرائض کے بعد کی مسنون دعاؤں کی عادت ڈالنی ہے۔(کتنی نمازوں میں اہتمام کیا)

(مسلم:1334-38-43-1325، عمل الیوم واللیلۃ:100، ابوداود:1522-23-760، مجمع الزوائد:10/145، بخاری:2822)

سنت 14: رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ کی جو دعائیں احادیث میں آئی ہیں سنن، نوافل میں ان کو پڑھنے کی عادت ڈالنی ہے۔(حصن المسلم)

سنت 15: 1) صبح وشام کی حفاظتی دعائیں پڑھنے کی عادت ڈالنی ہے ❑ (حصن المسلم)

2) فجر سے اشراق تک ❑ (مسلم، رقم: 1075) یا نماز فجر کے بعد سے ________ منٹ تک، عصر سے مغرب تک ❑ (ق: 39، طٰہ: 130) یا عصر کے بعد سے __________ منٹ تک ذکر کی عادت ڈالنی ہے۔

سنت 16: 1) کھانے، پینے/سونے، جاگنے/گھر میں داخل ہونے، نکلنے/سواری/سفر/بازار وغیرہ کی دعائیں اور مسنون اذکار واعمال کی عادت ڈالنی ہے ❑ (حصن المسلم)

2) مجلس کے اختتام کی دعا کی عادت ڈالنی ہے ❑ (ترمذی: 3433)

3) مسنون دعاؤں کی کتابوں میں جتنے موقع کے اذکار و دعائیں ہیں ان کی عادت ڈالنی ہے ❑ (حصن المسلم)

سنت 17: یومیہ دعاؤں کے لیے وقت نکالنے کی عادت ڈالنی ہے (معارف الحدیث 5/168) مقدار یہ ہوگی

____

سنت 18: ہر چھوٹے بڑے کام سے پہلے اور بعد میں ان اعمال کے ذریعہ رجوع الی اللہ کی عادت ڈالنی ہے ❑

(1) استخارہ (2) استعانت (اللہ سے مدد لینا) (3) استعاذہ (پناہ لینا) (4) تدبیر کے ساتھ توکل (5) پسندیدہ نتیجہ پر شکر (6) ناپسندیدہ پر صبر اللہ کے فیصلہ پر رضامندی

(فاطر: 15، جامع الاصول: 4357-9315، ترمذی: 3521، ابوداود: 5081، بقرۃ: 152-153)

سنت 19: (4) ذکر واذکار (احزاب: 41) ہر وقت تسبیح ساتھ رکھنے کی عادت ڈالنی ہے ❑

سنت 20: یومیہ اذکار کی عادت ڈالنی ہے۔ مقدار یہ ہوگی: تیسرا کلمہ __________ (مسلم، رقم: 2695) درود شریف __________ (مسلم، رقم: 384) استغفار __________ (مسلم: 2702)

مزید ____________________

سنت 21: 1) مسجد، گھر، دفتر، دکان، کام سے آتے جاتے راستے میں مسلسل اللہ کے ذکر کی عادت ڈالنی ہے ❑ (احزاب: 41)

2) ہر مجلس میں اللہ کے ذکر کی عادت ڈالنی ہے ❑ (ترمذی، رقم: 3380، ابوداود، رقم: 4855)

3) کھانے کے ہر لقمے، پانی کے ہر گھونٹ پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی عادت ڈالنی ہے ❑ (جامع الاصول: 2315)

4) ہر کام کرنے سے پہلے اچھی نیت کرنے کی عادت ڈالنی ہے ❑ (فیض القدیر:4153، بخاری:1)

5) دل، زبان ہر وقت اللہ کی یاد میں ہو، کسی وقت غافل نہ ہو، اس کی عادت ڈالنی ہے ❑ (اعراف:25)

سنت 22: سونے سے پہلے تھوڑی دیر مراقبہ کرنے کی عادت ڈالنی ہے، جس میں دن بھر کے کاموں کو سوچ کر نیکیوں، نعمتوں پر شکر اور گناہوں پر استغفار کرنا ہے۔ (ابراہیم:34، ترمذی، رقم:2459)

تیسرا معمول: دین سیکھانا، پھیلانا

سنت 23: دین سیکھانے کے لیے کتنا وقت نکالنا ہے یومیہ ____________ یا ہفتہ وار ____________

(معجم کبیر طبرانی، الترغیب:1/122)

سنت 24: تبلیغ: تبلیغ میں وقت لگانا ہے ❑ (بخاری، رقم:4086) کتنا؟ __________ پانچ اعمال (تعلیم، گشت، مشورہ، شب جمعہ، روزانہ وقت دینا) میں اہتمام سے جڑنا ہے ❑

سنت 25: گھر والوں کی تعلیم: (تحریم:6) گھر والوں کو کیا سیکھانا ہے؟ ________________________

پانچواں معمول: حقوق کی ادئیگی

سنت 26: ورزش کے اوقات (ترمذی، رقم:2413) ________________________________

سنت 27: عشاء کے بعد جلدی سونے (عشاء کی نماز کے _ _ _ _ _ منٹ بعد) کی عادت ڈالنی ہے۔ (جامع الاصول:4373)

سنت 28: والدین کو روزانہ وقت دینا __________ ان کاموں میں ہاتھ بٹانا ________________

(جامع الاصول:195-6)

سنت 29: رشتہ داروں/متعلقین (عیادت/تعزیت، خوشی/غمی میں شرکت) ان سے ملاقات کا نظم ________

(اسرء:26، مجمع الزوائد:13459)

چھٹا معمول: گناہوں سے حفاظت

سنت 30: گناہ ہونے کے بعد فوراً کسی نیکی (خاص طور سے صدقہ) کا اہتمام کیا ❑ (ہود:104) فوراً سچی توبہ کی ❑

سنت 31: گناہ چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ سے گڑ گڑا کر توفیق مانگی ❑ (ترمذی:3507)

سنت 32: جن مقامات، محفلیں، دوست واحباب، آلات کی صحبت گناہ کا سبب بنتی ہیں ان کو چھوڑنے اہتمام کیا❑
(جامع الاصول:109)

سنت 33: گناہوں کو چھوڑنے کے سلسلہ میں کسی اللہ والے سے رابطہ کیا اور اپنے حالات ان کو بتا کر ان کی باتوں پر عمل کیا❑(توبۃ:119)

سنت 34: گناہوں کا علم ہونے کے بعد ان کو روکنے کا اہتمام کیا ❑(جامع الاصول:111-117)

سنت 35: مباح کاموں یعنی کھانے پینے، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے، سونے،، فضول ملنے ملانے، گھومنے گھمانے میں کتنی خواہشات کو ترک کیا❑(مسلم:2822)

سنت 36: گناہوں کی خواہش نیز عبادات، اتباع، سنت، اخلاقیات میں رکاوٹ بننے والی کتنی خواہش کو ترک کیا❑(مسلم:2822)

سوکر اٹھنے، بیت الخلا جانے کی 19 سنتیں

سنت 1: سوکر اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرے، آنکھوں کو ملنا (شمائل ترمذی:155-156)

سنت 2: دعا پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ (بخاری:6324)

سنت 3: مسواک کرنا یہ اٹھنے کے بعد ہے۔ وضو میں دوبارہ کریں۔ (بخاری:245)

سنت 4: لباس، چپل پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا۔ (بخاری:5854)

سنت 5: جہاں بیت الخلا نہ ہو وہاں قضاء حاجت کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے دور جانا (ابوداؤد:1) نشیبی زمین میں جانا (نساء:43) نرم زمین میں جانا (ابوداؤد:3) کسی چیز کی آڑ میں جانا (ابوداؤد:35)

سنت 6: جس چیز پر اللہ کا نام ہو اسکو بیت الخلاء نہ لیجانا (ابوداؤد:19)

سنت 7: جوتے پہن کر سر ڈھانک کر بیت الخلاء جانا (ترمذی، بیہقی:455، طبقات ابن سعد:1/290)

سنت 8: بسم اللہ اور دعا پڑھ کر جانا بِسْمِ اللّٰهِ (ترمذی:606) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ الْخَبَائِثِ (بخاری:142)

سنت 9: بائیں قدم سے داخل ہونا (بخاری:5380)

سنت 10: بیٹھ کر تقاضہ کرنا (ترمذی:12)

سنت 11: قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ کرنا (ترمذی:8)

سنت 12: شلوار حتی الامکان نیچے بیٹھتے ہوئے اتارنا (ترمذی:14، ابوداؤد:14)

سنت 13: بیت الخلا میں نہ ذکر کرنا نہ کلام کرنا (ابوداؤد:15، مسلم:370)

سنت 14: پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا (ترمذی:70)

سنت 15: شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگانا (بخاری:5630)

سنت 16: ہاتھوں کو کلائی تک 3 بار دھو کر پھر پانی کے اندر ڈالنا (ترمذی:24)

سنت 17: استنجا پہلے ڈھیلوں (یا ٹشو) پھر پانی سے کرنا (مجمع الزوائد:1053، مصنف ابن ابی شیبہ:1634)

سنت18: دائیں پاؤں سے بیت الخلا سے باہر نکلنا (بخاری:5380)

اور دعا پڑھنا **غُفْرَانَكَ** (ابوداؤد:30) **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِي** (ابن ماجہ:301)

سنت19: بیت الخلا نہ ہو تو کسی آڑ میں استنجا سکھانا (ابوداؤد:35، ابن ماجہ:337)

غسل، وضو، اذان کے جواب کی 14 سنتیں (برائے خواتین)

سنت 1: صبح صادق کے بعد غسلِ واجب میں جلدی کرنا (شمائل:265، نسائی:262)

مسنون طریقہ سے غسل کرنا:

سنت 2: (1) دونوں ہاتھ کلائی تک 3 مرتبہ دھونا (بخاری: 257) (2) چھوٹا بڑا دونوں استنجا کا مقام دھونا چاہیے استنجاء کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ ہو (ابوداؤد:245) (3) بدن پر کسی جگہ اگر ناپاکی ہو تو اسے دور کرنا (بخاری:257) (4) مسنون طریقہ سے وضو کرنا (بخاری: 272) (5) پہلے سر پھر دائیں کندھے پھر بائیں پر پانی ڈالنا اسی ترتیب سے 3 بار کرنا (بخاری:258، مسلم:37)

سنت 3: بدن پونچھنا اور نہ پونچھنا دونوں مسنون ہیں جو بھی اختیار کریں سنت کی نیت سے کریں۔

(مسلم:336، ابوداؤد:5158,245)

سنت 4: اسی غسل سے نماز ادا کرنا (نئے وضو کی ضرورت نہیں) (ابوداؤد:250، ترمذی:107)

سنت 5: مسنون طریقہ سے وضو کرنا خاص طور سے جب نفس کو ناگوار ہو (مسلم:538، 597)

(1) نیت (بخاری:1) (2) تسمیہ (مسند احمد:12694، نسائی:78) (3) دونوں ہاتھ کلائی تک 3 مرتبہ دھونا (مسلم:538) (4) مسواک کرنا (بالشت سے لمبی انگلی سے موٹی نہ ہو) (بخاری: 887، مسلم:589) اگر کسی عورت کے مسوڑھے کمزور ہوں اور مسواک کا تحمل نہ ہو تو اس کے لیے دنداسہ وغیرہ کا استعمال مسواک کے قائم مقام ہے، شرط یہ ہے کہ مسواک کی نیت سے ایسی چیز استعمال کرے (ردالمحتار:115/1) (5) تین تین بار کلی/ ناک میں پانی ڈالنا/ چھنکنا/ منہ دھونا (بخاری: 164 مسلم:559-226,61) (6) ہاتھوں/ پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (ابوداؤد:142-145، مسند احمد:2604) (7) تمام سر/ کانوں کا مسح کرنا (مسح سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا) (مسلم:559، ابوداؤد:106,103) (8) اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا/ مل مل کر دھونا/ پے در پے دھونا ترتیب سے دھونا/ داہنی طرف سے دھونا (ابوداؤد:105-111-106، ترمذی:38، موطا مالک:73، ابن ماجہ:413-402-) (9) وضو کے درمیان کی دعا پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔ (عمل الیوم واللیلۃ:80)

سنت6: حضور ﷺ وضو میں ایک مُد (651.796 گرام یعنی ایک لیٹر سے کچھ کم) پانی استعمال کرتے تھے لہذا وضو میں حتی الامکان پانی کے اسراف سے بچیں۔ (بخاری:201)

سنت7: وضو کے بعد تشہد پڑھ کر یہ دُعا پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْن۔ (مسلم:234)

سنت8: تین اوقات مکروہہ (طلوع، زوال اور غروب) کے علاوہ وضو کے بعد تَحِیَّۃُ الْوضو پڑھنا (مسلم:540)

سنت9: تَحِیَّۃُ الْوضو کے بعد اپنے گناہوں کی معافی مانگنا (بیہقی فی شعب الایمان:6679)

سنت10: اذان سننے کے بعد گھریلو مشاغل کو اس طرح ترک کر دینا گویا ان سے کوئی سروکار ہی نہیں

(فیض القدیر:3/87رقم2821)

سنت11: اذان کا جواب دینا (ترمذی:3614)

سنت12: اس کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ (ترمذی:3614)

پھر یہ دعا پڑھیں

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا (مسلم:386)

پھر اپنی حاجات کے لیے ہاتھ اٹھائے بغیر دعا مانگیں کیونکہ یہ قبولیت کا وقت ہے۔ (ابوداؤد:524)

گھر میں نماز پڑھنا اور وہ بھی ایسی جگہ جہاں بالکل پردہ ہو (ابوداؤد:483)

سنت14: عورتوں کے حق میں افضل یہ ہے کہ فجر کی نماز ہمیشہ صبح صادق ہونے کے بعد جلد منہ اندھیرے پڑھیں اور بقیہ نمازوں میں مردوں کا انتظار کریں جب وہ جماعت سے فارغ ہو تو یہ نماز پڑھیں، بعض جگہ مردوں کی جماعت بہت دیر سے ہوتی ہے ان کی فراغت کا انتظار کرتے کرتے مکروہ وقت داخل ہونے کا اندیشہ ہونے لگتا ہے، ایسی جگہ انتظار کرنے کے بجائے خواتین مستحب وقت میں اپنی نماز ادا کر لیں۔ (ردالمحتار:1/366)

غسل، وضو، اذان، گھر سے مسجد تک کی 18 سنتیں (برائے حضرات)

سنت 1: صبح صادق کے بعد غسلِ واجب میں جلدی کرنا (شمائل:265، نسائی:262)

مسنون طریقہ سے غسل کرنا:

سنت 2: (1) دونوں ہاتھ کلائی تک 3 مرتبہ دھونا (بخاری:257) (2) چھوٹا بڑا دونوں استنجا کا مقام دھونا چاہے استنجاء کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ ہو (ابوداؤد:245) (3) بدن پر کسی جگہ اگر ناپاکی ہو تو اسے دور کرنا (بخاری:257) (4) مسنون طریقہ سے وضو کرنا (بخاری:272) (5) پہلے سر پھر دائیں کندھے پھر بائیں پر پانی ڈالنا اسی ترتیب سے 3 بار کرنا (بخاری:258، مسلم:37)

سنت 3: بدن پونچھنا اور نہ پونچھنا دونوں مسنون ہیں جو بھی اختیار کریں سنت کی نیت سے کریں۔

(مسلم:336، ابوداؤد:5158,245)

سنت 4: اسی غسل سے نماز ادا کرنا (نئے وضو کی ضرورت نہیں) (ابوداؤد:250، ترمذی:107)

سنت 5: گھر سے وضو کر کے نماز کے لیے جانا (بخاری:647)

مسنون طریقہ سے وضو کرنا:

سنت 6: خاص طور سے جب نفس کو ناگوار ہو (مسلم:538، 597)

(1) نیت (بخاری:1) (2) تسمیہ (مسند احمد:12694، نسائی:78) (3) دونوں ہاتھ کلائی تک مرتبہ دھونا (مسلم:538) (4) مسواک کرنا (بالشت سے لمبی انگلی سے موٹی نہ ہو) (بخاری:887، مسلم:589) (5) تین تین بار کلی/ ناک میں پانی ڈالنا/ چھنکنا/ منہ دھونا (بخاری:164 مسلم:559-226,61)

(6) داڑھی/ ہاتھوں/ پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (ابوداؤد:142-145، مسند احمد:2604) (7) تمام سر/ کانوں کا مسح کرنا (مسح سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا) (مسلم:559، ابوداؤد:106,103) (8) اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا/ مل مل کر دھونا/ پے در پے دھونا ترتیب سے دھونا/ داہنی طرف سے دھونا (ابوداؤد:105-111-106، ترمذی:38، موطا مالک:73، ابن ماجہ:413-402) (9) وضو کے درمیان کی دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ (عمل الیوم واللیلۃ:80)

سنت 7: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو میں ایک مُد (651.796 گرام یعنی ایک لیٹر سے کچھ کم) پانی استعمال کرتے تھے لہٰذا وضو میں حتی الامکان پانی کے اسراف سے بچیں۔ (بخاری:201)

سنت 8: وضو کے بعد تشہد پڑھ کر یہ دُعا پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ (مسلم:234)

سنت 9: تین اوقات مکروہہ (طلوع، زوال اور غروب) کے علاوہ وضو کے بعد تَحِیَّۃُ الْوضو پڑھنا۔ (مسلم:540)

تَحِیَّۃُ الْوضو کے بعد اپنے گناہوں کی معافی مانگنا (بیہقی فی شعب الایمان:6679)

سنت 11: اذان کا جواب دینا (ترمذی:3614)

سنت 12: اس کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ (ترمذی:3614)

- پھر یہ دعا پڑھنا:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا (مسلم:386)

- پھر اپنی حاجات کے لیے ہاتھ اٹھائے بغیر دعا مانگیں کیونکہ یہ قبولیت کا وقت ہے۔ (ابوداؤد:524)

سنت 13: اذان سننے کے بعد دنیاوی مشاغل کو اس طرح ترک کر دینا گویا ان سے کوئی سروکار ہی نہیں۔ (فیض القدیر:2821)

سنت 14: با جماعت، تکبیر اولی سے نماز پڑھنا (ترمذی:215,241)

سنت 15: گھر سے باہر نکل کر یہ دُعا پڑھنا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (ترمذی:3426)

- پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ (ابوداؤد:5094)

سنت 16: گھر سے چلتے وقت اصل اور مقدم نماز پڑھنے کی نیت رکھنا (بخاری:647)

سنت 17: راستہ میں چلتے ہوئے وہ دعا پڑھنا جس کے پڑھنے والے کے لیے 70 ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا فَاِنِّي لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (ابن ماجه:778)

پھر یہ دُعا پڑھیں خصوصاً فجر کی نماز کے لیے نکلتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا، وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا، وَأَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا، وَعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا، وَفِيْ دَمِيْ نُوْرًا، وَفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ وَزِدْنِيْ نُوْرًا، وَزِدْنِيْ نُوْرًا، وَزِدْنِيْ نُوْرًا وَهَبْ لِيْ نُوْرًا عَلٰى نُوْرٍ (بخاری:6316، حصن المسلم: دعاء الذهاب الى المسجد)

سنت 18: باوقار چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنا (ترمذی:3226، المعجم الکبیر للطبرانی:4796)

جمعہ کی 26 سنتیں

سنت 1: کثرت سے درود شریف پڑھنا۔ (مشکوٰۃ مع مظاہر حق:1361-66، ابن ماجہ، فضل الجمعۃ)

وضاحت: کثرت درود شریف کی مقدار کے بارے میں حضرت علماء کرام کے تین قول ہیں: جمعرات کے دن مغرب کے وقت سے جمعہ کے دن سورج غروب ہونے تک کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھنا یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ ایک ہزار مرتبہ پڑھنا، یہ درمیانہ درجہ ہے۔ تین ہزار مرتبہ پڑھنا، یہ اعلیٰ درجہ ہے۔

سنت 2: عشاء کی نماز میں سورۃ الجمعۃ اور سورۃ المنافقون پڑھنا۔ (سبل الھدیٰ:208/8)

سنت 3: جمعرات ہی سے صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا۔

ناخن کاٹنا۔ (بخاری مع الفتح، رقم:883،) مونچھیں کاٹنا (اور بہت زیادہ کاٹنا)۔ (بخاری مع الفتح، رقم:883)

خط بنوانا، شرعی حدود میں رہتے ہوئے۔ (جامع الاصول، ترمذی، رقم:2912)

زائد بالوں (زیر ناف/بغل) کی صفائی کرنا۔ (بخاری مع الفتح، رقم:883)

سنت 4: فجر کی نماز میں سورۃ الٓمٓ سجدۃ اور سورۃ الدھر پڑھنا۔ (بخاری، رقم:891)

سنت 5: جمعہ کے دن عبادت کی کثرت کرنا۔

جمعہ کے روز طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک چوپائے قیامت کے قائم ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔ لہٰذا اس پورے وقت میں جب حیوان قیامت کا خیال رکھتے ہیں اور اس سے خوفزدہ رہتے ہیں تو انسانوں کو بطریقہ اولیٰ جمعہ کے روز دن بھر خدا کی عبادت اور اس کے ذکر میں مشغول رہیں۔ (ترمذی، رقم:491، مشکوٰۃ، رقم:1359)

سنت 6: جمعہ کی نماز کا بہت زیادہ اہتمام کرنا کسی حال میں ترک نہ کرنا

سنت 7: جمعہ کے دن دعاء کی قبولیت کی مخصوص گھڑی کی تلاش میں رہنا۔

سنت 8: مسنون (اور خوب اچھے) طریقے سے غسل کرنا، مسواک بھی ضرور کرنا۔ (پورے ہفتے کے گناہوں کی معافی کے لیے شرط) (بخاری، رقم:880-81-83)

(1) دونوں ہاتھ کلائی تک 3 مرتبہ دھونا۔ (بخاری، رقم:257) (2) چھوٹا بڑا دونوں استنجا کا مقام دھونا چاہیے، استنجاء کی جگہ

پر نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔ (ابوداؤد، رقم:245) (3) بدن پر کسی جگہ اگر ناپاکی ہو تو اسے دور کرنا۔ (بخاری، رقم:257) (4) مسنون طریقہ سے وضو کرنا۔ (بخاری، رقم:272) (5) پہلے سر پھر دائیں کندھے پھر بائیں پر پانی ڈالنا اسی ترتیب سے 3 بار کرنا۔ (بخاری، رقم:258، مسلم، رقم:37)

سنت 9: عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننا، خوشبو لگانا۔ نیز: سفید کپڑے پہننا۔ (ابوداؤد، رقم:1078)

نوٹ: امام ان چیزوں کا اور زیادہ اہتمام کرے۔ (کویتیہ، تزین، فقرہ:11)

سنت 10: سر اور داڑھی کے بالوں میں تیل لگانا۔ (بخاری مع الفتح، رقم:883، ابوداؤد مع البذل، رقم:353، بیہقی، رقم:2988، مؤطا امام مالک) بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل ڈال کر پہلے ابروؤں، پھر پلکوں، پھر سر/ داڑھی پر لگانا، (شیرازی، عزیزی) جب خوشبو دار تیل آپ کو پیش کیا جاتا تو پہلے آپ اس میں انگلیاں ڈبوتے پھر جہاں لگانے ہوتا انگلیوں سے استعمال فرماتے۔ (ابن عساکر)

سنت 11: سر اور داڑھی میں کنگھا کرنا، جب کنگھا کرنا ہو تو پہلے دائیں جانب سے کرنا۔ (بخاری مع الفتح، رقم:883) کنگھا کرتے ہوئے یا حسب ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دعا پڑھنا: "أَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ" (مشکوٰۃ)

سنت 12: جمعہ کی نماز کے لیے جلد سے جلد مسجد پہنچنا (سورۂ جمعہ:9) کوشش کر کے زوال سے کچھ پہلے ہی پہنچنا۔ (1) جس ترتیب سے نمازی آتے ہیں اسی ترتیب سے قیامت کے دن دربار الٰہی میں جگہ ملے گی۔ (ابن ماجہ، رقم:1094) نیز: اسی ترتیب سے فرشتے نام لکھتے ہیں۔ سب سے پہلا سب سے افضل شمار ہوتا ہے اور اس کو مکہ کے فقیروں پر اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے، بعد والے کو گائے، پھر دنبہ، پھر مرغی اور پھر انڈہ کا ثواب ملتا ہے۔

(مشکوٰۃ مع مظاہر حق، رقم:1384، بخاری، رقم:881)

(2) جلدی جانے والے کو ہر قدم پر ایک سال کے روزے ایک سال کی رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

(مشکوٰۃ، رقم:1388)

(فضائل کے باب میں اس سے زیادہ ثواب والی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔ (مرقاۃ))

سنت 13: سکون و وقار کے ساتھ پیدل مسجد جانا۔ ہر قدم پر ایک سال کے روزے ایک سال کی رات کی عبادت کا ثواب ہے۔ (مشکوٰۃ، رقم:1388)

مسجد دور ہونے کی صورت میں سواری پر بھی جا سکتے ہیں۔ مجبوری میں مذکورہ ثواب ملنے کی امید ہے۔ کیونکہ ثواب

عطا کرنے والی ذات بہت کریم ہے۔ (رسائل جمعہ:39)

سنت 14: اگر صفیں پر ہیں تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھنا۔ ایسا کرنے والے اپنے لیے جہنم کا راستہ آسان کرتے ہیں، ان کو جہنم کا پل بنایا جائے گا، جہنمی ان کو روندتے ہوئے جہنم میں جائیں گے۔

(ابوداؤد، رقم:1118، بخاری مع الفتح، رقم:883)

سنت 15: دو آدمیوں کے درمیان اگر جگہ نہ ہو تو وہاں گھس کر نہ بیٹھنا۔

(بخاری مع الفتح، رقم:883، مشکوٰۃ مع مظاہر حق، رقم:1381)

سنت 16: جو پہلے سے بیٹھا ہوا ہو اس کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھنا۔

(کویتیہ تخطی الرقاب، فقرہ:6، مسلم مع روایات، ابوداؤد، مشکوٰۃ مع مظاہر حق، رقم:1386)

سنت 17: حسب توفیق نوافل (تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو، صلاۃ التسبیح، جمعہ کی سنن/ قضا نمازیں وغیرہ) پڑھنا۔ (جمعہ سے جمعہ گناہوں کی معافی کے لیے یہ شرط ہے) (بخاری مع الفتح، رقم:883، مشکوٰۃ مع مظاہر حق، رقم:1381، کویتیہ، صلاۃ التسبیح)

سنت 18: امام کے قریب بیٹھنا۔ (مشکوٰۃ مع مظاہر، رقم:1388-91، ابوداؤد مع درمنضود، رقم:1108)

خیر کے کاموں میں بلا عذر تاخیر کرنے والے جنت میں دیر سے داخل ہوں گے، جنت کے اونچے درجات سے محروم رہیں گے۔

سنت 19: جمعہ کی نماز سے پہلے صفوں میں قبلہ رخ بیٹھیں حلقہ بنا کر نہ بیٹھنا۔

(ابوداؤد مع درمنضود، رقم:1079، جامع الاصول، رقم:4002، مشکوٰۃ، رقم:1414)

سنت 20: جمعہ کی نماز کے لیے جاتے ہوئے ایسے ہی نماز جمعہ سے پہلے انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر نہ بیٹھنا۔ (بخاری، رقم:659، مسلم، رقم:275)

سنت 21: بیٹھے بیٹھے اونگھ آنے لگے اور ابھی خطبہ شروع نہ ہوا ہو تو جگہ بدلنا۔

(ابوداؤد، رقم:1119، ترمذی، رقم:526، مشکوٰۃ، رقم:1394)

سنت 22: خطبہ بیٹھ کر سننا۔ (ابوداؤد، رقم:1091، مشکوٰۃ، رقم:1418)

سنت 23: خطبہ کے وقت (اچھی، بری ہر بات سے) خاموش رہنا اور خطبہ کو غور سے سننا۔ کوئی فضول کام (کپڑوں، بالوں سے کھیلنا وغیرہ) نہ کرنا۔ عین خطبہ کے وقت خاص طور سے گوٹ مار کر بیٹھنا بھی منع ہے یعنی اکڑو بیٹھ کر سرین زمین پر ٹیک کر کپڑوں یا ہاتھوں کے ذریعہ دونوں گھٹنے اور رانیں پیٹھ کے ساتھ ملا لینا۔ (مظاہر حق:1/879، درمنضود:439)

جمعہ سے جمعہ گناہوں کی معافی ان چیزوں سے بچنے پر موقوف ہے۔(مشکوۃ رقم:1381)

فضول کام کرنے والے کو جمعہ کا مکمل ثواب نہیں ملتا۔(مشکوۃ مع مظاہر حق:1383-85-97)

خطبہ کے وقت بات چیت کرنے والے کو حضور نے اسی گدھے سے تشبیہ دی جس کی پیٹھ پر کتابیں لاد دی گئی ہوں۔

(مشکوۃ، رقم:1397)

سنت 24: سورۂ کہف پڑھنا: جمعہ کے دن جو سورۂ کہف پڑھے گا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔اس کے لیے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ کی تمام خطایا (صغیرہ) اس کے معاف ہوجائیں گے۔

سنت 25: جمعہ کے دن عصر کی نماز جس جگہ پڑھی ہے وہی بیٹھے بیٹھے اسّی (80) مرتبہ درج ذیل درود پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا۔

فضیلت: اس کے اسی (80) سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اسّی (80) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔(فضائل درود شریف، شیخ الحدیث مولانا ذکریاؒ)

سنت 26: جس شخص نے پانچ اعمال ایک دن (جمعہ) میں کیے اللہ تعالیٰ اسے جنت والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ (1) بیمار کی عیادت کی (2) جنازے میں شرکت کی (3) روزہ رکھا (4) جمعہ کی نماز کے لیے گیا (5) غلام آزاد کیا (یا صدقہ کیا)۔(مسلم، رقم:6128، ترمذی:742)

رمضان کی 46 سنتیں (برائے مرد)

❑ سحری تا فجر

سنت 1: سحری سے کتنی دیر قبل اٹھنا ہے۔

سنت 2: اٹھتے ہی مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے

- سو کر اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرے، آنکھوں کو ملنا (شمائل ترمذی:155-156)
- دعا پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری:6324)
- مسواک کرنا یہ اٹھنے کے بعد ہے۔ وضو میں دوبارہ کریں (بخاری:245)
- لباس، چپل پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا (بخاری:5854)

سنت 3:

- جہاں بیت الخلا نہ ہو وہاں قضاء حاجت کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے دور جانا (ابوداؤد:1) نشیبی زمین میں جانا (نساء:43) نرم زمین میں جانا (ابوداؤد:3) کسی چیز کی آڑ میں کرنا (ابوداؤد:35)
- جس چیز پر اللہ کا نام ہو اسکو بیت الخلاء میں نہ لیجانا (ابوداؤد:19)
- جوتے پہن کر سر ڈھانک کر بیت الخلاء جانا (ترمذی، بیہقی:455، طبقات ابن سعد:1/290)
- بسم اللہ اور دعا پڑھ کر جانا بِسْمِ اللّٰہِ (ترمذی:606) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ الْخَبَائِثِ (بخاری:142)
- بائیں قدم سے داخل ہونا (بخاری:5380)
- بیٹھ کر تقاضہ کرنا (ترمذی:12)
- قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ کرنا (ترمذی:8)
- شلوار حتی الامکان نیچے بیٹھتے ہوئے اتارنا (ترمذی:14، ابوداؤد:14)
- بیت الخلا میں نہ ذکر کرنا نہ کلام کرنا (ابوداؤد:15، مسلم:370)
- پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا (ترمذی:70) • شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگانا (بخاری:5630)

- ہاتھوں کو کلائی تک 3 بار دھو کر پھر پانی کے اندر ڈالنا (ترمذی:24)
- استنجا پہلے ڈھیلوں (یا ٹشو) پھر پانی سے کرنا (مجمع الزوائد:1053، مصنف ابن ابی شیبہ:1634)
- دائیں پاؤں سے بیت الخلا سے باہر نکلنا (بخاری:5380)

اور دعا پڑھنا غُفْرَانَکَ (ابوداؤد:30) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِی (ابن ماجہ:301)

- بیت الخلا نہ ہو تو کسی آڑ میں استنجا سکھانا۔ (ابوداؤد:35، ابن ماجہ:337)

سنت 4:

- گھر سے وضو کر کے نماز کے لیے جانا (بخاری:647)
- مسنون طریقہ سے وضو کرنا خاص طور سے جب نفس کو ناگوار ہو (مسلم:538، 597)

(1) نیت (بخاری:1) (2) تسمیہ (مسند احمد:12694، نسائی:78) (3) دونوں ہاتھ کلائی تک مرتبہ دھونا (مسلم:538)
(4) مسواک کرنا (بالشت سے لمبی، انگلی سے موٹی نہ ہو) (بخاری:887، مسلم:589) (5) تین تین بار کلی/ ناک میں پانی ڈالنا/ چھنکنا / منہ دھونا (بخاری: 164 مسلم: 226, 61-559) (6) داڑھی / ہاتھوں/ پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (ابوداؤد:145-142، مسند احمد:2604) (7) تمام سر/ کانوں کا مسح کرنا (مسح سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا) (مسلم:559، ابوداؤد:103,106) (8) اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا/ مل مل کر دھونا/ پے در پے دھونا ترتیب سے دھونا/ داہنی طرف سے دھونا۔ (ابوداؤد:106-111-105، ترمذی:38، موطا مالک:73، ابن ماجہ:-402-413)

(9) وضو کے درمیان کی دعا پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔ (عمل الیوم واللیلۃ:80)

سنت 5: تہجد میں یہ اعمال کرنے ہیں

تہجد _____ رکعتیں، دعا کم از کم _____ منٹ۔

استغفار کم از کم ایک تسبیح۔ تلاوت کم از کم _____ منٹ۔

سنت 6: سحری میں

غذا کی مقدار نہ بہت زیادہ نہ بہت کم ہو۔ سحری کے وقت میں احتیاط کو ملحوظ رکھنا۔

سحری کھاتے وقت ذکر و استغفار، مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے۔

سنت 7: اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینا ہے اور اذان کے بعد کی دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے ❑

اذان سے ________ منٹ پہلے یا اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کرنی ہے۔❑

سنت 8: مسجد میں داخل ہوتے وقت مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے۔

الٹا پیر جوتے سے نکال کر سیدھے پیر سے مسجد میں داخل ہونا (الترغیب)

دعا پڑھ کر داخل ہونا

داخل ہونے کے بعد کی دعا پڑھنا (الترغیب)

اعوذ باللہ اعظیم و بوجھہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم

مسجد کے احترام کے خلاف کوئی کام نہ کرنا (طبرانی، احمد)

گانا گانا، قبلہ رو تھوکنا، بلاضرورت شدیدہ دنیا کی باتیں کرنا۔ باہر گم ہوجانے والی چیز کو تلاش کرنا اس کا اعلان۔ زور سے تلاوت ذکر کرنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔ بدن کپڑے وغیرہ سے کھیلنا۔ انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا چٹخانا۔ قبلہ رو پیر پھلانا۔

سنت 9: سنتوں اور جماعت کے درمیان

دعاء ومناجات❑ تلاوت کرنی ہے ____ ❑ صبح کی مسنون دعاوں کا اہتمام کرنا ہے❑ اہم تسبیحات کرنی ہیں❑

سنت 10: صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام

سنت 11: سفرض نماز کے بعد کے مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے❑

سنت 12: عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے فجر کے بعد بیان/ درس میں شرکت کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے

سنت 13: صبح کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح) کا اہتمام کرنا ہے۔

❑ **فجر تا اشراق**

سنت 14: اشراق تک اعمال میں مشغول ہونا اور نماز اشراق❑ کم از کم ________ منٹ تک اعمال میں مشغول رہنا ہے۔ فجر تا اشراق تلاوت کی مقدار ________

❑اشراق تا ظہر

سنت15: صبح جلدی ٹھنڈے وقت میں کام شروع کرنا ہے❑___________ بجے تک آرام پھر کام۔

سنت16: چاشت کی نماز❑

سنت17: دوران کام اچھی نیت، اتباع سنت، حسب سہولت ذکرواذکار کا اہتمام کرنا ہے۔

سنت18: اشراق تا ظہر تلاوت کی مقدار_______________________

سنت19: اشراق تا ظہر ذکرواذکار کے معمولات____________________

❑ظہر تا عصر

سنت20: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت21: ظہر تا عصر تلاوت کی مقدار__________________

سنت22: ظہر تا عصر آرام کتنی دیر__________________

❑عصر تا مغرب

سنت23: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت24: عصر تا مغرب پورا وقت مسجد میں گزارنا ہے q عصر کے بعد___________ منٹ مسجد میں

سنت25: عصر تا مغرب تلاوت کی مقدار_________________

سنت26: عصر تا مغرب ذکرواذکار__________ منٹ دعاء ومناجات___________ منٹ

❑مغرب تا عشاء

سنت27: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت28: اوابین کی کم از کم 6 رکعتیں❑ 12 رکعتیں پڑھنی ہیں❑

سنت29: شام کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، تیسرا

کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح)

سنت 30: مغرب تا عشاء تلاوت کی مقدار ________________

سنت 31: مسنون سورتیں پڑھنی ہیں سورہ واقعہ ❑ ملک ❑ دخان ❑ الم سجدہ ❑

سنت 32: آرام کتنی دیر ________ (اچھی نیت اتباع سنت کے ساتھ)

❑ عشاء تا سونا

سنت 33: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت 34: تراویح کا اہتمام کرنا ہے۔

پورے ماہ کرنا ہے۔ مکمل قرآن ختم کرنا ہے۔ تجوید سے پڑھنے والے کے پیچھے پڑھنا ہے۔

سنت 35: عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے تراویح کے بعد بیان/ درس میں شرکت کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑

سنت 36: تراویح کے بعد لایعنی فضول کاموں، باتوں سے بچنا ہے۔

سنت 37: تہجد کی نیت سے جلد سونا ہے ❑ پوری رات جاگنا ہے ❑ _____ بجے تک اعمال میں مشغول رہنا ہے

سنت 38: اپنے ملازموں پر اس مہینہ تخفیف اور آسانی کرنی ہے۔

سنت 39: یہ مہینہ صبر کا ہے اگر روزہ میں کچھ تکلیف ہو تو اسے ذوق شوق سے برداشت کرنا۔ لڑائی جھگڑے، بحث و تکرار سے بچنا ہے۔

سنت 40: تمام گناہوں سے خاص طور سے ان گناہوں سے بہت بچنا ہے۔

بدنظری، غلط تعلقات، بدزبانی، غیبت، جھوٹ، دھوکہ، غلط بیانی، فرائض نماز، روزہ، جماعت، تراویح چھوڑنا، ان میں غفلت کرنا۔

سنت 41: صلہ رحمی کرنا، قطع رحمی نہ کرنا جن احباب سے تعلق ٹوٹا ہوا ان سے تعلق بحال کرنا۔

سنت 42: رمضان صدقات و خیرات کا مہینہ ہے لہٰذا رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ و خیرات کا روزانہ اور زیادہ اہتمام کرنا ہے۔

سنت 43: لوگوں کو حسب توفیق افطاری کرانی ہے۔

سنت44: دین سیکھنے کی کوئی نہ کوئی شکل روزانہ اختیار کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑ **وقت**___ **تا**______

علماء سے براہ راست سیکھنا ہے ❑ **وقت**______ **تا**______

آن لائن سیکھنا ہے ❑ **وقت**______ **تا**______

بیانات میں شریک ہوکر سیکھنا ہے ❑ **وقت**______ **تا**______

ریکارڈ بیانات/ کلاسیں سن کر سیکھنا ہے ❑ **وقت**______ **تا**______

مستند کتابوں کے مطالعہ سے سیکھنا ہے ❑ **وقت**______ **تا**______

علماء سے پوچھ پوچھ کر سیکھنا ہے ❑ **وقت**______ **تا**______

سنت42: روزانہ گھر والوں کو دین سیکھانا ہے **وقت**______ **تا**______

دین کی محنت کیلئے روزانہ وقت نکالنا ہے ______ **تا**______

سنت46: آخری عشرہ میں 10 روزہ اعتکاف کرنا ہے ❑ ________ روزہ نفلی اعتکاف کرنا ہے ❑ کم از کم یہ اوقات ______ تا ______ مسجد میں گزارنے ہیں۔

رمضان کی 45 سنتیں (برائے خواتین)

❑ سحری تا فجر

سنت 1: سحری سے کتنی دیر قبل اٹھنا ہے

سنت 2: اٹھتے ہی مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے

- سو کر اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرے، آنکھوں کو ملنا (شمائل ترمذی:155-156)
- دعا پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری:6324)
- مسواک کرنا یہ اٹھنے کے بعد ہے۔وضو میں دوبارہ کریں (بخاری:245)
- لباس، چپل پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا (بخاری:5854)

سنت 3: جہاں بیت الخلا نہ ہو وہاں قضاء حاجت کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے دور جانا (ابوداؤد:1) نشیبی زمین میں جانا (نساء:43) نرم زمین میں جانا (ابوداؤد:3) کسی چیز کی آڑ میں کرنا (ابوداؤد:35)

- جس چیز پر اللہ کا نام ہو اسکو بیت الخلاء میں نہ لیجانا (ابوداؤد:19)
- جوتے پہن کر سر ڈھانک کر بیت الخلاء جانا (ترمذی، بیہقی:455، طبقات ابن سعد:1/290)
- بسم اللہ اور دعا پڑھ کر جانا بِسْمِ اللّٰہِ (ترمذی:606) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ الْخَبَائِثِ (بخاری:142)
- بائیں قدم سے داخل ہونا (بخاری:5380)
- بیٹھ کر تقاضہ کرنا (ترمذی:12)
- قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ کرنا (ترمذی:8)
- شلوار حتی الامکان نیچے بیٹھتے ہوئے اتارنا (ترمذی:14، ابوداؤد:14)
- بیت الخلا میں نہ ذکر کرنا نہ کلام کرنا (ابوداؤد:15، مسلم:370)
- پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا (ترمذی:70)
- شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگانا (بخاری:5630)

- ہاتھوں کو کلائی تک 3 بار دھو کر پھر پانی کے اندر ڈالنا (ترمذی:24)
- استنجا پہلے ڈھیلوں (یا ٹشو) پھر پانی سے کرنا۔ (مجمع الزوائد:1053، مصنف ابن ابی شیبہ:1634)
- دائیں پاؤں سے بیت الخلا سے باہر نکلنا (بخاری:5380)

اور دعا پڑھنا غُفْرَانَكَ (ابوداؤد:30) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (ابن ماجہ:301)

سنت 4: مسنون طریقہ سے وضو کرنا خاص طور سے جب نفس کو ناگوار ہو (مسلم:538،597)

(1) نیت (بخاری:1) (2) تسمیہ (مسند احمد:12694، نسائی:78) (3) دونوں ہاتھ کلائی تک مرتبہ دھونا (مسلم:538) (4) مسواک کرنا (بالشت سے لمبی، انگلی سے موٹی نہ ہو) (بخاری: 887، مسلم:589) (5) تین تین بار کلی/ ناک میں پانی ڈالنا/ چھنکنا / منہ دھونا (بخاری: 164 مسلم: 559-61,226) (6) ہاتھوں/ پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (ابوداؤد:142-145، مسند احمد:2604) (7) تمام سر/ کانوں کا مسح کرنا (مسح سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا) (مسلم:559، ابوداؤد:106,103) (8) اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا/ مل مل کر دھونا/ پے در پے دھونا ترتیب سے دھونا/ داہنی طرف سے دھونا (ابوداؤد:105-111-106، ترمذی:38، موطا مالک:73، ابن ماجہ:413-402-)

(9) وضو کے درمیان کی دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

(عمل الیوم واللیلۃ:80)

سنت 4: تہجد میں یہ اعمال کرنے ہیں

تہجد _________ رکعتیں، دعا کم از کم _________ منٹ۔

استغفار کم از کم ایک تسبیح۔ تلاوت کم از کم _________ منٹ۔

سحری میں

سنت 5: سحری کب بنانی ہے؟ وقت _________ تا _________

سحری بناتے وقت اور کھاتے وقت ذکر و استغفار اور مسنون اعمال کا اہتمام کریں

اذان اور نماز کے درمیان

سنت 6: اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینا ہے اور اذان کے بعد کی دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے ❑

اذان سننے کے بعد گھریلو مشاغل کو اس طرح ترک کردینا گویا ان سے کوئی سروکار ہی نہیں (فیض القدیر:3/87 رقم 2821)

اذان سے ________ منٹ پہلے یا اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کرنی ہے۔❑

سنت 8: دعاء ومناجات ❑ تلاوت کرنی ہے __________ ❑ صبح کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے ❑ اہم تسبیحات کرنی ہیں ❑

سنت 9: اول وقت اور وقت طے کر کے نماز کا اہتمام کرنا ہے

سنت 10: فرض نماز کے بعد کے مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے ❑

سنت 11: عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے فجر کے بعد تعلیم کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑

سنت 12: صبح کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح) کا اہتمام کرنا ہے۔

❑ **فجر تا اشراق**

سنت 13: اشراق تک اعمال میں مشغول ہونا اور نماز اشراق ❑ کم از کم ________ منٹ تک اعمال میں مشغول رہنا ہے۔ فجر تا اشراق تلاوت کی مقدار ________

❑ **اشراق تا ظہر**

سنت 14: چاشت کی نماز ❑

سنت 15: گھریلو کاموں کے دوران اچھی نیت، اتباع سنت، حسب سہولت ذکر واذکار کا اہتمام کرنا ہے۔

سنت 16: اشراق تا ظہر تلاوت کی مقدار ________

سنت 17: اشراق تا ظہر ذکر واذکار کے معمولات ________

❑ **ظہر تا عصر**

سنت 18: اذان، اول وقت میں نماز کا اہتمام، فرض نماز کے مسنون اذکار وغیرہ کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت 19: ظہر تا عصر تلاوت کی مقدار ________

سنت 20: ظہر تا عصر آرام کتنی دیر ________

سنت 21: افطاری کب بنانی ہے؟ وقت ______ تا ______

❑ عصر تا مغرب

سنت 22: اذان، اول وقت میں نماز، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات وغیرہ کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت 23: عصر تا مغرب پورا وقت مصلی پر گزارنا ہے ❑ عصر کے بعد ______ منٹ مصلی پر

سنت 24: عصر تا مغرب تلاوت کی مقدار ______

سنت 25: عصر تا مغرب ذکر و اذکار ______ منٹ دعاء و مناجات ______ منٹ

❑ مغرب تا عشاء

سنت 26: اذان، اول وقت میں نماز، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات وغیرہ کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت 27: اوابین کی کم از کم 6 رکعتیں ❑ 12 رکعتیں پڑھنی ہیں ❑

سنت 28: شام کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح)

سنت 29: مغرب تا عشاء تلاوت کی مقدار ______

سنت 30: مسنون سورتیں پڑھنی ہیں سورہ واقعہ ❑ ملک ❑ دخان ❑ الم سجدہ ❑

سنت 31: آرام کتنی دیر ______ (اچھی نیت اتباع سنت کے ساتھ)

❑ عشاء تا آرام

سنت 32: اذان، اول وقت میں نماز کا اہتمام، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت 33: تراویح کا اہتمام کرنا ہے۔ پورے ماہ کرنا ہے۔ مکمل قرآن ختم کرنا ہے۔ (خصوصاً حافظہ)

سنت 34: عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے تراویح کے بعد تعلیم میں شرکت کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑

سنت 35: تراویح کے بعد لایعنی فضول کاموں، باتوں سے بچنا ہے۔

سنت 36: تہجد کی نیت سے جلد سونا ہے ❑ پوری رات جاگنا ہے ❑ ______ بجے تک اعمال میں مشغول رہنا ہے۔

سنت 37: اپنے ملازموں (ماسی وغیرہ) پر اس مہینہ تخفیف اور آسانی کرنی ہے۔

سنت 38: یہ مہینہ صبر کا ہے اگر روزہ میں کچھ تکلیف ہو تو اسے ذوق شوق سے برداشت کرنا۔لڑائی جھگڑے، بحث وتکرار سے بچنا ہے۔

سنت39: تمام گناہوں سے خاص طور سے ان گناہوں سے بہت بچنا ہے۔

بدنظری، غلط تعلقات، بدزبانی، غیبت، جھوٹ، دھوکہ، غلط بیانی، فرائض نماز، روزہ، جماعت، تراویح چھوڑنا، ان میں غفلت کرنا۔

سنت40: صلہ رحمی کرنا، قطع رحمی نہ کرنا جن احباب سے تعلق ٹوٹا ہوا ان سے تعلق بحال کرنا ہے۔

سنت 41: رمضان صدقات وخیرات کا مہینہ ہے لہٰذا رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ و خیرات کا روزانہ اور زیادہ اہتمام کرنا ہے۔

سنت42: لوگوں کو حسب توفیق افطاری کرانی ہے۔

سنت43: دین سیکھنے کی کوئی نہ کوئی شکل روزانہ اختیار کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑ علماء سے براہ راست ❑ آن لائن ❑ بیانات میں شریک ہو کر ❑ ریکارڈ بیانات/ کلاسیں سن کر ❑ مستند کتابوں کے مطالعہ سے ❑ علماء سے پوچھ پوچھ کر ❑ وقت ________ تا ________

سنت44: روزانہ گھر والوں کو دین سیکھانا ہے وقت ________ تا ________

دین کی محنت کیلئے روزانہ وقت نکالنا ہے وقت ________ تا ________

سنت45: آخری عشرہ میں 10 روزہ اعتکاف کرنا ہے ❑ __________ روز نفلی اعتکاف کرنا ہے ❑ کم از کم یہ اوقات ______ تا ______ خلوت میں مصلی پر گزارنے ہیں۔

اعتکاف کی 46 سنتیں

نوٹ: اس خود احتسابی تربیتی جائزے میں کل 46 معمولات ہیں۔ اگر تمام معمولات کو بیک وقت عمل میں لانا مشکل ہو تو حسب ہمت کچھ معمولات کا انتخاب کریں۔ اس کے لیے ❑ میں نشان لگائیں۔

سحری تا فجر

سنت 1: سحری سے قبل اٹھنے کا اہتما کرنا ہے

کتنی دیر قبل اٹھنا ہے؟ طے کرلیں: ________________

سنت 2: سوکر اٹھنے کی سنتوں کا اہتمام کرنا ہے

- سوکر اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرے، آنکھوں کو ملیں۔ (شمائل ترمذی:155-156)
- دعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ (بخاری:6324)
- مسواک کریں یہ اٹھنے کے بعد ہے۔ وضو میں دوبارہ کریں۔ (بخاری:245)
- لباس، چپل پہنتے وقت دائیں طرف سے پہنیں۔ (بخاری:5854)

سنت 3: بیت الخلاء کی سنتوں کا اہتمام کرنا ہے

- جہاں بیت الخلا نہ ہو وہاں قضاء حاجت کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے دور جانا۔ (ابوداؤد:1) نشیبی زمین میں جانا۔ (نساء:43) نرم زمین میں جانا۔ (ابوداؤد:3) کسی چیز کی آڑ میں جانا۔ (ابوداؤد:35)
- جس چیز پر اللہ کا نام ہو اسکو بیت الخلاء میں نہ لیجانا۔ (ابوداؤد:19)
- جوتے پہن کر سر ڈھانک کر بیت الخلاء جانا۔ (ترمذی، بیہقی:455، طبقاتِ ابن سعد:1/290)
- بسم اللہ اور دعا پڑھ کر جانا:

  بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ الْخَبَائِثِ۔ (ترمذی:606، بخاری:142)
- بائیں قدم سے داخل ہونا۔ (بخاری:5380)
- بیٹھ کر تقاضہ کرنا۔ (ترمذی:12)

- قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ کرنا۔ (ترمذی:8)
- شلوار حتی الامکان نیچے بیٹھتے ہوئے اتانا۔ (ترمذی:14، ابوداؤد:14)
- بیت الخلا میں نہ ذکر کرنا نہ کلام کرنا۔ (ابوداؤد:15، مسلم:370)
- پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا۔ (ترمذی:70)
- شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگانا۔ (بخاری:5630)
- ہاتھوں کو کلائی تک 3 بار دھو کر پھر پانی کے اندر ڈالنا۔ (ترمذی:24)
- استنجا پہلے ڈھیلوں (یا ٹشو) پھر پانی سے کرنا۔ (مجمع الزوائد:1053، مصنف ابن ابی شیبہ:1634)
- دائیں پاؤں سے بیت الخلا سے باہر نکلنا۔ (بخاری:5380)

دعا پڑھنا: غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ۔ (ابوداؤد:30، ابن ماجہ:301)

- بیت الخلا نہ ہو تو کسی آڑ میں استنجا سکھانا۔ (ابوداؤد:35، ابن ماجہ:337)

سنت 4: وضو کی سنتوں کا اہتمام کرنا ہے

- گھر سے وضو کر کے نماز کے لیے جانا۔ (بخاری:647)
- مسنون طریقہ سے وضو کرنا خاص طور سے جب نفس کو ناگوار ہو۔ (مسلم:538، 597)

وضو کی سنتیں:

1) نیت (بخاری:1) 2) تسمیہ (مسند احمد:12694، نسائی:78)

3) دونوں ہاتھ کلائی تک مرتبہ دھونا (مسلم:538)

4) مسواک کرنا (بالشت سے لمبی، انگلی سے موٹی نہ ہو) (بخاری:887، مسلم:589)

5) تین تین بار کلی/ ناک میں پانی ڈالنا/ چھنکنا/ منہ دھونا (بخاری:164، مسلم:559-61,226)

6) داڑھی/ ہاتھوں/ پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (ابوداؤد:145-142، مسند احمد:2604)

7) تمام سر/ کانوں کا مسح کرنا (مسح سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا) (مسلم:559، ابوداؤد:103,106)

8) اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا/ مل مل کر دھونا/ پے در پے دھونا ترتیب سے دھونا/ داہنی طرف سے دھونا (ابوداؤد:106-111-105، ترمذی:38، موطا مالک:73، ابن ماجہ:-402-413) 9) وضو کے درمیان کی دعا پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔(عمل الیوم واللیلۃ:80)

سنت 5: تہجد میں ان اعمال کا اہتمام کرنا ہے

1) تہجد______رکعتیں 2) دعا کم از کم_____منٹ

3) استغفار کم از کم ایک تسبیح 4) تلاوت کم از کم____منٹ

تہجد کی فضیلت: اللہ تعالیٰ بندے سے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری درمیانی حصے میں ہوتا ہے۔(ترمذی: رقم 3503) فرض نماز کے بعد سب سے افضل درمیان رات کی نماز ہے (یعنی تہجد)۔(مسلم: رقم 1982) تہجد صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے اور قُربِ الٰہی کا خاص وسیلہ ہے اور وہ گناہوں کے برے اثرات کو مٹانے والی اور معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔ (المستدرک حاکم: رقم 1156)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو اس بندے پر جو رات کو اٹھا اور اس نے نماز تہجد پڑھی۔

(ابوداؤد: رقم 1113، نسائی: رقم 1592)

تہجد کا وقت: رات کا آدھا حصہ گزرنے کے بعد ہے۔(کویتیہ، تہجد، فقرۃ:5)

تعداد رکعات: کم سے کم 2 رکعات زیادہ سے زیادہ 8 رکعات ہیں۔(کویتیہ، تہجد، فقرۃ:6-7)

تہجد کی قضا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو سوتا رہ گیا اپنے مقررہ ورد سے یا اس کے کسی جز سے پھر اس نے اس کو پڑھ لیا نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان تو لکھا جائے گا اس کے حق میں جیسے کہ اس نے پڑھا ہے رات ہی میں۔(مسلم: رقم 1236)

2) رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد فوت ہو جاتی تو آپ دن کو اس کی بجائے بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔(مسلم: رقم 1234)

سنت 6: سحری میں ان باتوں کا اہتمام کرنا ہے

- غذا کی مقدار نہ بہت زیادہ نہ بہت کم ہو۔ سحری کے وقت میں احتیاط کو ملحوظ رکھنا۔
- سحری کھاتے وقت ذکر و استغفار اور کھانے کی سنتوں کا اہتمام کرنا ہے۔

سنت 7: اذان کی سنتوں کا اہتمام کرنا ہے

- اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینا ہے اور اذان کے بعد کی ان دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے ☐

1) یعنی جب مؤذن تشہد کے الفاظ کہے تو یہ پڑھنا ہے: وَأَنَا أَشْھَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا ۔ (صحیح ابن خزیمہ:220/1، فتح الملہم:298/3)

2) درود شریف پڑھنا ہے۔

3) دعاوسیلہ پڑھنی ہے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ. آتِ مُحَمَّدَا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ. اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔ (بخاری:614، بیہقی:410/1)

4) اپنے لیے دعا مانگنی ہے، اس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ (ابوداؤد:524)

● اذان سننے کے بعد تمام مشاغل کو اس طرح ترک کر دینا گویا ان سے کوئی سروکار ہی نہیں۔❑ (فیض القدیر:3/87 رقم 2821)

● اذان سے ______ منٹ پہلے یا اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کرنی ہے۔❑

سنت 8: مسجد میں داخل ہوتے وقت مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے

● الٹا پیر جوتے سے نکال کر سیدھے پیر سے مسجد میں داخل ہونا (الترغیب)

● دعا پڑھ کر داخل ہونا

● داخل ہونے کے بعد کی دعا پڑھنا

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ (الترغیب)

● مسجد کے احترام کے خلاف کوئی کام نہ کرنا۔ (طبرانی، احمد)

قبلہ رو تھوکنا، بلاضرورت شدیدہ دنیا کی باتیں کرنا۔ باہر گم ہو جانے والی چیز کو تلاش کرنا اس کا اعلان۔ زور سے تلاوت ذکر کرنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔ بدن کپڑے وغیرہ سے کھیلنا۔ انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا چٹخانا۔ قبلہ رو پیر پھیلانا۔ موبائل آف نہ کرنا، عبادات کے بجائے موبائل میں مشغول ہونا۔

سنت 9: سنتوں اور جماعت کے درمیان ان اعمال کا اہتمام کرنا ہے

1) دعاء ومناجات❑ 2) تلاوت کرنی ہے❑

3) صبح کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے❑ 4) اہم تسبیحات کرنی ہیں❑

سنت 10: صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام

خواتین کے لیے: اول وقت اور وقت طے کر کے نماز کا اہتمام کرنا ہے۔

سنت 11: فرض نماز کے بعد کے مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے❑

سنت 12: عمل کا جزبہ بڑھانا ہے

عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے فجر کے بعد بیان/ درس میں شرکت کرنی ہے ❑

سنت 13: مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے

صبح کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح) کا اہتمام کرنا ہے۔

فجر تا اشراق

سنت 14: فجر کے بعد ان اعمال کا اہتمام کرنا ہے

- اشراق تک اعمال میں مشغول ہونا ہے اور اشراق کی نماز پڑھنی ہے۔❑
- کم از کم ____ منٹ تک اعمال میں مشغول رہنا ہے۔❑
- فجر تا اشراق تلاوت کی مقدار ____

اشراق کی فضیلت: جس نے دو رکعت اشراق کی نماز پڑھی تو اس کو ایک حج اور عمرے کے مثل اجر ملے گا۔(ترمذی: رقم 535)

اشراق کا وقت: سورج طلوع ہونے کے 10 منٹ بعد۔(فتویٰ بنوری ٹاؤن کراچی)

تعداد رکعات: کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں۔

اشراق تا ظہر

سنت 15: صبح اشراق کے بعد آرام کرنا ہے❑ ______ بجے تک آرام پھر اٹھنا ہے۔

سنت 16: چاشت کی نماز❑

چاشت کی فضیلت: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم! تو دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعتیں میرے لیے پڑھا کر میں دن کے آخری حصہ تک تیری کفایت کروں گا۔(ترمذی: رقم 475) جس نے دوگانہ چاشت کا اہتمام کیا اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ کثرت میں سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔(ترمذی: رقم 438) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کے جسم کے جوڑوں کی طرف سے صدقہ ہے، اگر کوئی شخص چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے تو یہ دو رکعتیں جسم کے جوڑوں کی طرف سے بطور شکریہ کافی ہوں گی۔(مسلم: رقم 1181) جس شخص نے چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھ لیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل بنا دیں

گے۔ (ترمذی: رقم435)

وقت: جب سورج خوب زیادہ اونچا ہوجائے اور دھوپ تیز ہوجائے (تقریباً 9 بجے) اس وقت سے لے کر زوال سے پہلے پہلے تک یہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، مادۃ: صلاۃ: صلاۃ الضحیٰ، وقت صلاۃ الضحیٰ علی مراقی الفلاح، صلاۃ، صلاۃ الضحیٰ، وقت صلاۃ الضحیٰ)

تعداد رکعات: احادیث سے چاشت کے وقت دو، چار، آٹھ، بارہ رکعات تک پڑھنا ثابت ہے۔ جس قدر ہوسکے، پڑھ لی جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر چار رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(مسلم: رقم 1175، موطا امام مالکؒ: 213/ 2، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، مادۃ: صلاۃ الضحیٰ، عدد رکعات صلاۃ الضحیٰ: 225/ 27، تحفہ خواتین: الصلاۃ، چاشت، اشراق اور دیگر نفل نمازوں کا ثواب: 120)

سنت 17: عبادات کے علاوہ اپنی ضروریات اور کام کاج کے دوران اچھی نیت، اتباع سنت، حسب سہولت ذکر واذکار کا اہتمام کرنا ہے۔

سنت 18: اشراق تا ظہر تلاوت کی مقدار ____________________

سنت 19: اشراق تا ظہر ذکر واذکار کے معمولات ________________

ظہر تا عصر

سنت 20: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ (خواتین اول وقت میں) فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت 21: ظہر تا عصر تلاوت کی مقدار ______________

سنت 22: ظہر تا عصر آرام کتنی دیر ____________

عصر تا مغرب

سنت 23: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ (خواتین اول وقت میں) فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت 24: عصر تا مغرب پورا وقت اعمال میں گزارنا ہے ☐

سنت 25: عصر تا مغرب تلاوت کی مقدار ____________________

سنت 26: عصر تا مغرب ذکر واذکار ____ منٹ دعاء ومناجات ____ منٹ

مغرب تا عشاء

سنت 27: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ (خواتین اول وقت میں) فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت 28: اوابین کا اہتمام کرنا ہے ☐

اوابین کی فضیلت: جو شخص مغرب کے بعد چھے رکعتیں پڑھ لے جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ چھے رکعتیں اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ (ترمذی: رقم 399)

وقت: مغرب کے فرضوں اور سنتوں کے بعد۔

تعداد رکعات: بہتر یہ ہے کہ مغرب کی دو سنت مؤکدہ کے علاوہ چھے رکعتیں پڑھی جائیں البتہ اگر فرصت زیادہ نہ ہو تو سنتوں کو ملا کر ہی چھے رکعتیں پڑھ لے۔ مغرب کے بعد بیس رکعت پڑھنے کا ذکر بھی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ (ترمذی، رقم: 399)

سنت 29: مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے۔

شام کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح)

سنت 30: مغرب تا عشاء تلاوت کی مقدار ______

سنت 31: مسنون سورتیں پڑھنے کا اہتمام کرنا ہے

سورہ واقعہ ☐ سورہ ملک ☐ سورہ دخان ☐ سورہ الم سجدہ ☐

سنت 32: آرام کتنی دیر ____ (اچھی نیت اتباع سنت کے ساتھ)

عشاء تا سونا

سنت 33: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ (خواتین اول وقت میں) فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

سنت 34: تراویح کا اہتمام کرنا ہے۔

سنت 35: عمل کا جزبہ بڑھانا ہے

- عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے تراویح کے بعد بیان/ درس میں شرکت کرنی ہے ☐

سنت 36: تراویح کے بعد لایعنی فضول کاموں، باتوں سے بچنا ہے۔

سنت 37: تہجد کی نیت سے جلد سونا ہے ☐ پوری رات جاگنا ہے ☐ ____ بجے تک اعمال میں مشغول رہنا ہے۔

سنت 38: صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام کرنا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت: اللہ تعالیٰ سب گناہ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، خطاءً کئے ہوئے اور جان کر کئے ہوئے، چھوٹے اور بڑے چھپ کر کئے ہوئے اور ظاہراً کئے ہوئے سب معاف فرمادے گا۔

طریقہ: چار رکعت نماز (نفل) صلوٰۃ التسبیح اس طرح سے پڑھ لیں کہ جب الحمد شریف اور سورۃ پڑھ چکیں تو کھڑے کھڑے رکوع سے پہلے (کلمہ سوم) سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ پندرہ مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع کریں تو رکوع میں ان کلمات کو دس مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع سے کھڑے ہوکر (قومہ میں) دس مرتبہ پھر سجدہ میں جاکر دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر) دس مرتبہ کہیں پھر دوسرا سجدہ کریں۔ اور اس (دوسرے سجدہ میں) دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ جائیں اور دس مرتبہ کہیں۔ اسی طرح چار رکعتیں پڑھ لیں۔ یہ ہر رکعت میں 75 مرتبہ ہوئے (اور چاروں رکعتوں میں ملا کر 300 ہوئے)

اگر ہوسکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کریں۔ روزانہ نہ ہوسکے تو جمعہ میں (یعنی ہفتہ بھر میں) ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ (ابوداؤد:1105، ترمذی:109/1، معارف السنن:284/4، فتاویٰ دارالعلوم زکریا:398,397/2)

ہروقت ان باتوں کا اہتمام کرنا ہے

سنت 39: رمضان کا مہینہ صبر کا ہے اگر اعتکاف میں کچھ تکلیف ہو تو اسے ذوق شوق سے برداشت کرنا۔ لڑائی جھگڑے، بحث وتکرار سے بچنا ہے۔ نرم رویہ اختیار کرنا ہے۔

سنت 40: تمام گناہوں سے خاص طور سے ان گناہوں سے بہت بچنا ہے۔

غلط تعلقات، بد زبانی، غیبت، جھوٹ، دھوکہ، غلط بیانی، ایذا رسانی، فضول، لایعنی کاموں سے، فرائض نماز، روزہ، جماعت، تراویح میں غفلت کرنا۔

سنت 41: صلہ رحمی کرنا، قطع رحمی نہ کرنا جن احباب سے تعلق ٹوٹا ہوا ان سے تعلق بحال کرنا۔

سنت 42: رمضان صدقات وخیرات کا مہینہ ہے لہٰذا اعتکاف میں رمضان کے عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ و خیرات کا روزانہ اور زیادہ اہتمام کرنا ہے۔

سنت 43: لوگوں کو حسب توفیق افطاری کرانی ہے۔

سنت 44: دین سیکھنے کا اہتمام کرنا ہے۔

- دین سیکھنے کی کوئی نہ کوئی شکل روزانہ اختیار کرنی ہے ☐
- علماء سے براہ راست سیکھنا ہے ☐ وقت __________ تا __________
- بیانات میں شریک ہو کر سیکھنا ہے ☐ وقت __________ تا __________
- مستند کتابوں کے مطالعہ سے سیکھنا ہے ☐ وقت __________ تا __________
- علماء سے پوچھ پوچھ کر سیکھنا ہے ☐ وقت __________ تا __________

سنت 45: دین سکھانے کا اہتمام کرنا ہے

- روزانہ دوسرے ساتھیوں کو دین سکھانا ہے ☐ وقت __________ تا __________

سنت 46:

1) اگر مذکورہ تمام/اکثر اعمال کی توفیق ہو جائے تو الحمد للہ پڑھیں۔

2) اعمال میں کوتاہی پر استغفر اللہ پڑھیں۔

3) اعمال کی قبولیت کے لیے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ پڑھیں:

4) عمل کی وجہ سے اپنے آپ کو افضل دوسروں کو حقیر نہ سمجھیں

معاملات کی سنتیں

کمانے سے متعلق 53 سنتیں

خرچ کرنے کی 13 سنتیں

خوشگوار ازدواجی زندگی کی 42 سنتیں (بیوی کے لیے)

خوشگوار ازدواجی زندگی کی 34 سنتیں (مرد کے لیے)

رشتہ داریاں نبھانے کی 12 سنتیں

کمانے سے متعلق 53 سنتیں

❑ شرعی، اخلاقی تعلیمات کا نچوڑ 3 سنتیں

سنت 1: مال کی کثرت نہیں برکت کے حصول کو ترجیح دینا (ہود:86، اعراف:96)

سنت 2: آزاد نہیں پابند بن کر (شرعی، اخلاقی، قانونی پابندیوں کے ساتھ) کمانا (ہود:86-87، بقرۃ:168-172، مؤمنون:51، جامع الاصول:8136-7507-2598، بخاری:6427، ترمذی:1210-2416، ابن ماجہ:2146، مسند احمد:6652-17763)

سنت 3: رزق کے صرف ظاہری اسباب نہیں غیبی اسباب بھی اختیار کرنا۔ ((1) فکر آخرت (ابن ماجہ:4105) (2) استغفار (نوح:11-12) (3) تقویٰ (طلاق:2-3، اعراف:96) (3) توکل (ابن ماجہ:4164) (4) پے در پے حج وعمرہ (نسائی:2631) (6) صلہ رحمی (بخاری:2067) (7) کمزوروں کی مدد (ابوداؤد:2594) (8) سچائی، امانت (بخاری: 2114) (9) سویرے کاروباری سرگرمی (ابوداؤد:2606) (10) شکر (بقرۃ:152) (11) صبر (بقرۃ:156))

❑ کیوں کمانا ہے اور کب کمانا ہے 3 سنتیں

سنت 4: اچھی نیتوں کے ساتھ کمانا ((1) سوال سے بچنا (2) کفالت کا فریضہ ادا کرنا (3) راہِ خدا میں خرچ کرنا (مشکوٰۃ:5207) (4) فرض کفایہ ادا کرنا (5) سبب اختیار کرنے کے
حکم پر عمل کرنا۔ (احیاء العلوم:2/158، کویتیہ، کسب:6))

سنت 5: بری نیتوں کے ساتھ نہیں کمانا ((1) مال بڑھانا (2) مالداری جتلانا (3) نام ونمود (مشکوٰۃ:5207) (4) ناجائز خواہشات پوری کرنا (ترمذی:2325))

سنت 6: اپنی کاروباری سرگرمیاں صبح سویرے شروع کرنا (ابوداؤد:2606، ترمذی:1212، ابن ماجہ:2236)

❑ شرعی تعلیمات/حقوق اللہ 11 سنتیں

سنت 7: اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ کمانا۔ (بخاری، بیوع/التجارۃ فی البرّ)

سنت 8: باطل معاملات (بیع باطل) نہیں کرنی (بقرۃ:172-188-275، نساء:29، مؤمنون:51)

سنت 9: فاسد معاملات (بیع فاسد) نہیں کرنی (بقرۃ:172-188-275،نساء:29،مؤمنون:51)

سنت 10: اللہ کے دیہان فکر آخرت کے ساتھ کمانا کمانے میں ایسا مشغول اور اللہ سے ایسا غافل نہیں ہونا کہ نماز/ جماعت، روزہ، حج چھوٹ جائے یا زندگی کے مقصد (بندگی،عبادت) ہی میں خلل آئے (منافقون:9، جمعہ:9، نور:39) یا دین سیکھنے اور دین پھیلانے کی ذمہ داریوں میں کوتاہی اور غفلت ہونے لگے (توبہ:24)

سنت 11: کوئی بھی فیصلہ لینے سے پہلے خاص طور سے اہم معاملات میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ، ماہرین سے مشورہ ضرور کرنا، جلد بازی کے فیصلوں سے بچنا۔ (آل عمران:159،شوریٰ:38، بخاری:5903،احمد،ابویعلی،حاکم،ترمذی،الجامع الصغیر ومجمع الزوائد:2/38)

سنت 12: کاموں میں آسانیاں، کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد، استعانت اور ناکامی، مشکلات سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے پناہ، حفاظت مانگتے رہنا۔ (جامع الاصول:7592،ترمذی:2152،جامع الاصول:4357خ دت س)

سنت 13: اسباب ووسائل تدبیر اختیار کرنا، محنت کوشش کرنا لیکن نتیجہ (کامیابی، ناکامی) کو اس پر موقوف نہیں سمجھنا کامیابیوں کو اپنی محنت، کوششوں، صلاحیتوں کے بجائے اللہ تعالیٰ کی عطاء سمجھنا (یعنی توکل کرنا) (قصص:78)

سنت 14: کوششوں میں اگر کامیابیاں نصیب ہوں تو اللہ کا شکر ادا کرنا۔ (بقرۃ:152،اعراف:69)

سنت 15: کوششوں کے باوجود اگر نقصان ہو تو نقصان میں صبر وقناعت کرنا، شکوے شکایتیں مایوسی ناامیدی سے بچنا تدبیروں، کوششوں کو جاری رکھنا۔ (بقرۃ:156)

سنت 16: کمانے کا فریضہ (جو کہ خود عبادت ہے) کی ادائیگی کے دوران آنکھوں سے بدنظری نہ کرنا اور کانوں سے گانے سن کر اپنی کمائی کو آلودہ نہیں کرنا (نور:30-31، جامع الاصول:4959-823،مسلم:2657،ترمذی:2779،ابوداؤد:4112، لقمان:6،مسند احمد 4633،شعب الایمان للبیہقی:4746،ترمذی:221)

سنت 17: اپنی پاکیزہ کمائی کو نامحرم سے غیر ضروری اختلاط، تعلقات، میل ملاقات خاص طور سے تنہائی میں ملاقات کی وجہ سے آلودہ نہیں کرنا۔ (ترمذی:1171-1172-2779، بخاری:5232،مسلم:2173)

❑ اخلاقی تعلیمات/حقوق العباد 29 سنتیں

سنت 18: اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ کمانا۔ (مشکوٰۃ:5132،5125-6-7)

(1) گاہک/کسٹمر کے حقوق

سنت 19: گاہک (کسٹمر) سے مال فروخت کرتے وقت یا خدمت (سروس) فراہم کرتے وقت غلط بیانی نہ

کرنا۔(ترمذی:1209،الترغیب:1782-3،ابن ماجہ:2139،بخاری،رقم:2088)

سنت 20: خریدار/کسٹمر سے مال/سروس کا عیب، خامی نہ چھپانا۔

(الترغیب:1775،ابن ماجہ:7-2246-2241،مسلم:296،بخاری:2088)

سنت 21: گاہک/کسٹمر کی کسی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھانا۔(ابوداود:3382)

سنت 22: گاہک/کسٹمر کا ایسا مال/سروس فراہم نہ کرنا جس میں اس کا دینی، ایمانی، جسمانی نقصان ہو۔
(ابن ماجہ:2340،ترمذی:1-1970،ابن ماجہ:4218،بخاری:2518)

سنت 23: گاہک/کسٹمر کا سودا بے جا مداخلت کر کے خراب نہ کرنا۔(مسلم:3788)

(2) فروخت کنندہ کے حقوق

سنت 24: فروخت کنندہ سے غلط بیانی نہ کرنا۔(بخاری:2142-2140،مسلم:1519،بخاری:2166-2158)

سنت 25: فروخت کنندہ کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھانا۔(ابوداود:3382)

سنت 26: فروخت کنندہ کا سودا بے جا مداخلت کر کے خراب نہ کرنا۔(بخاری:5143،رقم:1414)

(3) اہل شہر کے حقوق

سنت 27: ذخیرہ اندوزی نہ کرنا۔(مسلم:1605،ابوداود:3447،ابن ماجہ:2145-2153-2155،مسند احمد:4648)

سنت 28: باہر سے آنے والے مال کے شہر پہنچنے سے پہلے خریداری سے اگر اہل شہر کو ضرر نقصان پہنچتا ہو تو ایسا (تَلَقِّي جَلَب) نہ کرنا۔(مسند احمد:4648،مسلم:1519،بخاری:2166-2158)

سنت 29: شہر والوں کو چھوڑ کر باہر والوں کو مال بیچنا یا باہر سے شہر مال فروخت کرنے کی نیت سے آنے والوں کے لیے دلال/ایجنٹ بننا جبکہ شہر والوں کو ضرور نقصان پہنچتا ہو۔(بَيْع حَاضِرٍ لِلْبَادِيْ) ایسا نہ کرنا۔

(بخاری:2159،مسلم:1522،بخاری:2161،مسلم:1523)

سنت 30: تاجر برادری وغیرہ کا باہمی گٹھ جوڑ سے چیزوں سروسز کے ریٹ/قیمتوں میں مصنوعی گرانی پیدا کر کے لوگوں کے لیے مشکلات کھڑی نہ کرنا۔(زخرف:32،مسلم:1522)

(4) مالکان کے حقوق

سنت 31: مالکان کے ساتھ خیر خواہانہ رویہ اختیار کرنا۔(ابن ماجہ:1956،قصص:12،بخاری:2408،جامع الاصول:5903)

سنت 32: مالکان کے ساتھ خیانت نہ کرنا۔(انفال:27،قصص:26،ترمذی:3165)

سنت 33: مالکان کے ساتھ جھوٹ نہ بولنا۔(ترمذی:3165،مشکوٰۃ:5561)

(5) ملازمین کے حقوق

سنت 34: ملازمین سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لینا۔

(بقرۃ:185-286،قصص:27،حج:78،مسلم:1828،ترمذی:1940-1941،مجمع الزوائد:1204،بخاری:2545،مسلم:1661-1662،جامع الاصول:5890،ابوداود:3052،جامع الاصول:1139،ابوداود:2549-8،جامع الاصول:2631،ابوداود:2567،مسند احمد:15620)

سنت 35: ملازمین کے ساتھ ظلم وزیادتی توہین،تحقیر تذلیل والا معاملہ نہ کرنا۔

(طبرانی:4/436،انبیاء:47،شعراء:215،ابوداود:5161-5159،مشکوٰۃ:3368،جامع الاصول:5896-5899،ترمذی:1948،ابن ماجہ:3691،مسلم:2328)

سنت 36: ملازمین کو بروقت ان کا پورا حق دینا۔

(بقرۃ:188،بخاری:2289،مسلم:996،شعراء:182،مطففین:1-3،رحمن:9،سنن کبریٰ:6/121)

سنت 37: ملازمین کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کو پورا کرنا۔(مائدہ:1،صف:2،رعد:20،بخاری:34-2672)

(6) شریک/پارٹنر کے حقوق

سنت 38: پارٹنر کے ساتھ ظلم زیادتی ناانصافی نہ کرنا(بقرۃ:279،ص:24،ابوداؤد:3383-4836)

(7) کاروباری پڑوسی کے حقوق(مشکوٰۃ:4963،ترمذی:1944،مسند احمد:9675،بخاری:2258،مسلم:46)

سنت 39: کاروباری پڑوسی کو اذیت،تکلیف نہ دینا،ان کے ساتھ خیر خواہی والا رویہ اختیار کرنا خیانت نہ کرنا

(نساء:36،بخاری:6016،ابوداؤد:5153)

(8) بیوی،بچوں،والدین زیر کفالت رشتہ داروں کے حقوق

سنت 40: بیوی بچوں،والدین رشتہ داروں کو ان کے حصہ کا پورا وقت صحیح طریقے سے دینا ان کی تعلیم تربیت ضروریات سے متعلق اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا۔کمانے کی مشغولیت کی وجہ سے اس میں غفلت نہ کرنا۔

(نساء:19،جامع الاصول:52-92-3940-7300،ابن ماجہ:1851،ابوداود:2425،تحریم:6،بخاری:893الزوائد:13459،ابوداود:4904)

(9) اپنی ذات کے حقوق

سنت 41: اپنی جان،صحت قوت،ذہنی یکسوئی کا خیال رکھنا۔کمانے کی مشغولیت کی وجہ سے اس میں غفلت نہ

کرنا۔(بقرۃ:195،نساء:29)

سنت 42: اپنے آپ کو آخرت کے عذاب سے بچانا۔کمانے کی مشغولیت کی وجہ سے اس میں غفلت نہ کرنا۔

(منافقون:9،تحریم:6،نورۃ:37)

(10) ناحق کسی کا مال نہ لینا

سنت 43: کسی کی رضا مندی کے بغیر کسی کا مال نہ لینا

(نسائی:29-10،مسند احمد:23605،جامع الاصول:9369-2551،بخاری:2387-2452-1742)

سنت 44: کسی کا مال غصب نہ کرنا چوری نہ کرنا

(نساء:29،جامع الاصول:53-3037-9369،بخاری:1742،مائدۃ:38،ترمذی:1133،مشکوٰۃ:53،انفال:27)

سنت 45: سود سے بچنا(روم:39،آل عمران:130،جامع الاصول:368-378-379،مسلم:4071)

سنت 46: جوے سے بچنا(مائدۃ:91-90،بقرۃ:219،مسند احمد:6547)

□ لڑائی جھگڑوں سے بچانے والی 7 سنتیں

سنت 47: جس سے جو بھی معاملہ کیا جائے وہ معامل بالکل صاف شفاف اور واضح ہو اس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔(بقرۃ:282-291،بخاری:2509،مسلم:4114،ترمذی:1069)

سنت 48: فریقین کے مابین جو معاملات طے پائیں یا جو لین دین ہو ان تمام معاملات کو معاہدوں ، اصول وضوابط اور طے شدہ شرائط کو تحریری صورت میں بھی محفوظ رکھا جائے۔(ترمذی:1216،بخاری:2732)

سنت 49: تحریر پر گواہ بھی بنالیے جائیں اور بوقت ضرورت رہن رکھ لیں، زرضمانت وصول کرلیں، کسی شخص کو ضامن مقرر کرلیں۔(یوسف:72،ترمذی:1069،بقرۃ:282،بخاری:2509)

سنت 50: معاشرے میں رائج قانونی احتیاطی تدابیر بھی اختیار کرلیں۔(ابوداود:3627)

سنت 51: اگر کسی وجہ سے آپس میں اختلاف ہوجائے تو باتیں دل میں نہ رکھیں بلکہ اچھے انداز سے کہہ سن کر تبادلہ خیال کر کے مسئلہ جلد حل کرنے کی کوشش کریں۔(حشر:10،ترمذی:3896،ابوداود:4860،ابن ماجہ:4216،نساء:128)

سنت 52: اگر باہمی تبادلہ خیال کرنے سے آپس کے جھگڑے حل نہ ہوں تو ثالث اور فیصل کے ذریعہ یا کسی جائز بیرونی دباؤ کے ذریعہ مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی جائے۔فیصلہ شریعت ہونی چاہیے پھر فیصل کی طرف سے جو فیصلہ

آئے اس کو قبول کریں اگرچہ ذاتی مفاد کے خلاف ہو اور کھلے دل سے تسلیم کریں۔ شریعت کے فیصلہ پر تنگ دل نہ ہوں۔ (نساء:35، حجرات:9، نور:47-48، نسائی:59، شوریٰ:10، مائدۃ:44-45)

سنت 53: باہمی تبادلہ خیال اور ثالث کے ذریعے تنازعات اور لڑائی جھگڑے حل نہ ہوں تو تکلیف اور اذیت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ فریق مخالف سے احسن انداز سے کنارہ کشی اختیار کر لی جائے جبکہ علیحدگی کی صورت میں اس سے زیادہ بڑی کسی تکلیف پیش آنے کا اندیشہ نہ ہو۔ (بقرۃ:229)

خرچ کرنے کی 13 سنتیں

❏ شرعی،اخلاقی تعلیمات کا نچوڑ 2 سنتیں

سنت 1: آزاد نہیں پابند بن کر(شرعی،اخلاقی،قانونی پابندیوں کے ساتھ)خرچ کرنا۔

(اعراف:31،نساء:38-39،بخاری کتاب اللباس،باب:قل من حرم زینة الله... الآیة)

سنت 2: خرچ کرنے میں تبذیر(ناجائز خواہشات میں مال خرچ کرنا یا ناحق خرچ کرنا)اسراف(زائد از ضرورت خرچ کرنا)اور بخل(خرچ میں بلاوجہ تنگی،کمی کرنا)سے بچتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنا اور اعتدال میں رہتے ہوئے حسب حال ضروریات میں وسعت کرنا(آسائش)جائز ہے،زینت وآرائش میں خرچ کرنا بھی جائز ہے بلکہ بعض جگہ تو اس کا حکم ہے،البتہ نمائش منع ہے۔

(اسراء:26-27،طٰہٰ:81،نضرة النعیم: تبذیر، مجلة:3/511،ابن ماجه:3352-3605،فرقان:67،اسراء:29،اسلامی معاشیات مناظر احسن گیلانی:440،اصلاحی خطبات از مفتی تقی عثمانی صاحب:2/55)

❏ کیوں خرچ کرنا 2 سنتیں

سنت 1: اچھی نیتوں کے ساتھ خرچ کرنا:

(1) اللہ کے دین اور اللہ کے مخلوق پر خرچ کرتے ہوئے صرف اور صرف اللہ کی رضا کی نیت ہو۔

(بقرة:272،انور البیان:1/414،بقرة:261،بیان القرآن:1/180،کشف الرحمن،معارف القرآن،ج:37،انوار البیان:3/655،کشف الرحمن،مظهری،ماجدی،معارف القرآن،دهر:8،بقرة:271،توبة:109،المعجم الکبیر طبرانی مجمع الزوائد:3/293،جامع الاصول:725-8473-1107-4676،بخاری:1422،جامع الاصول:4664-7317-4646،ترمذی:3369)

(2) اللہ کے دین اور اللہ کی مخلوق پر خرچ کرنے میں نفس کی اصلاح(مال کی محبت اور بخل کی خصلت نکالنے)کی نیت ہو۔(بقرة:265،انوار البیان:1/405)

(3) اللہ کے دین اور اللہ کی مخلوق پر خرچ کرنا خوش دلی اور بشاشت کے ساتھ ہو۔

(جامع الاصول:15،ابوداود:1582،توبة:99)

سنت 2: بری نیتوں کے ساتھ نہیں خرچ کرنا:

(1) اللہ کے دین،اللہ کی مخلوق اور اپنے اوپر خرچ کرنے میں نام نمود،دکھلاوہ،شہرت،دوسروں پر فوقیت جتلانے کی

نیت نہ ہو۔

(نساء:38-39،بقرۃ:264، جامع الاصول:2645،مسند احمد: 17140-17120،المعجم الاوسط: 2603،ابن ماجه:3607، جامع الاصول: 2657، بخاری:4962،مسند احمد: 27574، حیاۃ الصحابہ: 2/744،جامع الاصول: 7528،مسلم: 8،جامع الاصول:2،ابن ماجة، رقم:1915)

(2) دوسروں پر خرچ کرتے ہوئے احسان جتلانے، تنگ کرنے کی نیت نہ ہو۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، زكوٰة،فقرة: 134،الفقه الاسلامی وأدلته:2/896ط: دار الفكر،سيرة النبی ﷺ:5/160،بقرة: 262-63-64-66)

(3) دوسروں پر خرچ کرتے ہوئے بدلہ کی نیت نہ ہو۔(دھر:9،روم:39،جامع الاصول:200-4683)

(4) دوسروں پر خرچ کرتے ہوئے تنگ دلی طبیعت میں گرانی اور بوجھ نہ ہو۔

(توبة:98-79،جامع الاصول:7926،توبة:79)

❑ شرعی تعلیمات/حقوق اللہ 2 سنتیں

سنت 1: خرچ کرنے میں اللہ تعالی کے حق کا بھی خیال رکھنا

دین دنیا میں زندہ ہوجائے اشاعت دین اور حفاظت دین کے لیے جو محنتیں ہو رہی ہیں اس پر خرچ کرنا۔

(توبہ:41،بقرۃ:273،اسراء:26)

سنت 2: حقوق اللہ (عبادات مالیہ) زکوۃ،عشر، حج، قربانی، صدقہ فطر ذمہ میں واجب الاداء ہو یا نذر مانی ہو اور اس کو پورا نہ کیا ہو یا کفارے (قسم توڑنے یا روزہ توڑنے وغیرہ کی وجہ سے) ذمہ میں ہوں تو اس کی ادائیگی میں مال خرچ کرنا۔(الموسوعة الفقهية الكويتية، دين الله،فقرة:9)

❑ اخلاقی تعلیمات/حقوق العباد 7 سنتیں

اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں مال خرچ کرنا

سنت 1: اپنی حیثیت کے مطابق بیوی کی ضروریات، نان نفقہ (کھانا، پینا، پہننا، اوڑھنا، بچھونا، رہائش، دیگر ضروریات علاج معالجہ، مہر کی ادائیگی) کی پوری پوری، بروقت ادائیگی میں مال خرچ کرنا۔مزید جیب خرچ بھی دینا تاکہ وہ آزادی سے اپنے والدین، رشتے داروں پر خرچ کرنا چاہے تو کر سکے۔

بیوی کے ذاتی مال اسی طرح سسرال کے مال میں کسی قسم کی لالچ کا مظاہرہ نہ کرنا کسی قسم کا مطالبہ نہ کرنا، دباؤ نہ ڈالنا۔

(طلاق : 7،بقرة: 233،نساء: 12،الأحوال الشخصية،مادة: 204، كويتية،نفقة،فقرة: 6، عطر هداية: 344،جامع

الاصول:1796-52-5933 -5891-7262-9251، کویتیة،نفقة،فقرة:4، الاحوال الشخصیة،مادة:160، 1/379، مسلم، الزکوٰة:996،بخاری:5357،مسلم:1757)

سنت 3: اپنی اولاد پر مال خرچ کرنا خاص طور سے جب اولاد نابالغ ہو یا اولاد بالغ ہو اور معذور ہو کما نہیں سکتا ہو مثلاً اپاہج ہو یا بالغ لڑکی اگر محتاج ہو تو ان کے اخراجات اور ضروریات میں مال خرچ کرنا والدین پر ضروری ہے۔

(کویتیة،حضانة،فقرة:16، نفقة،فقرة:58-55، اعسار،فقرة:18، ولد،فقرة:25، نیت، فقرة:6،بطالة،فقرة:5، کسب،فقرة:15، بنت،فقرة:6)

سنت 4: ماں باپ پر مال خرچ کرنا اور اگر ماں پاب محتاج ہوں ان کے پاس خرچ کرنے کے لیے ذاتی مال نہ ہو، اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہوں اولاد مالدار ہو تو اولاد پر ان کے اخرجات اور ضروریات میں مال خرچ کرنا ضروری ہے۔(الموسوعة الفقھیة الکویتیة، کسب،فقرة:13)

سنت 5: رشتہ داروں پر مال خرچ کرنا اور اگر رشتہ دار غریب محتاج ہوں اور کمانے سے عاجز ہوں، جیسے: چھوٹا بچہ ہو، عورت ہو، نابینا ہو، اپاہج ہو وغیرہ وغیرہ۔ اور خرچ کرنے والا خود بھی مالدار ہو تو ان کے اخراجات اور ضروریات میں مال خرچ کرنا ضروری ہے۔

(بقرة:215-177،نساء:36،بخاری:3008-3165،جامع الاصول:4667-189-4559 -4676-4673 -4703، کویتیہ،نفقة، فقرة:66)

سنت 6: حاجت مندوں پر مال خرچ کرنا۔(ذاریات:19،حیاة المسلمین،روح:15)

سنت 7: اپنی جان، صحت عزت اور اپنے دین کی حفاظت کے لیے مال خرچ کرنا۔

(کویتیة،انتحار،فقرة:3، کسب،فقرة:5،ضرویات،فقرة:5،نضرة النعیم تکریم الانسان)

سنت 8: اپنے مملوکہ حیوانات کے کھانے پینے اور آرام کا خیال رکھنا مالک پر لازم اور ضروری ہے ان کی ضروریات میں مال خرچ کرنا۔(کویتیة،حیوان:8،نفقة:71)

خوشگوار ازدواجی زندگی کی 42 سنتیں (بیوی کے لیے)

1. شکر کرنا

سنت 1: ازدواجی رشتہ بڑی بڑی نعمتوں کا سرچشمہ ہے کتنی خواتین اس نعمت سے محروم ہونے کی وجہ سے کیسے کیسے مسائل کا شکار ہیں آپ کو یہ نعمت حاصل ہے۔ لہٰذا ناشکری سے بہت بچیں، روزانہ اس نعمت کے شکریہ کے طور پر دو نفل شکرانہ کے پڑھیں۔ (ابوداؤد:2774، مسند احمد:1164، کویتیہ، سجود الشکر:2، الشکر:13، مسند احمد:18449)

اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ۔ (مسلم :2739)

2. خوش رکھنا

سنت 2: اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے اس کو راضی کرنے کی نیت سے شوہر کو راضی اور خوش رکھنے کے لیے آج کے دن پوری کوشش کروں گی کہ میں شوہر کی پسند ناپسند کا بہت خیال رکھوں۔ شوہر کی پسند ناپسند کو پہچاننے کی کوشش کروں، مزاج شناسی موقع شناسی سے کام لوں، شوہر کی پسند ناپسند کو ترجیح دوں، اس میں شوہر سے اختلاف، ضد، بحث نہیں کروں۔

(مسند البزار:712، ترمذی:1161، مسند احمد:19003، سنن کبریٰ للنسائی:5324، ابوداود:1664، مستدرک حاکم:2684، ترمذی:1174، ابن ماجۃ :2014، سنن کبریٰ للنسائی:9094، 5324)

3. اطاعت کرنا

زندگی کے طویل سفر میں بدنظمی بدانتظامی سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے شوہر کو جو گھر کا بڑا قوّام، سربراہ اور ذمہ دار بنادیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم پر دل وجان سے راضی رہیں۔ (نساء:34، بقرۃ:228، انبیاء:22، مؤمنون:91، مجمع الزوائد، مجموع الفتاویٰ) شوہر کو اپنا بڑا سمجھیں اور اطاعت وفرماں برداری میں ان کے ساتھ بڑوں جیسا معاملہ بھی کریں۔

(نساء:34، الکویتیہ، نشوز:5، مسند احمد:19003، مسند احمد:1661)

سنت 3: آج کے دن اس بات کی پوری کوشش کروں گی کہ ہر جائز بات میں شوہر کی موافقت کروں، ہاں میں

ہاں ملاوں، جی ہاں، جی اچھا، جیسا آپ کہیں کہوں۔ جو کام جیسے کہا ہے اسی طرح کروں۔ (نساء:34،ترمذی:1159، الکویتیۃ، زوج:2،نسائی:3233) نہ ہو سکے تو دلی ندامت اور شرمندگی کے ساتھ زبانی معافی کی درخواست کروں۔ کسی بات کسی کام میں شوہر سے ضد بحث نہ کروں (بخاری:5191) غلطی ہو جائے یا بتائی جائے تو اعتراف کروں تاویلیں نہ کروں۔ (جامع الاصول:2955، جامع الاصول:6686)

سنت 4: خاوند کی ضرورت پوری کرنے سے انکار بے دلی، بے رغبتی، اور بے زاری کا اظہار نہیں کروں گی۔

(ترمذی:1160، الکویتیۃ، زوج:3، السلسلۃ الصحیحۃ:1898، ابن ماجہ:1853، بخاری:3237، مسلم:3540)

سنت 5: شوہر کی اجازت کے بغیر نہ کہیں آوں گی نہ کہیں جاؤں گی۔

(الترغیب والترہیب:126/4، طبرانی، کویتیۃ، زوج:5، انوثۃ :28، نشوز:6، مجمع الزوائد:4/315)

سنت 6: جن سے ملنا ملانا جن کا آنا جانا شوہر کو پسند نہیں اور جن سے پسند ہے تو ان کی پسند ناپسند کا احترام کروں گی۔ (ترمذی:1163، الکویتیۃ، زوج:4، جامع الاصول:9030، بخاری:2646)

سنت 7: نفلی عبادات بھی شوہر کی اجازت سے کروں گی۔ (بخاری:5195)

4. محبت کرنا

اللہ رسول کے حکم کی وجہ سے شوہر سے محبت کروں گی۔ (توبہ 71:، مسند احمد:9198، کویتیۃ، نکاح:34، سنن کبری للبیہقی:13478، کنز العمال:45148، ابوداود:2050) شوہر سے نفرت اور بغض نہیں کروں گی۔ (بخاری:6064، ترمذی:2510، نظرۃ/بغض/:13)

سنت 8: شوہر کی کمیوں، خامیوں کو نہیں خوبیوں کو دیکھوں گی، بولوں گی، سنوں گی، سوچوں گی۔ (مسلم:3645، ابو داود:4860) اللہ سے یہ دعا مانگوں گی کہ میرے شوہر کے عیب اور خامیاں مجھے بھلا دے۔

سنت 9: اپنے شوہر کی کمیوں خامیوں کا دوسروں کی خوبیوں سے موازنہ نہیں کروں گی بلکہ شوہر کی خوبیوں کا دوسروں (بغیر تعیین کیے) کی خامیوں سے موازنہ کر کے، شکر ادا کروں گی۔ (طہ:131، حجر:88، نساء:32، ابراہیم:34، ترمذی:2512)

سنت 10: اس بات کی کوشش کروں گی کہ ہر روز کسی نہ کسی طریقہ سے شوہر سے محبت کا اظہار ہو شوہر سے نفرت، لاتعلقی بے زاری کا اظہار نہیں کروں گی۔ (بخاری، النکاح:5191، البخاری:4/152)

سنت 11: اللہ کا حکم سمجھ کر اس بات کی بھرپور کوشش کروں گی کہ شوہر کے دل میں میری محبت پیدا ہو اور بڑھتی رہے۔ جس کے لیے یہ اسباب اختیار کروں گی۔

(1) اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے عبادات، معاملات/حقوق کی ادائیگی میں فرائض کے ساتھ نوافل کا بھی اہتمام کروں گی۔ (مریم:96، بخاری:3209)

نیز ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا بہت اہتمام کروں گی۔

(الادب المفرد:401، بخاری:3209، انعام:65، انعام:129، معارف القرآن:3/260، معالم العرفان، انعام:65، الھود:119، مائدۃ:14-64، مریم:96، جامع الاصول:4784)

سنت 12: (2) شوہر کے لیے زیب و زینت، سجنے، سنورنے کا نیز گھر اور گھر کی چیزوں کو صاف ستھرا رکھنے کا اہتمام کروں گی۔ (مسند احمد:7421، ابن ماجہ:1857، کویتیۃ، نکاح:35) پراگندگی میل کچیل سے بچوں گی۔ (بقرہ:222، بخاری:5079، اسد الغابۃ تذکرۃ حولاء العطارۃ:7/177، ابوداود:1565، نسائی:5142)

سنت 13: (3) شوہر کی پسندیدہ خوشبو لگانے کا اہتمام کروں گی۔ (ابوداود:4173، نسائی:427، مسلم:1/378)

سنت 14: (4) شوہر کے گھر آتے جاتے پر جوش استقبال۔ (الجامع الصغیر:5491) اور الوداع کا اہتمام کروں گی، سلام، مسکراہٹ اور خندہ پیشانی، خیر خیریت معلوم کرنے دروازے تک چھوڑنے، لینے جانے، سامان اٹھانے دینے میں مدد، فوری ضرورت (پانی پیش کرنا وغیرہ) کا خیال رکھوں گی۔ (مسلم:194، مجمع الزوائد:353/8، ترمذی:1970، مسند احمد:344/3، ترمذی:1956)

سنت 15: (5) شوہر کے ساتھ گفتگو میں ہر وقت میٹھا اور نرم لہجہ اپناؤں گی۔ (آل عمران:159، ترمذی:2488، ابن ماجہ:1861، کویتیۃ، نکاح:32) تیز لہجہ، زبان درازی سے اجتناب کروں گی۔ (آل عمران:159، مشکوۃ:5103)

سنت 16: (6) وقتاً فوقتاً شوہر کی پسند کے مطابق ہدیہ دینے کا اہتمام کروں گی۔ (الادب المفرد:594)

شوہر کو اگر ضرورت ہو تو اپنا مال ان پر خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھوں گی۔ بخل سے کام نہیں لوں گی۔ (ترمذی:1961، رحمن:60، بقرۃ195) ہدیہ تحفہ کے بے جا مطالبے، ڈیمانڈ نہیں کروں گی۔ (ابن ماجہ:4102، ابن ماجہ:4102)

سنت 17: (7) شوہر کے بُرے رویے، برے سلوک کا بدلہ اچھے رویے اور اچھے سلوک سے کرنے کی کوشش کروں گی۔ (فصلت:34-35)

سنت 18: (8) اللہ تعالیٰ شوہر کے دل میں میری محبت ڈال دے اس لیے اوقات قبولیت میں کثرت سے ان دعاؤں کا اہتمام کروں گی۔

(1) اللھم حببنا الی اھلھا حبب صالحی اھلھا الینا۔

(2) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔

(3) اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا ،وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ۔

(مجمع الزوائد:17115،الفرقان:74،ابو داود:969)

5.عزت،اداب واحترام کرنا

اللہ تعالیٰ نے بیوی کے مقابلہ میں شوہر کو جو مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے۔(النسا:34، بقرۃ:288، مسند احمد:22755، کویتیۃ، زوج:2) اسی مقام ومرتبہ کی وجہ سے ہمیشہ شوہر کے ساتھ ادب واحترام والا معاملہ کروں گی۔

سنت 19: بات چیت میں اچھے انداز، اچھے القاب (آپ جناب) سے خطاب کروں گی۔(رھبان اللیل:2/15، بخاری:602، بخاری:4939)، بُرے انداز (تم ،تو حاکمانہ آرڈر والا، طنزیہ ناشکری والا لہجہ بے جا سوالات تحقیقات، کیوں، کیا، وغیرہ) میں خطاب نہیں کروں گی۔

سنت 20: شوہر کو، ان کی باتوں کو، کاموں کو اہمیت دوں گی۔ بات توجہ سے سنوں گی بولنے اور سنانے سے زیادہ سننے پر توجہ دوں گی۔(توبۃ،61) جو کام بتائے ہیں انہیں نوٹ کروں گی ،لکھ لوں گی کہیں بھول نہ جاؤں غفلت نہ ہوجائے۔

6.خدمت کرنا

بیوی بچوں کی ضروریات، خواہشات، راحت واکرام کے لیے شوہر کتنی محنت اور قربانی دیتے ہیں۔لہذا میں بھی حسب استطاعت وہمت شوہر اور ان کے گھر والوں کی خدمت کروں گی۔ان کی ضروریات کا خیال رکھوں گی۔اس کو اپنی سعادت اور نیک بختی سمجھوں گی۔خدمت کو بوجھ نہیں، ناگواری سے نہیں عبادت اور ثواب کی نیت سے کروں گی۔

(بخاری:5361،شعب الایمان:7687،جامع الاصول:2627، بخاری:1418، ترمذی:1915، مسلم:2629، ابوداؤد:5146-5222,7، ترمذی:1913، ترمذی:1917، مسلم:2631، مسند احمد:156/3، مشکوۃ: 4978، ابوداؤد:5149)

گھر کے کام اتباع سنت کی نیت سے کروں گی۔اس نیت سے خدمت کروں گی کہ ان کو جب راحت اور آرام ملے گا تو دین ودنیا کے کاموں میں ان کی کارکردگی اچھی ہوگی، فعال ہوگی۔اور تعاون کی وجہ سے میرا بھی حصہ پڑ جائے گا۔

(اصلاحی خطبات: 17/269، انوارالبیان: 2/645، ابن ماجہ: 1855، ترمذی: 3094، شعب الایمان: 8352، طبرانی کبیر: 7828، بخاری:5224، بخاری:5182، مصنف ابن ابی شیبۃ:17144)

سنت 21: شوہر کی ضرورتوں (بروقت کھانے پینے) کا خیال رکھوں گی خاص طور سے بیماری پریشانی میں۔ (قصص الانبیاء:1/268)

سنت 22: لباس، پہننے اوڑھنے صفائی ستھرائی اور دیگر جسمانی ضرورت کی چیزوں کی بروقت فراہمی کا خیال رکھوں گی۔ (بخاری296-4141،مسلم:1/378،سیرت عائشہ:60)

سنت 23: شوہر کی موافقت کر کے (خاص طور سے دینی کاموں میں) پریشانی میں حوصلہ دلا کر، اچھی رائے ،مشورہ۔دیگر معاون بنوں گی۔ (بخاری:03، بخاری:2731-2732، کنزالعمال:455150،حسن معاشرت:36)

7.قناعت اختیار کرنا

قناعت اور شکر گزاری کا چونکہ ہم عورتوں کا خاص طور سے حکم ہے۔

(مسند احمد:27561، بخاری:5191،سنن کبری للبیہقی:13473، ابن ماجہ:4217،زمر:7،مستدرک حاکم:2771،طبرانی کبیر:23/323)

اس سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتے ہیں اور اللہ کی مخلوق بھی۔ لہٰذا ناشکری اوراس کے اسباب سے بچوں گی اور شکر گزاری والی زندگی گزاروں گی۔

سنت 24: علم دین سیکھنے کے لیے یومیہ یا ہفتہ واری وقت اہتمام سے نکالوں گی۔ (کویتیہ،علم:5،سنن دارمی،رقم:580)

سنت 25: ڈراموں، فلموں TV پر چلنے والے اشتہارات خاص طور سے جن سے انسان کی حرص بڑھتی ہے ان کے دیکھنے سے بچوں گی۔ (نور:30-31،مسلم:2657،شعب الایمان:7399،نور:31،کویتیہ،نظر:19،عورۃ:8)

سنت 26: بازاروں، شاپنگ مال میں آنے جانے سے بھی بچوں گی۔ (احزاب:33،طلاق:6-1،کویتیہ،خروج:8،ترمذی:1173)

سنت 27: مالی حیثیت میں اپنے سے اونچے درجہ کے لوگوں، ان کی چیزوں، ان کے لائف اسٹائل کے ساتھ اپنا یا اپنے شوہر کا اپنے لائف اسٹائل کا موازنہ نہیں کروں گی۔ (مسلم:2963)

سنت 28: سادہ زندگی اختیار کروں گی ہر وقت اچھے سے اچھے کے چکر میں نہیں پڑوں گی۔ (ہم سے عہد لیا گیا ہے:490)

سنت 29: شوہر کی طرف سے جو جو نعمتیں اور راحتیں ملیں اس پر انہیں جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا کہہ کر، دعائیں دے کر شکریہ ادا کروں گی۔ (ترمذی:2034)

سنت 30: شوہر کی حیثیت سے زیادہ اور فرضی ضروریات، نام ونمود دوسروں کو نیچا دکھانے کے لیے بے جا بے موقع مطالبے نہیں کروں گی۔ (حسن معاشرت:35،مصنف ابن ابی شیبہ:37281)

سنت 31: اپنی ضروریات کا مطالبہ بھی غلط اور بے ڈھنگے انداز (بے موقع، ضد کر کے، منہ بنا کر، ناراض ہو کر، فوری تقاضہ کر کے، شکایت کا انداز، استغنا کا مظاہرہ ٹھیک ہے آپ نہیں دیں گے، تو میں ابو سے لے لوں گی، دھمکی کے انداز پھر میں بھی نہیں کرتی آپ کے کام) سے نہیں کروں گی۔ (بخاری: 4415) بلکہ شوہر کی اطاعت، خدمت، محبت سے دل جیتنے کی کوشش کروں گی۔ (آل عمران: 31، کویتیہ، طاعۃ: 6، الادب المفرد، رقم: 596)

8. خیانت نہ کرنا

امانت داری اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ (نساء: 34، بخاری: 893، ابوداود: 1664) خیانت اور وہ بھی شوہر جیسے محسن کے ساتھ بہت بری خصلت ہے بہت بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا شوہر کے ساتھ کسی قسم کی خیانت نہیں کروں گی۔

سنت 32: شوہر کے پیٹ پیچھے ان کی غیبت نہیں کروں گی۔ (ابوداود: 4860)

سنت 33: شوہر کے راز کو ظاہر نہیں کروں گی۔ (طبرانی کبیر: 7844، بخاری: 2/788)

سنت 34: شوہر کے مال و اسباب چیزوں کی حفاظت کروں گی ان کی مرضی کے مطابق استعمال کروں گی۔ ضائع نہیں کروں گی۔ (مستدرک حاکم: 2684، مسلم: 2182)

سنت 35: اپنی عزت آبرو کی پوری پوری حفاظت کروں گی۔

(بخاری: 1386، مجمع الزوائد: 235، مسند بزار: 9518، مسند احمد: 23943، طبرانی اوسط: 7405)

بدنظری، نامحرم کو نہیں دیکھوں گی۔ (نور: 31، رحمٰن: 56، جامع الاصول: 5976، کویتیۃ، نظر: 19)

جن سے ملنا جن سے بات کرنا شوہر کو ناپسند ہے ان سے نہیں ملوں گی۔ بات نہیں کروں گی۔

(کنز العمال: 45057، بخاری: 3006، مستدرک حاکم: 387، طبرانی کبیر: 7830، مسلم: 2172، مصنف عبد الرزاق: 12544، مصنف عبد الرزاق، 12547) کسی نامحرم کے لیے زیب و زینت اختیار نہیں کروں گی۔ (شعب الایمان: 6326، فرقان: 68-69، اسراء: 32، بخاری: 4477، کویتیہ، زنا: 5) بے حیائی کی باتوں اور کاموں کے قریب بھی نہیں جاؤں گی۔

9. ناگوار باتوں پر جذباتی ردعمل سے بچنا

سنت 36: نظر انداز کرنا سیکھوں گی، چھوٹی چھوٹی باتوں پر الجھنے والا مزاج ختم کروں گی، ہر بات کو مسئلہ نہیں بناؤں گی۔ (حم سجدہ: 34، فرقان: 63، نحل: 125، بخاری: 1127)

سنت 37: تحقیق کا مزاج اپناؤں گی، سنی سنائی پر نہیں جاؤں گی، کسی کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے میں جلد بازی نہیں کروں گی، بلا تحقیق کسی کے بارے میں غلط رائے قائم نہیں کروں گی، بدگمانی نہیں کروں گی، شک نہیں کروں گی، بلا دلیل مفروضوں کی بنیاد پر کسی کو ظلم، ناانصافی، بدنیتی کا الزام نہیں دوں گی۔

(جامع الاصول:6142، بخاری:352-450-788-3150، مسلم:974)

سنت 38: مسائل میں بحث مباحثے، شکوے، شکایتوں، سامنے والے کو غلط ثابت کرنے کے بجائے مسائل کے حل پر زور دوں گی۔ (بخاری:6475-4325-5765-4282-4566-595، معجم کبیر 8744 مسند احمد:20810)

سنت 39: جہاں تک ممکن ہوا اپنے اچھے رویوں کے ذریعے دوسروں کے رویے بدلنے کی کوشش کروں گی۔

(بخاری:6163، مسلم:2591)

سنت 40: باتیں دل میں نہیں رکھوں گی۔ (حشر:10، ابوداود:3896، ابن ماجہ:4216) اچھے انداز میں کہہ سن کر، تبادلہ خیال کر کے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کروں گی۔ (نساء:128، بقرۃ:178)

دوسروں کو سمجھانے کے لیے موقع محل دیکھوں گی، حکمت، بصیرت، نرمی اخلاص سے بات کروں گی، سامنے والے سے ان کی صرف خامیاں نہیں اس کی خوبیوں کا تذکرہ بھی کروں گی۔ (نحل:125)

صرف سناؤں گی نہیں دوسروں کی بھی سنوں گی، دوسرے کی شکایات درست ہوں تو تسلیم کرنا، اعتراف کرنا سیکھوں گی، بے جا تاویلوں سے احتراز کروں گی۔ (نساء:135، مسلم:91، ابوداود:4092، ترمذی:1999)

اگر شکایات درست نہ ہوں تو اچھے انداز میں غلط فہمیوں کا ازالہ کروں گی۔ (نحل:125)

سنت 41: اگر باہمی تبادلہ خیال کرنے سے آپس کے جھگڑے حل نہ ہوں تو ثالث اور فیصل کے ذریعہ یا کسی جائز بیرونی دباؤ کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کروں گی۔ (نساء:35) ہر حال میں فیصل شریعت کو بناؤں گی۔ (نساء:59، شوریٰ:10) پھر فیصل کی طرف سے جو فیصلہ آئے اس کو قبول کروں گی اگرچہ ذاتی مفاد کے خلاف ہو اور کھلے دل سے تسلیم کروں گی، شریعت کے فیصلہ پر تنگ دل نہیں ہوں گی۔ (نساء:65)

سنت 42: باہمی تبادلہ خیال اور ثالث کے ذریعہ تنازعات اور لڑائی جھگڑے حل نہ ہوں تو تکلیف واذیت سے بچنے کے لیے فریق مخالف سے احسن انداز سے کنارہ کشی اور علیحدگی اختیار کروں گی جبکہ علیحدگی کی صورت میں اس سے زیادہ بڑی کسی تکلیف پیش آنے کا اندیشہ نہ ہو۔ (بقرۃ:229)

خوشگوار ازدواجی زندگی کی 34 سنتیں (شوہر کے لیے)

1. شکر کرنا

سنت 1: ازدواجی رشتہ بڑی بڑی نعمتوں کا سرچشمہ ہے کتنے لوگ ہیں جو اس نعمت سے محروم ہونے کی وجہ سے کیسے کیسے مسائل کا شکار ہیں آپ کو یہ نعمت حاصل ہے۔ لہٰذا ناشکری سے بہت بچیں، روزانہ اس نعمت کے شکریہ کے طور پر دو نفل شکرانہ کے پڑھیں۔ (ابوداؤد:2774، مسند احمد:1164، کویتیہ، سجود الشکر:2، الشکر:13، مسند احمد:18449)

اور یہ دعا مانگیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ زَوَالِ نِعۡمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ۔ (مسلم:2739)

2. خوش رکھنا

سنت 2: اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے اس کو راضی کرنے کی نیت سے بیوی کو راضی اور خوش رکھنے کے لیے آج کے دن پوری کوشش کروں گا کہ مثالی شوہر ثابت ہوں، اس لیے کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنا، حقوق اور ذمہ داریاں پوری کرنا اللہ کا حکم ہے (نساء)، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں سے ہے (جامع الاصول:220-4717) عقد نکاح کے ذریعہ اس کا مضبوط معاہدہ ہو چکا ہے۔ (نساء:21، معارف القرآن، تفسیر ابن کثیر، جامع الاصول:1796-4997)

3. مثالی ذمہ دار بن کر دکھانا

سنت 3: زندگی کے طویل سفر میں بدنظمی، بدانتظامی سے بچنے کے لیے بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے (شوہر کو) گھر کا بڑا، قوّام، سربراہ، ذمہ دار بنایا ہے، میری کوشش ہوگی کہ اچھا سربراہ، اچھا ساتھی بن کر دکھاؤں، ہر طرح سے خیال رکھوں گا، بے جا سختی نہیں کروں گا، حتی الامکان نرمی، تحمل، درگزر سے کام لوں گا۔ ماتحتوں، کمزوروں کے بارے میں یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات تھیں۔

(قصص 27، مسلم:1658، مشکوٰۃ:3556، مرقاۃ/عون المعبود، ابوداود، فی حق المملوک، رقم:5163، جامع الاصول:5886، مشکوۃ، رقم:3359، نضرۃ النعیم، فوائد حسن المعاملہ، فائدہ:3، عدل:2793 / 7، مظاہر حق:439 / 3، جامع الاصول:7822، مشکوٰۃ:4938، بخاری:2272، ترمذی:2494، مشکوٰۃ:330، جامع الاصول:5885، ترمذی:1946، مشکوٰۃ:3358، کویتیہ، رق، فقرۃ:29، ابوداود:2594، مشکوٰۃ:5246، جامع الاصول:2780، مشکوٰۃ:5232، بخاری، جامع الاصول:2781، جامع الاصول:8111، جامع الاصول:8109)

اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاج تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں کی رائے کا احترام فرماتے تھے، ہر موقع پر اپنی چلانا، اپنی

بات اونچی رکھنا، منوانے والا مزاج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ تھا۔ (مسلم:1213)

سنت 4: ماں، باپ، بہن، بھائیوں کے حقوق اور بیوی کے حقوق، اسی طرح دینی و دنیاوی ذمہ داریاں اور بیوی کے حقوق، نیز اگر کئی بیویاں ہوں تو انمیں عدل وانصاف سے کام لوں گا، ایک کی وجہ سے دوسرے پر ظلم نہیں کروں گا۔ (نحل:90، حجرات:9) یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات تھیں۔ اور یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاج تھا کہ اپنے اور بیویوں کے معاملات میں اس طرح بیویوں کے آپس کے معاملات (دوحزب، برتن، حلوہ والا معاملہ) میں انصاف فرماتے تھے۔ (بخاری:2581، مسلم:2442، بخاری:5235، نسائی:8917)

4. محبت کرنا

اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر بیوی سے محبت کروں گا۔ (توبہ 71:، روم:21، مسند احمد:9198، ابن ماجہ:1847) بیوی سے نفرت اور بغض نہیں کروں گا۔ (بخاری:6064، ترمذی:2510)

سنت 5: بیوی کی کمیوں، خامیوں کو نہیں خوبیوں کو دیکھوں گا، بولوں گا، سنوں گا، سوچوں گا۔

(مسلم:3645، ابوداود:4860)

اللہ سے یہ دعا مانگوں گا کے میری بیوی کے عیب اور خامیاں مجھے بھلا دے۔

سنت 6: اپنی بیوی کی کمیوں خامیوں کا دوسروں کی خوبیوں سے موازنہ نہیں کروں گا بلکہ بیوی کی خوبیوں کا دوسروں (بغیر تعیین کیے) کی خامیوں سے موازنہ کر کے، شکرادا کروں گا۔ (طٰہٰ:131، حجر:88، نساء:32، ابراہیم:34، ترمذی:2512)

سنت 7: اس بات کی کوشش کروں گا کہ ہر روز کسی نہ کسی طریقہ سے بیوی سے محبت کا اظہار ہو بیوی سے نفرت، لاتعلقی بےزاری کا اظہار نہیں کروں گا۔ (بخاری:5191، 4/152)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اظہار محبت فرماتے تھے، گھر سے نکلتے وقت (ترمذی:79، ابوداود:178، نسائی:170، ابن ماجہ:502) کبھی برتن میں اسی جگہ سے لیتے جہاں سے اہلیہ نے لیا تھا۔ (مسلم:300) ان کے منہ کی نرم کی ہوئی مسواک استعمال کر لیتے (بخاری:4438) کبھی ان کی گود میں سر رکھ کر سوجاتے (بخاری:4607، مسلم:550) کبھی ان سے ٹیک لگا کر قرآن پڑھتے۔ (بخاری:3672، مسلم:267) حتیٰ کہ انتقال بھی اسی حال میں ہوا کہ ٹیک لگائے ہوئے تھی (بخاری:3100، مسلم:4474) ایک مرتبہ جب کسی نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ نام لیا (بخاری:3662، مسلم:2384) حضرت خدیجہ سے فرمایا: میرے دل میں آپ کی محبت ڈال دی گئی

ہے (مسلم:2435) ایک مرتبہ حضرت عائشہ نے حضور ﷺ کو ایک کہانی سنائی۔اس کہانی کا جو سب سے بہترین کردار تھا ابو ذرعۃ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا: میں تمہارے لیے ابو زرعۃ کی طرح ہوں (بخاری:5189، مسلم:2448) بیوی کے منہ میں لقمے بنا بنا کر ڈالنا آپ ﷺ کی تعلیمات میں سے تھا۔(بخاری:3936) ایک مرتبہ کسی نے آپ کی دعوت کی، آپ ﷺ نے اس شرط پر منظور فرمائی کہ عائشہ بھی ساتھ ہوں گی، وہ تیار نہ ہوئے تو آپ ﷺ نے دعوت میں جانے سے انکار کر دیا، دوبارہ ایسا ہی ہوا آخر تیسری بار انہیں ماننا پڑا۔(مسلم:2037،نووی)

اللہ کا حکم سمجھ کر اس بات کی بھر پور کوشش کروں گا کہ بیوی کے دل میں میری محبت پیدا ہو اور بڑھتی رہے۔جس کے لیے یہ اسباب اختیار کروں گا۔

سنت 8: (1) اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے عبادات، معاملات/حقوق کی ادائیگی میں فرائض کے ساتھ نوافل کا بھی اہتمام کروں گا۔(مریم:96، بخاری:3209) نیز ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا بہت اہتمام کروں گا۔

(الادب المفرد:401، بخاری:3209، انعام:65، انعام:129، معارف القرآن:3/260، معالم العرفان، انعام:65، الھود:119، مائدۃ:14-64، مریم:96، جامع الاصول:4784)

سنت 9: (2) جسم لباس کی صفائی کا اہتمام کروں گا۔(مسند احمد:7421، ابن ماجہ:1857، کویتیۃ، نکاح:35) پراگندگی میل کچیل سے بچوں گا۔(بقرہ:222، بخاری:5079، اسد الغابۃ تذکرۃ حولاء العطارۃ:7/177، ابوداود:1565، نسائی:5142) جیسے شوہر یہ چاہتا ہے کہ بیوی صاف ستھری ہو ایسے ہی بیوی بھی یہی چاہتی ہے یہ اس کا حق ہے۔(بقرۃ:228، طبری، کیف عاملھم:66) حضور ﷺ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسواک کا اہتمام کرتے تھے۔(مسلم:235، حاشیہ سیوطی علی سنن نسائی:1/10) ایسے ہی دن، رات میں جب بھی سو کر اٹھتے (ابوداؤد:57) ایسے ہی منہ، سر کو صاف ستھرا رکھنے، دھونے، بالوں کو سنوارنے کا خوب اہتمام کرتے۔(بخاری:2029، مسلم:297، بخاری 301، بخاری:5924، مسلم:2156، ابوداؤد:4163، عون المعبود)

سنت 10: (3) خوشبو لگانے کا اہتمام کروں گا۔حضور ﷺ کو اس بات کا بہت اہتمام ہوتا تھا کہ آپ کی ذات سے کسی قسم کی بو نہ آئے (بخاری:6972، مسلم:1474، المعجم الاوسط:8794، کویتیۃ، تطییب:5) حتی کہ آپ ﷺ بعض مباح چیزوں (پیاز، لہسن) کو بھی بدبو کی وجہ سے استعمال نہیں فرماتے تھے۔(مسند احمد:23526، تحریم:1-5، بخاری:6972، مسلم:1474)

سنت 11: (4) گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کروں گا، خیر خیریت پوچھوں گا۔(نور:27-61)

حضور ﷺ کی یہی تعلیم تھی۔(ترمذی:2485-2698) آپ گھر میں داخل ہوتے تو ضرور سلام کرتے۔(طبرانی:8764)

گھر والے سو رہے ہوتے تو آہستہ سے کرتے۔ (ترمذی:2719، مسند احمد:23809، الادب المفرد:1070، مسلم:4124) خیر خیریت پوچھتے۔ (بخاری:4792، مسلم:1428، نووی) مسکراتے ہوئے گھر میں داخل ہوں گا۔ 1) خندہ پیشانی سے باتیں کروں گا۔ 2) توجہ سے بات کو سنوں گا۔ 3) کچھ وقت یکسوئی سے بیوی بچوں کے ساتھ بات چیت کے لیے نکالوں گا۔ 4) بیوی بچوں کے آپ کے مذاق، مباح اور جائز تفریحات میں خشک مزاجی سے کام نہیں لوں گا۔

1) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ تبسم فرماتے تھے (ترمذی:3641، بخاری:6089) لوگ ادھر ادھر کی باتیں کرتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموشی سے مسکراتے رہتے (مسلم:2322، ترمذی:2850) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بد اخلاقوں سے بھی خندہ پیشانی کے ساتھ باتیں کرتے تھے۔ (ترمذی:2055، بخاری:6032، مسلم:2591)

سنت 12: 2) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک کی بات کو کان لگا کر سنتے تھے (بقرۃ:61، بخاری:642، ابوداؤد:544)

3) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیویوں کے ساتھ خوش مزاجی، بے تکلفی کا معاملہ فرماتے تھی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیویوں کی کہانیاں بھی سنتے تھے (بخاری:5189، مسلم:2448) رات کو بھی باتیں کرتے اگرچہ سفر میں ہوتے (بخاری:5211، مسلم:2448) تہجد اور فجر کی سنتوں سے فارغ ہو کر باتیں کرتے۔ (مسلم:743، ابوداؤد:1263) آپس میں میں پیار و محبت کا مذاق بھی ہوتا، نوک جھوک ہوتی۔ (مسند احمد:24720، ابن ماجہ:1465) 4) بیویاں آپس میں ایک دوسرے کے منہ پر حلوہ ملتی رہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنستے رہے۔ (نسائی:8917) حضرت عائشہ کی سہلیاں اس کے ساتھ کھیل رہی ہوتیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر آنے پر وہ بھاگنے کی کرتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کھیلتے رہنے کا کہتے۔ (بخاری:6130، مسلم 2440) گھر میں گھلونے رکھنے، کھیلنے کی کوئی ممانعت نہ تھی۔ (ابوداؤد 4932) خوشی، شادی اور عید کے موقع پر کھیل کود دیکھنے کی (ترمذی:3691، بخاری:455، مسلم:892) اور اس میں شرکت کی اجازت ہوتی۔ (بخاری:950، مسلم:892) بلکہ کبھی خود بھی بیوی کے ساتھ کھیل میں حصہ لیتے۔ (مسند احمد 25745 م ابوداؤد:2578، ابن ماجہ:1979)

سنت 13: (5) بیوی کے ساتھ گفتگو میں ہر وقت میٹھا اور نرم لہجہ اپناوں گا۔ (آل عمران:159، ترمذی: 2488، ابن ماجہ:1861، کویتیۃ، نکاح:32) تیز لہجہ، زبان درازی سے اجتناب کروں گا۔ (آل عمران:159، مشکوۃ:5103)

سنت 14: (6) وقتاً فوقتاً بیوی کی پسند کے مطابق ہدیہ دینے کا اہتمام کروں گا۔ (الادب المفرد:594)

بیوی کو اگر ضرورت ہو تو اپنا مال ان پر خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھوں گا۔ بخل سے کام نہیں لوں گا۔

(ترمذی:1961، رحمن:60، بقرۃ 195)

ہدیہ تحفہ کے بے جا مطالبے، ڈیمانڈ نہیں کروں گا۔ (ابن ماجہ:4102،ابن ماجہ:4102)

سنت 15: (7) بیوی کے بُرے رویے، برے سلوک کا بدلہ اچھے رویے اور اچھے سلوک سے کرنے کی کوشش کروں گا۔ (فصلت:34-35)

سنت 16: (8) اللہ تعالیٰ بیوی کے دل میں میری محبت ڈال دے اس لیے اوقات قبولیت میں کثرت سے ان دعاؤں کا اہتمام کروں گا۔

(1) اَللّٰھُمَّ حَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا۔

(2) رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔

(3) اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ۔

(مجمع الزوائد:17115،الفرقان:74،ابو داود:969)

5. عزت، اداب واحترام کرنا

اللہ تعالیٰ نے بیوی کے مقابلہ میں شوہر کو جو مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ (النسا:34،بقرۃ:288،مسند احمد:22755، کویتیۃ،زوج:2) اسی مقام و مرتبہ کی وجہ سے ہمیشہ بیوی کے ساتھ ادب واحترام والا معاملہ کروں گا۔

سنت 17: بات چیت میں اچھے انداز، اچھے القاب سے خطاب کروں گا۔ (رھبان اللیل:2/15،بخاری:602، بخاری:4939) بُرے انداز (تم، تو حاکمانہ، آرڈر والا، طنزیہ، ناشکری والا لہجہ، بے جا سوالات، تحقیقات، کیوں، کیا، وغیرہ) میں خطاب نہیں کروں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں کو اچھے نام، القاب اور کنیت سے خطاب کرتے تھے۔ کبھی اس طرح اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ کَیْفَ اَنْتُمْ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ (بخاری:4792،مسلم:1428) کبھی عائشہ کو یا عائشہ (بخاری:3217، مسلم:2447) یا حمیرا (نسائی:8951) یا ام عبداللہ (ابن حبان:7117) اے صدیق کی بیٹی (ترمذی:31785) ام سلمہ کو کہتے یا ابنۃ ابی امیۃ (بخاری:4370)

سنت 18: بیوی کو، اس کی باتوں کو، کاموں کو، اس کی رائے کو (بخاری:1253-2732،مسلم:1213) اس کے رشتہ داروں کو اہمیت دوں گا۔ عزت احترام سے پیش آؤں گا، برے انداز، الفاظ القاب سے مخاطب نہیں کروں گا، ان باتوں سے اجتناب کروں گا۔ معمولی معمولی باتوں پر جھڑک دینا، insult کرنا، غلط نامناسب الفاظ سے پکارنا، گالی دینا، تیز آواز سے چیخ چیخ کر بولنا، بیوی کے سامنے ہمیشہ دوسروں کی تعریف (خوبیاں بیان) کرنا، بیوی سے بات

کرتے ہوئے لب ولہجہ کا بدل جانا، بیوی کی بات اس کی ضروریات کو اہمیت نہ دینا، معافیاں منگوانا، پیر پکڑوانا، ناک رگڑوانا، دوسروں کا غصہ بیوی پر اتارنا، بیوی کے گھر والوں، رشتہ داروں کو اہمیت نہ دینا ان کے ساتھ غلط رویّہ اختیار کرنا، خاص طور سے بچوں کے سامنے یا ساس نندوں کے سامنے، اپنے یا بیوی کے بہن بھائیوں والدین یا مہمانوں کے سامنے اس طرح کا رویّہ اختیار کرنا۔ سسرال اور بیوی کے رشتہ داروں کی دعوتوں میں جان بوجھ کر شرکت نہ کرنا اس کو اپنی شان کے خلاف سمجھنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ عزت احترام سے پیش آتے تھے ایک مرتبہ تو حضرت صفیہ مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے آئیں جب واپس جانے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں ابھی رکو میں خود تمہیں چھوڑ کر آؤں گا (بخاری:2038، مسلم:2175) ایک مرتبہ صحابہ کو تاکید کی کہ تم آئندہ چل کر ایک علاقہ فتح کرو گے ان سے سسرالی رشتہ (حضرت ابراہیم کی والدہ ماریہ کا علاقہ) کی وجہ سے خیال کرنا (مسلم:2543، شرح نووی) صرف سسرال ہی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر والوں کی سہیلیوں کا بھی احترام کرتے، انہیں ہدیہ بھجواتے۔

(مسند احمد:24343، طبرانی، ترمذی:1940، الادب المفرد:172-232، بخاری:3818، مسلم:2435، مستدرک حاکم:1/17)

سنت 19: بات بات پر (دوسری شادی، طلاق وغیرہ کی) دھمکیاں نہیں دوں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر والوں کو ہمیشہ ساتھ رہنے کا احساس دلاتے تھے اور یہ بتاتے کہ میں تمہیں کبھی طلاق نہیں دوں گا

(بخاری:5189، مسلم:1478-2448، ابن حبان:7095، مستدرک حاکم:6729)

سنت 20: بات بات پر طعنہ نہیں دوں گا خاص طور سے بدصورتی کا، غربت کا، والدین کی تربیت کا، جہالت کا، برادری کا۔ یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات تھیں (ابوداؤد 2142، ابن ماجہ:1850، مسند احمد:20013)

سنت 21: بلا وجہ شک، شبہ، بدگمانی نہیں کروں گا۔ یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات تھی (بخاری:1801، مسلم:715) یہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاج تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شک نہیں کرتے تھے، قصہ افک میں فرمایا: مَا عَلِمۡتُ عَلٰی اَھۡلِیۡ اِلَّا خَیۡرًا۔ (بخاری:2661، مسلم:2770، بخاری:1800، مسلم:1928)

6. خدمت کرنا

سنت 22: بیوی کو اپنا جیسا انسان سمجھوں گا، اور ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھوں گا کہ جس طرح بیوی پر شوہر کے حقوق ہوتے ہیں ایسے ہی شوہر پر بھی بیوی کے حقوق ہوتے ہیں۔ (بقرۃ:228، نساء:19، جامع الاصول:87، ابوداؤد:2425)

سنت 23: اپنی حیثیت کے مطابق بیوی کی ضروریات، نان نفقہ (کھانا، پینا، پہننا، اوڑھنا، بچھونا، رہائش، دیگر ضروریات علاج معالجہ، مہر کی ادائیگی) کی پوری پوری، بروقت ادائیگی کا پورا پورا خیال رکھوں گا۔

مزید جیب خرچ بھی دوں گا تاکہ وہ آزادی سے اپنے والدین، رشتے داروں پر خرچ کرنا چاہے تو کر سکے۔

بیوی کے ذاتی مال اسی طرح سسرال کے مال میں کسی قسم کی لالچ کا مظاہرہ نہیں کروں گا کسی قسم کا مطالبہ نہیں کروں گا، دباؤ نہیں ڈالوں گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے (طلاق:6-7 بقرۃ:233،نساء:34، جامع الاصول:52-1796-5933) حکم پورا کرنے اور ثواب کی نیت سے خرچ کرنے پر بڑا اجر وثواب بھی ہے (جامع الاصول:5891-7262-9251) کوتاہی پر بہت وعیدیں بھی ہیں (مسلم:996) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو پورے سال کا نفقہ پہلے ہی دے دیا کرتے تھے۔ (بخاری:5357،مسلم:1757)

سنت 24: بیوی کو وقت دوں گا (کالٹی ٹائم) توجہ دوں گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے (حوالہ جھگڑے نوٹس ص:196) نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود دینی مشغولیتوں، عالمی ذمہ داریوں کے اپنی بیویوں کو بھرپور وقت دیا کرتے تھے، اشراق کے بعد وقت دیتے (معجم الاوسط:8764) عصر کے بعد دیتے (جامع الاصول:855، بخاری:5216) رات کو سب بیویوں کو وقت دیتے (جامع الاصول:9095،مسلم:1462) اپنے ساتھ دعوت میں لیجاتے (مسلم:2037)

7. خدمت لینے میں اعتدال

سنت 25: بیوی کو خادمہ، نوکرانی نہیں رفیقہ حیات سمجھوں گا (بقرۃ:288،نساء:19) ہمت، طاقت سے زیادہ کام نہیں لوں گا۔ پہلا وہ کر کے بیوی کا کام نہیں بڑھاؤں گا، بیوی کی صحت، بیماری، خوشی، غمی، تھکاوٹ، آرام وغیرہ کا خیال رکھوں گا (کویتیہ، خدمۃ:7) اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے (بقرۃ:185-286، حج:78) نیک، صالح انسان بھی ایسا نہیں کرتا (قصص:27) ہماری شریعت میں تو غیر مسلم اقلیتوں (جامع الاصول:1139-3052) حتیٰ کہ جانوروں سے بھی طاقت سے زیادہ کام لینے کی ممانعت ہے (جامع الاصول:2631-2، ابوداود:2549، جامع الاصول:2567، ابوداود:2548،مسند احمد:15629) ایسے شخص جو ماتحتوں کو مشقت میں ڈالے اس کے لیے سخت وعیدیں ہیں (مسلم:1828، مشکوٰۃ، کتاب الامارۃ، ترمذی1940، مشکوٰۃ مع مظاہر:541/4، ترمذی:1941) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کام خود بھی کر لیتے تھے گھر والوں کے کاموں میں ہاتھ بھی بٹاتے تھے (بخاری:676، طرح التثریب، الادب المفرد:531، شمائل ترمذیؒ 343، مسند احمد:24382، بخاری:2893، مسلم:1365) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترغیب دی تھی کہ بیوی کو پانی پلانے پر بھی اجر ہے (مسند احمد:17155)

سنت 26: بیوی کو کمانے ملازمت کرنے پر مجبور نہیں کروں گا۔

سنت 27: بیوی کی طرف سے بہترین خدمات پیش کرنے پر ان کا شکریہ ادا کروں گا۔(1)
کسی مجبوری کی وجہ سے اگر کوئی کمی، کوتاہی ہوئی تو نکتہ چینی نہیں کروں گا، عیب نہیں نکالوں گا۔(2)

(1) یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات تھی (من لم یشکر الناس)

(2) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیب نہیں نکالا کرتے تھے (مسلم:5380،مزید جامع کا حوالہ) گھر والوں کی کمزوریاں ڈھونڈنے سے منع فرماتے تھے (مسلم:4969 یلتمس عثراتھم) بیویوں کی خوبیوں، صلاحیتوں کا اعتراف فرماتے، تعریف کرتے تھے۔

(بخاری 3411،مسلم:2431،ترمذی:1834،نسائی:3947،ابن ماجہ:3280)

8. احساس، خیال

سنت 28: دکھ، درد میں احساس وخیال کروں گا، تکلیف، پریشانی میں فکرمندی کا اظہار کروں گا، آرام وراحت کا خیال کروں گا، بے حسی لاپرواہی کا مظاہر نہیں کروں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیویوں کے اندرونی جذبات کو نوٹ فرمایا کرتے تھے ان کا احساس فرماتے تھے۔(جامع الاصول:4830،خ،م) گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو تیمارداری، خبر گیری فرماتے، بہت زیادہ توجہ فرماتے (جامع الاصول:729،خ،م،ت، س) دم کرتے (جامع االاصول:5712،خ،م،ط،د،ت) تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر پھونکتے (بخاری:5743،مسلم:2191) گھر والوں میں کوئی غم زدہ ہوتا تو دلجوئی فرماتے (بخاری:316،مسلم:1211) اپنے ہاتھ سے آنسو پوچھتے (مسند احمد:26866) گھر والے سورہے ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باہر جانا ہوتا تو بہت آہستہ اور اس انداز سے جاتے کہ آہٹ بھی محسوس نہ ہو (؟؟) اسی طرح اگر گھر آئے اور کوئی سورہا ہوتا تو بہت اہستہ سے سلام کرتے (؟؟) اس بات کی بھی کوشش فرماتے باہر والوں کی وجہ سے بھی اہلیہ کی نیند خراب نہ ہو، آرام میں خلل نہ آئے (جامع الاصول 62،خ،م،د،س) اپنی تکالیف سے زیادہ گھر والوں کی تکلیف کا خیال فرماتے (جامع الاصول:4910،خ،مسند احمد:12267) گھر والوں میں آپ میں کوئی بات ہوجاتی ت جن پر زیادتی ہوتی ان کی دلجوئی فرماتے، تسلی دیتے (ترمذی:3894،مسند احمد:12392) گھر والوں کو کسی کے عمل سے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہوتا تو اس کو عمل سے روکتے، منع کرتے (انجشہ،مسلم:2323)

9. تحفظ، دفاع

سنت 29: بیوی کو اس کی جان، مال، عزت، آبرو کو پورا پورا تحفظ دوں گا، حق بات میں اس کا دفاع کروں گا اس کو

دوسروں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑوں گا۔ کسی کو یہ حق نہی دوں گا کہ وہ بیوی کو ناحق جب جو چاہے کہہ دے۔
یہی اللہ کا حکم ہے (عدل والی آیات) اور یہی حضور ﷺ کی تعلیمات ہیں (عدل والی روایات) یہی آپ ﷺ کا مزاج تھا، اگر کسی کی طرف سے ناحق ظلم ہوتا تو آپ ﷺ مظلومہ اہلیہ کا ساتھ دیتے۔

(ترمذی:3894، ابوداود:4875، بخاری:2581، مسلم:2442)

10۔ دینی تربیت

گھر والوں کی دینی فکر بھی کروں گا، تعلیم وتربیت میں کسی قسم کی غفلت نہیں کروں گا۔

سنت 30: دین سیکھنے/سیکھانے کے اعتبار سے مشورہ سے کوئی ترتیب بناؤں گا، یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔
یہی حضور ﷺ کی تعلیمات تھیں

(احزاب:34، عثمانی، کویتیہ، انوشہ:9، أخرج ابن عبدالبر فی الجامع:1/7، ابونعیم فی الحلیۃ:5/57، بخاری:97-98)

یہی آپ ﷺ کا مزاج تھا، آپ ﷺ گھر والوں کی دینی فکر فرماتے تھے ان کو دین سیکھانے کا بہت اہتمام فرماتے تھے، گھر والوں کو دوسرئ خواتین کے ذریعہ بھی دینی و دنیاوی ضروریات کا علم سیکھانے کا اہتمام فرماتے (ابوداؤد: 3887، مسند احمد: 2709) خود بھی سکھاتے رہتے، ہفتہ میں ایک دن باقاعدہ اس کے لیے طے تھا (بخاری:101) **تعلق مع اللہ** سکھاتے، **صحیح عقائد کی تعلیم** دیتے (بخاری:427، مسلم:528، نسائی:704، مسند احمد:24252) **اخلاص** سکھاتے (بخاری:2033، مسلم:1173) **خوف خدا** سکھاتے (بخاری:4829، مسلم:899، مسند احمد:2398) **اللہ سے مانگنے کے طریقے** بتاتے (ترمذی:2388) **گناہوں کی نفرت** دلاتے (ابن ماجہ:4243) **عبادات میں اعتدال** (بخاری:1150-43) **دوام اہتمام کی تعلیم** دیتے (بخاری:6465، مسلم:783) **آسان آسان طریقے** بتاتے (ترمذی:802، نسائی:2912) **اللہ کی یاد اور ذکر کرنا** سکھاتے (مسلم:2724)

الغرض علوم دینیہ کی تعلیم کا کوئی وقت مخصوص نہ تھا معلمِ شریعت خود گھر میں تھا اور شب وروز اس کی صحبت میسر تھی، آں حضرت ﷺ کی تعلیم وارشاد کی مجلسیں روزانہ مسجد نبوی میں منعقد ہوتی تھیں، جو حجرۂ عائشہ سے بالکل ملحق تھی، اس بنا پر آپ گھر سے باہر بھی لوگوں کو جو درس دیتے تھے وہ اس میں شریک رہتی تھی، اگر کبھی بعد کی وجہ سے کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تو آں حضرت ﷺ جب زنان خانہ میں تشریف لاتے، دوبارہ پوچھ کر تشفی کر لیتیں (مسند عائشہ:77) کبھی اٹھ کر مسجد کے قریب چلی جاتیں (مسند عائشہ:159) اس کے علاوہ آپ نے عورتوں کی درخواست پر ہفتہ میں ایک خاص

دن ان کی تعلیم وتلقین کے لیے متعین فرما دیا تھا (بخاری کتاب العلم) شب وروز میں علوم ومعارف کے بیسیوں مسئلے ان کے کان پر پڑتے تھے ان کے علاوہ خود حضرت عائشہ کی عادت یہ تھی کہ ہر مسئلہ کو بے تامل آں حضرت کے سامنے پیش کر دیتی تھیں اور جب تک تسلی نہ ہو لیتی صبر نہ کرتیں۔ (بخاری: کتاب العلم، ص: 21، سیرت عائشہ: 32)

مخلوق کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا سکھاتے، چنانچہ صلہ رحمی سکھاتے (بخاری: 4769، مسلم: 1445) خوش خلقی، نرم مزاجی سکھاتے (مسند احمد: 23906-23786) برائی کرنے والوں کے ساتھ بھی اچھے برتاؤ کی تلقین کرتے (بخاری: 2935، مسلم: 2165) لوگوں پر خرچ کرنے کی ترغیب دیتے (ابوداؤد: 1700، نسائی 2549، ترمذی: 2394، بخاری: 1420، مسلم: 2452) لوگوں کی غیبت سے منع فرماتے (ابوداؤد: 4875، ترمذی 2502) سادگی، دنیا سے بے رغبتی، قناعت سکھاتے تھے۔ حیا پاکدمنی، عفت کے تقاضے بتاتے تھے۔ (فہم حیا سے)

سنت 31: علم کے ساتھ عملی تربیت کی بھی فکر کروں گا، اس کی نگرانی بھی کروں رکھوں گا، دین پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں، دین پر چلتے ہیں غفلت تو نہیں ہو رہی، اس کو اپنی ذمہ داری سمجھوں گا۔ یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات تھیں۔

(تحریم: 6، نسائی فی سنن الکبریٰ: 9174، بخاری: 993 مسلم: 1829)

حضور گھر والوں کی نمازوں کی فکر فرماتے تھے (بخاری: 7069-512-2024، مسلم: 744-1174، ترمذی: 725)

کوئی منکر گھر میں دیکھتے اس پر خاموش نہ رہتے چنانچہ ایک مرتبہ پردہ پر تصویر دیکھی تو ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

(بخاری: 6109، حیا والی کتاب سے جس مواقع پر غیر کا اظہار فرمایا وہ لکھیں)

سنت 32: تعلیم تبلیغ کے اعتبار سے بھی فکر کروں گا، کوشش کروں گا کہ گھر والے جو سیکھیں اسے آگے سکھانے والے، بتانے والے بنیں، اس کے لیے عملی شکل بناؤں گا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، ازواج مطہرات پر یہ لازم کیا گیا تھا جو سیکھیں اسے امت کے دوسرے افراد تک پہنچائیں (احزاب: 34، معارف، عثمانی، ماجدی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے دین پھیلانے امیت کی تعلیم وتربیت میں بہت اہم کردار ادا کیا، آج بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کا جو ذخیرہ ہمارے پاس ہیں ان میں سینکڑوں حدیثیں امہات المؤمنین کی ہیں، خاص طور سے حضرت عائشہ کا شمار تو ان سات خوش نصیبوں میں ہوتا ہے جن کو مکثرین (کثر سے روایت کرنے والے) کہا جاتا ہے، آپ کی حدیثوں کی تعداد 2210 بتلائی جاتی ہے، آپ حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں ہی مستقل طور سے افتا کا منصب حاصل کر چکی تھیں، حضرت عمر، حضرت عثمان اور ان کے بعد آخری اندگی تک وہ برابر فتوے دیتی رہیں

(سیرت عائشہ:248) بڑے بڑے صحابہ جب کسی مسئلہ میں پھنس جاتے تو آپ سے رجوع کرتے (سیرت عائشہ:249)

11. بیوی کی غلطیوں سے متعلق

سنت 33: بیوی کو خوبیوں، خامیوں کے ساتھ قبول کرنا، کچھ باتیں ناپسندیدہ ہوں تو کچھ پسندیدہ بھی ہوں گی (جامع الاصول:4723، مسلم:1469، نووی، مسند احمد 8363) عورت کی سرشت میں کچھ نہ کچھ کجی ہوتی ہے معمولی غلطیوں کو نظر انداز کرنا۔

(نساء:19 جامع الاصول:4717، بخاری:3331، مسلم:1468، نووی، ترمذی:1188)

سنت 34: چھوٹی موٹی باتوں کو برداشت کرنا، چشم پوشی کرنا (نساء:19، جامع الاصول:1851-52)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواج مطہرات کی اونچی آواز اور تر بتر کی جواب دینے کو (جامع الاصول:856، خ،م،ت،س) ایسے ہی جو غلطیاں عورت کی نفسانی کمزوری (جیسے غیرت کی بناء پر شوہر کے احوال کا تجسس پوچھ گچھ (مسلم:2815-973) سوکنوں کی آپس کی چپقلش ایک دوسرے کو کھری کھری سنانا (بخاری:2581، مسلم:2442) ایک کا دوسرے کے برتن کو توڑ دینا (بخاری:5232، مع الفتح) شہد کے قصہ میں آپس کا گھٹ جوڑ کرنا (تحریم:3، بخاری:2972، مسلم:1474) کی بناء پر ہوتیں اسے خوشی خوشی برداشت کرتے تھے، نظر انداز کرتے تھے۔

رشتہ داریاں نبھانے کی 12 سنتیں

❑ 2 سنتیں سیکھنے سے متعلق

سنت 1: صلہ رحمی (رشتوں کو نبھانے) کے بارے میں آگاہی حاصل کریں، اور اپنی اولادوں کو بتائیں۔(1)

سنت 2: قطع رحمی کے وبال کو اس کی سنگینی کو پہچانیں اور اپنی اولادوں کو بتائیں۔(2)

❑ 5 سنتیں تعلقات، رشتہ داریاں خراب ہونے سے بچانے والی

سنت 1: جو جیسا برتاؤ کرے اس کے ساتھ ویسا برتاؤ کرنے کے بجائے بدسلوکی قطع رحمی کرنے والے کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کی کوشش کرنا یہی حقیقی صلہ رحمی ہے۔(3)

سنت 2: رشتہ داروں پر ظلم، زیادتی، ناانصافی، حق تلفی سے بچیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ حرص وہوس، خود غرضی، مفاد پرستی، تکبر، انانیت کے بجائے ایثار، تواضع وعاجزی اختیار کریں۔(4)

سنت 3: رشتہ داروں کے غلط رویوں پر جذباتی ردعمل، غصہ سے بچیں۔(5)

سنت 4: رشتہ داروں کی اگر غلطیاں کوتاہیاں سامنے آئیں تو مندرجہ ذیل 7 کام کریں:

1) بلا تحقیق بدگمانی، شک شبہ، الزام اغراض، فرضی مفروضوں سے بچیں بلکہ پہلے تحقیق کریں۔(6)

2) تحقیق میں صرف سنی سنائی باتوں پر نہ جائیں آنکھوں کی جگہ کان استعمال نہ کریں جس شخص کی غلطی ہے اسی سے یا غیر جانبدار سے تحقیق کریں۔ غلطی کرنے والے کی جگہ پر اپنے آپ کو رکھ کر دیکھیں اگر آپ ہوتے یا آپ کے اپنے ہوتے تو آپ کیا کرتے؟

3) غلطی ثابت ہو جانے کے بعد یہ بھی دیکھیں کہ تنبیہ کرنی ہے یا نہیں کیونکہ ہر غلطی قابل تنبیہ نہیں ہوتی۔

4) اگر تنبیہ ضروری ہے تو تنبیہ کرنے سے پہلے نیت کو ٹٹولیں تنبیہ سے مقصود اللہ کی رضا ہو، نفسانی جذبہ، ذاتی اغراض، انتقام لینا، ذلیل کرنے، تنگ کرنے، دبا کر رکھنا نہ ہو، قابو میں رکھنا وغیرہ۔

5) ان اوقات میں تنبیہ کرنے سے احتراز کریں:

جب آپ غصہ سے بے قابو ہوں، ذہنی انتشار کا شکار ہوں، دباؤ میں ہوں یا جس وقت مخاطب کو تنبیہ کرنا مفید نہ ہو۔

6) کس طرح تنبیہ کرنی ہے؟ اسلوب تنبیہ کیا ہو، اس کے لیے دو باتوں پر پہلے غور کریں۔

پہلی بات: غلطی کرنے والے کون ہیں؟ لاعلمی، ناواقفی کی وجہ سے غلطی کر رہا ہے یا غفلت لاپرواہی کی وجہ سے غلطی کر رہا ہے؟ غلطی کرنے والے کا مقام ومرتبہ، علم وعمل، احسانات قربانیاں، اختیارات کیا ہیں؟

غلطی کرنے والا نیا ہے پہلی بار غلطی کر رہا ہے یا عادی ہے۔ کئی بار سمجھایا جا چکا ہے؟ سرعام غلطی کرنے والا ہے یا چھپ کر غلطی کر رہا ہے؟ مسلسل پے در پے غلطی کرنے والا ہے یا طویل عرصہ کے بعد غلطی دہرانے والا ہے؟ کسی مجبوری کی وجہ سے غلطی کر رہا ہے یا بغیر کسی مجبوری کے کر رہا ہے؟ غلطی کرنے والا کمزور ہے جیسے عورت بچہ، بیمار یا کمزور نہیں ہے۔ غلطیوں کی تاویلیں کرنے والا ہے یا اعتراف اور تسلیم کرنے والا ہے؟ غلطی کرنے والا شرّی ہے یا شرّی نہیں ہے؟ غلطی کرنے والا بہت زیادہ محسوس کرنے والا ہے، بات دل پر لینے والا ہے یا ایسا نہیں ہے؟

دوسری بات: غلطی کس قسم کی ہے؟ غلطی چھوٹی ہے، قابل معافی ہے یا بڑی یا بہت بڑی ہے؟ فطری غلطی ہے یعنی غلطی کرنے والا جس طبقہ سے ہے یہ غلطی اس طبقہ کی فطرت ہے یا فطری غلطی نہیں ہے، غلطی اس ماحول میں بہت عام ہے یا عام نہیں؟ غلطی مشترکہ دو فریقوں کی ہے یا غیر مشترکہ ایک فریق کی ہے؟ غلطی کی بنیاد کوئی غلط نظریہ، تصور ہے یا ایسا نہیں ہے؟

ان سب کو بھی تنبیہ سے پہلے دیکھنا ہوگا۔

مثلاً: جہاں غلطی پر جری ہونے کا اندیشہ ہو وہاں صرف چشم پوشی اور لاعلمی کا اظہار کریں۔ بعض مرتبہ غلطی کرنے والے کو مخاطب بتائے بغیر تعریض اشارہ کنایہ کے طور پر تنبیہ کریں۔ بعض اوقات غلطی کرنے والے کو براہ راست مخاطب بنا کر تنبیہ کریں۔

بعض اوقات غلطی کرنے والے کا سارا کام غلط نہیں ہوتا اس صورت میں صرف اس چیز کو غلط کہیں جو غلطی پر مشتمل ہے پوری بات یا سارے عمل کو غلط قرار نہ دیں۔

اگر غلطی کرنے والے کی غلطی کا عام لوگوں کو علم نہ ہو تو تنہائی میں تنبیہ کریں۔

جہاں کچھ غلطی کی طرف اشارہ کر کے باقی تفصیل بیان نہ کرنا مفید ہو تو خواہ مخواہ تفصیل بیان نہ کریں۔ غلطی کی وجہ سے اگر کوئی شرعی حکم متاثر ہو رہا ہو یا اس کا دنیاوی نقصان ہو رہا ہو اور وہ واقف نہ ہو تو تنبیہ کے ساتھ ساتھ اس کی بھی وضاحت کریں اور بچنے کی تدابیر بھی بتا دیں۔

اگر غلطی بالکل واضح ہو تو بغیر کسی تمہید کے تنبیہ کریں۔

سنت 5: گناہوں سے بچیں اس لیے کہ گناہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ پھر باہمی اختلاف نفرتوں ،عداوتوں کا عذاب مسلط کر دیتے ہیں۔(7)

❑ 5 سنتیں رشتہ داری نبھانے کے طریقوں سے متعلق

سنت 1: تمام رشتہ داروں کے لیے اچھا سوچیں، مثبت سوچیں، منفی سوچ سے بچیں، سب کا بھلا چاہیں، سب کو قابل اہمیت عزت سمجھیں، جو اپنے لیے پسند کریں وہی رشتہ داروں کے لیے بھی پسند ہو جو اپنے لیے ناپسند ہو وہ رشتہ داروں کے لیے بھی ناپسند ہو۔

جڑنے جوڑنے کا جذبہ ہو، محبت کریں محبتیں پھیلائیں۔ سینہ کو بلاوجہ کی کدورت، نفرت، حسد، کینہ، بغض سے پاک رکھیں۔

چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑا نہ بنائیں، ظرف وسیع رکھیں۔ کسی رشتہ دار سے اختلاف ہو جائے تو انتقامی جذبہ سے بچیں۔

سنت 2: رشتہ داروں سے میل ملاقات، سلام دعا، رابطے اور تعلقات ضرور رکھیں۔ جن سے ملنا مشکل ہو دور ہونے کی وجہ سے یا مصروفیت کی وجہ سے تو ان سے خط وکتابت، ٹیلیفون، انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ سلام وکلام رکھیں۔(8)

بعض مواقع میں تو رشتے باقی رکھنے کے لے میل ملاقات بہت ضروری ہوتی ہے۔ جیسے بیمار رشتہ دار کی عیادت، مرحوم رشتہ دار کی تعزیت اور دیگر خوشی غمی کے موقع پر شرکت۔(9)

سنت 3: رشتہ داروں سے ملاقات کے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں:

1) کسی اور کے لیے نہیں کسی دنیاوی غرض کے لیے نہیں اپنے لیے اپنی آخرت کے لیے ایسے ملیں کہ رشتہ دار خوش ہو جائیں۔(10)

2) رویہ اور چہرہ کے تاثرات اچھے رکھیں، ایسے نرم طبیعت بن جائیں کہ رشتہ دار آپ سے بے تکلف گھلنا، ملنا پسند کریں۔(11) خندہ پیشانی سے ملیں۔ مسکرا کر ملیں۔(12)

3) رشتہ داروں سے ملاقات کے وقت؛

● اچھا بولیں: لایعنی اور فضول باتوں سے بچیں، سچائی اور زبان کا پکا ہونا وعدوں کو پورا کریں۔ اپنے بول سے دوسروں

کی حوصلہ افزائی تعریف کریں، ضرورتمند کی جائز سفارش کریں، اس کو تسلی دیں اور اس کے لیے دعا کریں، نرم اور خوبصورت لہجہ استعمال کریں، رشتہ داروں کو نیکی اور اچھی بات کی تلقین کریں اور برائی سے روکیں، شکوے شکایتیں، الجھنا، بحث مباحثہ، منوانا، عذر توڑنے سے بچیں، بہتان، تہمت، الزام، غیبت، چغلی، پروپیگنڈہ سے بچیں، موقع محل دیکھ کر بولیں بے موقع نہ بولیں، بے جا مذاق/ استہزانہ کریں، حقوق کے مطالبہ میں زبان کا صحیح استعمال کریں، اختلاف کے وقت مہذب زبان استعمال کرنا، غصہ، سخت الفاظ استعمال کرنے سے احتراز کریں۔

- **اچھا سنیں:** بات کو توجہ سے سنیں، دوسرے کی بات نہ کاٹیں، کسی کی برائی غیبت، چغل خوری سننے سے بچیں، سنی سنائی بات پر اعتماد نہ کریں بلکہ تحقیق کریں۔
- **اچھا دیکھیں:** دوسروں کی خوبیاں دیکھیں، دوسروں کے عیوب کے بجائے اپنے عیوب پر نگاہ رکھیں، بڑوں کو عقیدت اور چھوٹوں کو شفقت کی نگاہ سے دیکھیں، دوسروں کی نعمتوں کے بجائے اپنی نعمتوں کو دیکھیں، گنیں۔

4) جو رشتہ دار اچھے نہیں لگتے ان سے بھی اچھی طرح ملیں۔(13)

آپ سے ملتے ہوئے لوگ جو بُرا رویہ اختیار کرتے ہیں آپ اس قسم کے رویہ سے نہ ملیں۔(14)

5) میل ملاقات اور رشتہ داروں کی زیارت میں اعتدال رکھیں۔(15)

سنت 4: رشتہ داروں کی دنیاوی ضرورت حاجت کے وقت تعاون، اعانت اور مدد کریں یعنی قریبی رشتہ دار اگر ضرورت مند ہوں اور ان کی حاجت پوری کرنے کی قدرت ہو تو صرف ملاقات کر لینے سے صلہ رحمی کرنے والا شمار نہ ہوں گے بلکہ اپنی استعداد اور قدرت کے بقدر ان کی حاجت کو پورا کرنا ضروری ہوگا۔(16)

سنت 5: رشتہ داروں کی اخروی ضرورت، حاجت کو پورا کریں یعنی درجہ بدرجہ اپنے رشتہ داروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ یہ بھی ایک طرح سے صلہ رحمی حسن سلوک اور رشتہ داروں کے حقوق میں داخل ہے اور یہ رشتہ داروں کا روحانی حق ہے۔(17)

اخلاق کی سنتیں

لوگوں سے اچھا تعلق بنانے والی 4 سنتیں

لوگوں کی غلطیوں پر تنبیہ کرنے کی 5 سنتیں

دوسروں سے اختلاف کرنے کی 9 سنتیں

باہمی اختلافات حل کرنے کی 13 سنتیں (سلسلہ نمبر 1)

باہمی اختلافات حل کرنے کی 12 سنتیں (سلسلہ نمبر:2)

لوگوں سے اچھا تعلق بنانے والی 4 سنتیں

اس مذکورہ طریقہ سے روزانہ اپنا اخلاقی محاسبہ کریں، بہتر ہے کہ یہ پرچہ اپنے مربی کو بھی دیکھاتے رہیں۔

❑ **بدخواہی، نقصان، حق تلفی سے بچنا ہے، سب کے ساتھ خیرخواہی کرنی ہے:** میں پختہ ارادہ کرتا ہوں کہ میں ان شاء اللہ کسی کے ساتھ بدخواہی نہیں کروں گا۔ لہٰذا کسی کو کسی طرح بھی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، نہ جانی نہ مالی نہ ذہنی نہ قلبی۔ کسی کی حق تلفی نہیں کروں گا (جامع الاصول:1796) ہر حق والے کا حق ادا کروں گا (مشکوٰۃ:5127) پورا پورا ادا کروں گا (شعراء:182، مطففین:1) بروقت ادا کروں گا، ٹال مٹول نہیں کروں گا (ترمذی:1312، بیہقی:121/6) سب کے ساتھ خیرخواہی (جامع الاصول:4794) احسان (بقرۃ:195) نرمی کی بنیاد پر معاملہ کروں گا (جامع الاصول:2615) مفادی نہیں معادی سوچ، لینے کے بجائے دینے کا جذبہ اختیار کروں گا (مشکوٰۃ:1113) سب کو قابل اہمیت اور عزت سمجھوں گا (معجم طبرانی) جو اپنے لیے پسند کروں گا وہی دوسروں کے لیے پسند کروں گا، جو اپنے لیے ناپسند کروں گا وہی دوسروں کے لیے ناپسند کروں گا (جامع الاصول:23) محبت نفرت، لینا دینا تمام معاملات میں اخلاص اور اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھوں گا (جامع الاصول:4780)۔ لہٰذا آج کا دن میں اس طرح گزاروں گا/گزاروں گی کہ:

سنت 1: دوسروں کو اذیت/نقصان نہ دینا: نفسانی غصہ کی وجہ سے نہ کسی کو ماروں گا۔ (مشکوٰۃ:3165-5125-5132)

- ذاتی مفاد کے لیے کسی سے خیانت نہیں کروں گا، دھوکہ نہیں دوں گا، جھوٹ نہیں بولوں گا۔ (انفال:27، نساء58)

کوئی ایسا رویہ/عادت/بول اختیار نہیں کروں گا جس سے کسی کی بے عزتی ہو یا کسی کو ذہنی اذیت ہو یا دل دکھے۔ (جامع الاصول:1796)

- مخالف کے ساتھ کوئی بھی رویہ اختیار کرتے ہوئے اس بات کو سوچوں گا کہ اس رویہ کا باعث اور محرک انتقامی جذبہ تو نہیں؟ اگر ایسا ہوا تو توبہ واستغفار کروں گا۔ (جامع الاصول:8819)

❑ **ہر حق والے کا حق پہچاننا:** ہر حق والے کے حق کی ادائیگی کہ اللہ کے، اللہ کے مخلوق کے مجھ پر کیا حقوق ہیں؟ ان کو سیکھوں گا، دارالافتاء سے معلوم کروں گا۔ (دارمی:580، ترمذی:478-487)

- خاص طور سے اگر کسی کے ساتھ اختلاف ہوجائے تو اپنے حق پر ہونے اور سامنے والے کے ناحق ہونے کا فیصلہ خود نہیں کروں گا بلکہ دارالافتاء یا کسی مفتی صاحب کے سامنے رکھوں گا، وہ جو بتائیں گے اس کو دل سے قبول کروں گا اگرچہ میرے مفاد کے خلاف ہو اس یقین کے ساتھ کہ اسی میں میری کامیابی ہے۔ (نساء:135، مائدۃ:8)

☐ اذیت برداشت کرنا: حتی الامکان اس بات کی کوشش کروں گا کہ لوگوں کی اذیتوں، حق تلفیوں، برے رویوں کو برداشت کروں، درگزر اور اعراض کروں (اعراف:199) شکوے شکایتیں نہ کروں (بخاری:5765) احسان اور ایثار سے کام لوں، بدلہ نہ لوں، جھگڑا نہ کروں۔ (جامع الاصول:9349)

☐ برائی کا بدلہ اچھائی سے دینا: کوشش کروں گا کہ اپنی مغفرت کے لیے اللہ کا مقرب بننے اور اخلاق کا اعلیٰ درجہ حاصل کرنے کے لیے برائی کا بدلہ اچھائی سے دوں۔ (حم سجدۃ:34-35، مشکوٰۃ:5358)

سنت 2: ☐ دوسروں کو نفع پہنچانا: اپنی جان، مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ دوسروں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ فائدہ وراحت پہنچاؤں گا، لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کروں گا مشکلیں نہیں۔

(قصص:77، مجادلۃ:11، مسند احمد:14584-2233)

- جس کی اعلیٰ شکل یہ ہے کہ اگر کوئی جان، مال، عزت اور آبرو کے اعتبار سے کسی مشکل میں، پریشانی میں خود ہو یا اس کے متعلقین میں سے کوئی ہو تو میں اس کا محافظ اور مددگار بنوں گا۔

(مسند احمد 18647، ترمذی:2726، ابوداود:4642، بخاری:1445، 2442)

- اور اگر میری جان مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ کسی کا بھلا ہوسکتا ہو تو اس کے ساتھ بھلائی کروں گا۔ (مسند احمد:14584)
- میری سفارش سے اگر کسی کا کوئی جائز کام بنتا ہو اور دوسروں کو تکلیف نہ ہو تو اس کا اہتمام کروں گا۔

(جامع الاصول:4808)

- پریشان حال لوگوں کے لیے دعائیں کروں گا اور کرواؤں گا۔ (جامع الاصول:3535، مشکوٰۃ:5448)
- کچھ نہ ہوسکا تو اپنے اچھے بولوں (حوصلہ افزائی، تسلی، مشورہ) سے دوسروں کو فائدہ پہنچاؤں گا۔

(بخاری، بیع حاضر لباد 1، جامع الاصول:8681)

سنت 3: ☐ دوسروں کے ساتھ ایثار کا معاملہ کرنا: کوشش کروں گا کہ اپنی جان، مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں ایثار سے کام لوں۔ (جامع الاصول:4700)

- دوسروں کی خواہش کی وجہ سے اگر اپنی ضرورت کو بھی قربان کرنا پڑا تو دریغ نہیں کروں گا۔
- دوسروں کی ضرورت کی وجہ سے اگر اپنی ضرورت کو بھی قربان کرنا پڑا تو دریغ نہیں کروں گا۔

- دوسروں کی خواہش کی وجہ سے اگر اپنی خواہش کو بھی قربان کرنا پڑا تو دریغ نہیں کروں گا۔
- کچھ نہ ہوسکا تو یہ ضرور کروں گا کہ دوسروں کی ضرورت کی وجہ سے اپنی خواہش کو قربان کردوں۔

سنت 4: ❑ صحبت: احادیث اور اللہ والوں کی جو کتابیں اخلاق، کردار میں معاون ہوں ان کو اپنے مطالعہ میں رکھوں گا۔

- اللہ والوں اور اخلاق والوں کی صحبت اختیار کروں گا، بداخلاق لوگوں کی صحبت سے بچوں گا۔

❑ دعا: بااخلاق بننے کے لیے دعاؤں کا اہتمام کروں گا۔

- اس دعا کو اپنا معمول بناؤں گا۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَایَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَآ اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَایَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَآ اِلَّا اَنْتَ۔ (سنن ابوداؤد، رقم:760)

اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق نصیب فرما۔ تیرے علاوہ اچھے اخلاق کوئی عطا نہیں کرسکتا اور برے اخلاق مجھ سے دور فرما تیرے علاوہ مجھ سے کوئی برے اخلاق دور نہیں کرسکتا۔

لوگوں کی غلطیوں پر تنبیہ کرنے کی 5 سنتیں

❑ غلط تنبیہ کے نقصانات یہ ہو سکتے ہیں

برائی کو ٹوکو مگر ٹو کنے اور تنبیہ کرنے کے اداب ہیں، اگر ان اداب کا خیال نہیں رکھا جائے تو نتائج اچھے نہیں نکلتے اس لیے کہ تنبیہ کا اثر کوڑے کی ضرب جیسا ہوتا ہے، اکثر اوقات تنبیہ کڑوی نہیں ہوتی بلکہ تنبیہ کا انداز کڑوا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے دوست دشمن بن سکتا ہے، قریب دور ہو سکتا ہے، مواقف مخالف ہو سکتا ہے، تربیت کے بجائے بگاڑ بھی ہو سکتا ہے، رشتوں میں فرق آ سکتا ہے، اچھا ساتھی ہاتھ سے جا سکتا ہے، پر امید مایوس ہو سکتا ہے، قدرت نے دماغ کو دل سے اونچی جگہ دی ہے، اس لیے جذبات کو ہر حال میں عقل اور شریعت کے تابع ہونا چاہیے۔ لہٰذا دوسروں کی غلطیوں پر جذباتی درعمل کے نقصانات سے بچنے کے لیے تنبیہ سے پہلے ان چیزوں پر غور کریں۔

سنت 1: غلطی ہے بھی، یا نہیں؟

جس غلطی پر تنبیہ کا ارادہ ہے تحقیق کی ہے کہ وہ غلطی ہے بھی ❑ یا نہیں ❑

صرف آپ کے نزدیک غلطی ہے ❑ یا اور غیر جانب دار/ صاحب تجربہ بھی اس کو غلطی سمجھتے ہیں ❑

غلطی کرنے والے کی جگہ اگر آپ ہوتے تو آپ اس غلطی کو غلطی تسلیم کر لیتے ❑ یا نہیں ❑

بہت زیادہ تلاش جستجو جاسوسی کے ذریعہ یہ غلطی نکالی گئی ہے ❑ ایسا نہیں ❑

سنت 2: تنبیہ کرنی ہے یا نہیں؟

اپنے آپ کو غلطی کرنے والے کی جگہ پر رکھ کر فیصلہ کریں کہ اس غلطی پر تنبیہ ضروری ہے ❑ یا قابل تنبیہ نہیں نظر انداز کرنا چاہیے ❑

غلطی کرنے والے یا دوسروں کے لیے یہ تنبیہ مفید ہوگی ❑ نہیں ہوگی ❑ مضر ہوگی لہٰذا خاموشی/نظر انداز کرنا کوئی متبادل طریقہ اختیار کرنا بہتر ہے ❑

سنت 3: تنبیہ کیوں کرنی ہے

تنبیہ سے مقصود اصلاح / اللہ کی رضا ہے ❑ یا کوئی اور نفسانی جذبہ/ ذاتی اغراض انتقام لینا / ذلیل کرنا / تنگ کرنا / دبا کر رکھنا / قابو میں رکھنا ہے ❑

سنت 4: اسلوبِ تنبیہ متعین کرنے کے لیے کس کس کی، کن کن نوعیتوں کا جاننا ضروری ہے:

اس کے لیے غلطی اور غلطی کرنے والوں اور اصلاح کرنے والوں کی نوعیت پر غور کرنا ہوگا۔

- **غلطی کرنے والوں کی نوعیتیں:**

لاعلمی، ناواقفیت کی وجہ سے کی ہے ❑ یا غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے کی ہے ❑ نااہل نے اجتہاد کیا ❑ اہل کی اجتہادی غلطی ہے ❑

غلطی کرنے والے کا مقام و مرتبہ (عمر، علم وعمل/ احسانات قربانیاں/اختیارات) کیا ہے

غلطی کرنے والے کے دیگر صحیح کام بھی ہیں ❑ یا نہیں ہیں ❑

غلطی کرنے والے کے دل میں اصلاح کرنے والے کا کیا مقام ہے، اپنے برابر سمجھتا ہے ❑ اپنے سے بڑا سمجھتا ہے ❑ اپنے سے چھوٹا سمجھتا ہے ❑

غلطی کرنے والا نیا ہے ❑ پرانا ہے ❑

1. پہلی بار غلطی کر رہا ہے ❑ عادی ہے کئی بار سمجھایا جا چکا ہے ❑
2. سرعام، کھلم کھلا غلطی کرنے والا ہے ❑ چھپ کر غلطی کرنے والا ہے ❑
3. مسلسل پے در پہ غلطی کرنے والا ہے ❑ طویل عرصہ کے بعد غلطی دھرانے والا ہے ❑
4. یہ تحقیق کر لی ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے غلطی کی ہے ❑ ایسا نہیں ہے ❑
5. کمزور (عورت/ بچہ/ ناتجربہ کار/ بیمار/ پریشان) ہے ❑ کمزور نہیں ہے ❑
6. غلطیوں کی تاویلیں کرنے والا ہے ❑ اعتراف اور تسلیم کر لیتا ہے ❑
7. شرّی ہے، تنبیہ کے نتیجہ میں شر کا اندیشہ ہے ❑ شری نہیں ہے ❑
8. بہت زیادہ محسوس کرنے والا، بات دل پر لینے والا ہے ❑ ایسا نہیں ہے ❑

- **غلطیوں کی حقیقت، نوعیتیں:**

آپ سمجھتے ہیں کہ غلطی، بھول چوک انسان کی فطرت ہے ❑ ایسا نہیں سمجھتے ❑

غلطی چھوٹی قابل معافی ہے ❑ بڑی ہے ❑ بہت بڑی ہے ❑

غلطی کرنے والا جس طبقہ (عورت، بچہ/نوجوان وغیرہ) سے ہے یہ غلطی اس طبقہ کی فطرت ہے (جیسے سوکنوں میں رقابت) ❑ ایسا نہیں ہے ❑

یہ غلطی اس ماحول میں بہت عام ہے ❑ ایسا نہیں ہے ❑

اس غلطی پر معذرت طلب کی گئی ہے ❑ نہیں کی ہے ❑

غلطی مشترکہ دونوں فریقوں کی ہے ❑ غیر مشترکہ ایک فریق کی ہے ❑

غلطی کی بنیاد کوئی غلط نظریہ/ غلط تصور ہے ❑ ایسا نہیں ہے ❑

- **اصلاح کرنے والے کی نوعیت:**

تنبیہ کرنے والا غصہ سے بے قابو ہے ❑ ایسا نہیں ہے ❑

ذہنی انتشار کا شکار ہے ❑ ایسا نہیں ہے ❑

کسی کے دباؤ میں ہے ❑ ایسا نہیں ہے ❑

سنت 5: کیسے (کب، کہاں، کتنی کس انداز سے) تنبیہ کرنی ہے

کب، کہاں تنبیہ کرنی ہے، (1) ابھی فوراً ❑ بعد میں کب؟

- مجمع میں تنبیہ کرنی ہے ❑ یا تنہائی میں ❑ کتنی کس مقدار میں تنبیہ کرنے ہے

کس انداز سے، کس طرح تنبیہ کرنی ہے؟

1. عملی تعلیم دینی ہے/عملی تنبیہ کرنی ہے، انداز؟
2. غلطی پر خاموشی اختیار کرنی ہے، کسی قسم کی کوئی تنبیہ نہیں کرنی کیونکہ
3. غلطی عام لوگوں کے علم میں نہیں ہے لہٰذا براہ راست مخاطب نہیں کرنا بلکہ عمومی بات کرنی ہے، یہاں کیا نوعیت ہے؟
4. کچھ غلطی بتا کر بقیہ غلطیوں/تفصیلات کو نظر انداز کرنا ہے، کیا بتانا ہے کیا نظر انداز کرنا ہے

5. صرف غلطی/غلطیاں بتانی ہیں کیونکہ

6. غلطی کی وجہ سے کونسا شرعی حکم متاثر ہورہا ہے/کیا دنیاوی نقصان ہورہا ہے/ ہوسکتا ہے ان خرابیوں، نقصانات، برے نتائج کو بھی بتانا ہے، کیونکہ

7. اس غلطی کی بنیاد چونکہ غلط نظریہ/ غلط تصور پر ہے لہٰذا فقط غلطی پر تنبیہ نہیں کرنی، بلکہ اس غلط تصور کی بھی اصلاح کرنی ہے وہ غلط تصور کیا ہے؟

8. غلطی بالکل واضح ہے لہٰذا بغیر کسی تمہید کے براہ راست تنبیہ/ ملامت کرنی ہے، غلطی کیوں واضح ہے؟

9. غلطی بڑی ہے/ انتہائی شدید ہے لہٰذا اس کا احساس دلانے کے لیے احساس ہونے تک تنبیہ/ بار بار ملامت کرنا ضروری ہے۔ غلطی کس اعتبار سے بڑی ہے؟

10. غلطی کرنے والا تنبیہ کرنے والے کے زیر تربیت ہے/ اپنی اصلاح کے لیے بہت فکرمند ہے لہٰذا غلطی کو غلطی کرنے والے کے مزاج اور اس کی عادت کا حصہ قرار دیا جاسکتا ہے (جیسے تم متکبر ہو) کیسے پتا چلا کہ یہ اس کے مزاج کا حصہ ہے؟

11. ایسی بہت بڑی غلطی ہے جس کے اثرات نتائج بہت برے نکل سکتے ہیں، لہٰذا غلطی کرنے والے پر بہت زیادہ ناراضگی، غصہ کا اظہار کرنا ہے۔ کیا برے اثرات نکل سکتے ہیں؟

12. تنبیہ کا کوئی اور طریقہ مفید نہیں غلطی کرنے والے سے اعراض، بائیکاٹ کرنا ضروری ہے، کوئی اور طریقہ کیوں مفید نہیں؟ اعراض/ بائیکاٹ کی شکل کیا ہوگی؟

13. غلطی کرنے والے کو تنبیہ کرنے سے انتشار کا اندیشہ ہے، لہٰذا تنبیہ سے پہلے غلطی کرنے والے کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کرنا ضروری ہے، انتشار کیا ہوسکتا ہے؟

14. تنبیہ کی کوئی صورت چونکہ ممکن نہیں صرف بدعاء ہوسکتی ہے، کیوں ممکن نہیں؟

- مشترکہ غلطی:

1. غلطی مشترک ہے لہٰذا فریقین کو تنبیہ کرنی ہے۔

2. تنبیہ کے ساتھ متاثرہ فریق سے معذرت اور معافی بھی منگوانی ہے انداز کیا ہوگا؟

3. تنبیہ کے ساتھ متاثرہ فریق کے نقصانات کی تلافی بھی کرانی ہے، تلافی کی صورت کیا ہوگی؟

- **کنارہ کشی:**

نہ تنبیہ سے مسئلہ حل ہوسکتا ہے نہ اعراض/ بائیکاٹ سے اور نہ ہی ثالث سے اور معاملات ایسے ہیں کہ غلطی کرنے والے سے کنارہ کشی کی جاسکتی ہے،لہٰذا کنارہ کشی کرنی ہے،کنارہ کشی کا طریقہ کیا ہوگا؟

دوسروں سے اختلاف کرنے کی 9 سنتیں

مخالفین کے ساتھ آپ کے اخلاقی رویئے اور آپ کا اخلاقی درجہ

سنت 1: برے رویئے/ معاملات کرنے والوں کے ساتھ اچھے رویئے/ اچھے معاملات کرتا ہوں۔ برے رویئے اور معاملات کو خاطر ہی میں نہیں لاتا۔ ☐

- آپ بہت اونچے اخلاق کے مالک ہیں آپ کا صبر قابل رشک ہے آپ خوش نصیب ترین انسان ہیں۔قرآن کریم میں ہے۔تم بدی کا دفاع ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو۔نتیجہ یہ ہوگا کہ جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی تھی، وہ دیکھتے ہی دیکھتے ایسا ہوجائے گا جیسے وہ (تمہارا) جگری دوست ہو اور یہ بات صرف انہی کو عطا ہوتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور یہ بات اسی کو عطا ہوتی ہے جو بڑے نصیب والا ہو (حم السجدہ:34-35)

سنت 2: برے رویوں/ معاملات کو برداشت کرتا ہوں، صبر عفو درگزر سے کام لیتا ہوں اعراض (Ignore) کرتا ہوں، شکوے شکایتیں نہیں کرتا ☐

- آپ کو بھی اخلاق کا بڑا درجہ، آخرت میں مغفرت کا سبب حاصل ہے آپ بھی بڑے باہمت انسان ہیں۔قرآن کریم میں ہے:

اور یہ حقیقت ہے کہ جو کوئی صبر سے کام لے، اور درگزر کر جائے تو یہ بڑی ہمت کی بات ہے۔(الشوریٰ:43)

سنت 3: برے رویوں/ معاملات کرنے والوں سے ان کے برے رویوں/ معاملات کو اچھے انداز میں بیان کر دیتا ہوں/ ان کے ساتھ اچھے انداز سے تبادلہ خیال کر کے غلط فہمیوں اور شکایتوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں ☐

- یہ بھی اچھی بات ہے قرآن کریم میں ہے۔اور صلح کر لینا بہتر ہے اور انسانوں کے دل میں (کچھ نہ کچھ) لالچ کا مادہ تو رکھ ہی دیا گیا ہے۔(النساء:-135128، البقرۃ:178، النحل:125)

سنت 4: برے رویوں/ معاملات کرنے والوں سے باہمی تبادلہ خیال کر کے بھی مسئلہ حل نہ ہو تو کسی ایسے تیسرے سے مسئلہ حل کرانے کی کوشش کرتا ہوں جس کے ذریعہ مسئلہ کا حل ممکن ہو ☐

ایہ بھی صحیح ہے قرآن کریم میں ہے اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو تو (ان کے درمیان

فیصلہ کرانے کے لیے) ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے بھیج دو۔ اگر وہ دونوں اصلاح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان اتفاق پیدا فرما دے گا۔ بیشک اللہ کو ہر بات کا علم اور ہر بات کی خبر ہے۔(النساء:35، الحجرات:9)

سنت 5: باہمی تبادلہ خیال اور ثالث (Judge) کے ذریعہ بھی مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں اچھے انداز میں کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں فریق مخالف کو اپنا دشمن نہیں سمجھتا، اس کے ساتھ دشمنوں جیسا معاملہ نہیں کرتا ❑

- یہ بھی کر سکتے ہیں قرآن کریم میں ہے اس کے بعد (شوہر کے لیے دو ہی راستے ہیں) یا تو قاعدے کے مطابق (بیوی کو) روک رکھے (یعنی طلاق سے رجوع کر لے) یا خوش اسلوبی سے چھوڑ دے۔(البقرۃ:229)

سنت 6: جن کے رویوں/ معاملات سے شکایت ہو اور باہمی تبادلہ خیال کے ذریعہ غلط فہمیوں اور شکایتوں کو دور کیا جا سکتا ہو ان سے تبادلہ خیال چھوڑ کر تیسرے شخص سے شکایتیں کرتا ہوں/ کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہوں ❑

- یہ صحیح نہیں ہے اگر آپس کے مسائل آپس ہی میں حل ہو سکتے ہوں تو خود ہی حل کر لینے چاہئیں۔

سنت 7: بے موقع تبادلہ خیال کرتا ہوں یعنی ایسے وقت میں جس میں فریق مخالف انتہائی غصہ کی حالت میں ہو، بات سننے کیلئے آمادہ نہ ہو

یا بے ڈھنگے انداز میں تبادلہ خیال کرتا ہوں یعنی گھڑے مردے نکالتا ہوں، فریق مخالف کی حیثیت و مرتبہ، خدمات و احسانات کو ملحوظ نہیں رکھتا، ناحق مطالبے کرتا ہوں اپنی غلطیوں کو تسلیم نہیں کرتا، مسئلہ کے کسی معقول حل پر بھی آمادہ نہیں ہوتا ❑

- یہ غلط ہے اس طرح مسائل حل نہیں ہوتے مزید الجھتے ہیں۔

سنت 8: جہاں تبادلہ خیال سے مسئلہ کا حل ممکن ہو لیکن کسی ثالث کے ذریعہ مسئلہ کا حل ممکن ہو وہاں ثالث سے مسئلہ حل کرنے کے بجائے فریق مخالف سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہوں ❑

- یہ بھی غلط ہے تعلقات اور رشتوں کو حتی الامکان نبھایا جاتا ہے فوراً ختم نہیں کیا جاتا (اسی پر دنیا آخرت میں کامیابیاں ملتی ہے)

سنت 9: جہاں مسئلہ کا حل ثالث کے ذریعہ ممکن ہو وہاں ثالث اس شخص کو بناتا ہوں جو جانبدار ہو یعنی جو میرے حق میں فیصلہ کرے ❑

- یہ طریقہ بھی غلط ہے، حق بات تسلیم کرنی چاہئے اگرچہ ذاتی مفاد کے خلاف ہو۔ قرآن کریم میں ہے اے ایمان والو! انصاف قائم کرنے والے بنو، اللہ کی خاطر گواہی دینے والے، چاہے وہ گواہی تمہارے اپنے خلاف پڑتی ہو، (النساء:135) اور یہ (منافق) لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لے آئے ہیں، اور ہم فرمان بردار ہو گئے ہیں، پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد بھی منہ موڑ لیتا ہے۔ یہ لوگ (حقیقت میں) مومن نہیں ہیں۔ اور جب انھیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان میں سے کچھ لوگ ایک دم رخ پھیر لیتے ہیں۔ (النور:47-48-49)

سنت 10: جہاں مسئلہ کا حل ثالثی کے ذریعہ بھی ممکن نہ ہو وہاں فریق مخالف سے اچھے انداز میں کنارہ کشی کے بجائے برے انداز میں کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں یعنی اس کو دشمن سمجھتا ہوں اور اس کے ساتھ دشمنوں والا معاملہ اختیار کرتا ہوں یعنی انتقامی جذبہ اپنے اندر پاتا ہوں ہر وقت انتقام کی فکر میں رہتا ہوں q

- یہ طریقہ بھی بالکل غلط ہے اپنی صلاحیتوں، جان، مال وقت کو صحیح مصرف میں لگانا چاہئے بڑی منزل کے مسافر چھوٹی چھوٹی چیزوں میں الجھا نہیں کرتے۔

باہمی اختلافات حل کرنے کی 13 سنتیں (سلسلہ نمبر1)

سنت1: اگر اختلافات پیدا ہو رہے ہوں تو ان کو ختم کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے؟
دل میں رکھ کر بیٹھے رہنا چاہیے ☐ فریقین کو ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرنا چاہیے ☐ کسی تیسرے سے کہنا چاہیے ☐ فریق مخالف سے فوراً کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہیے ☐ وجہ بتائیں ____________

____

سنت2: تبادلہ خیال کے لئے دونوں فریقوں کا رتبے میں برابر ہونا ضروری ہے ☐ ضروری نہیں چھوٹوں (ملازم وغیرہ) کو بھی بڑوں سے تبادلہ خیال کا حق ہے ☐ وجہ بتائیں ____________

____

سنت3: دونوں فریقوں میں سے کوئی ایک فریق اگر تبادلہ خیال پر آمادہ نہیں حالانکہ تبادلہ خیال کا یہ پہلا موقع ہے تو کیا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ فریق مسئلہ حل کرنا ہی نہیں چاہتا ☐ ایسا کہنا صحیح نہیں ☐ وجہ بتائیں: ____________

____

سنت4: اگر ایک فریق یہ کہے کہ تبادلہ خیال سے مسئلہ حل نہیں ہوسکتا کسی ثالث سے حل کراؤ دوسرا کہے ایک موقع دو تو دینا چاہئے ☐ نہیں دینا چاہئے ☐ کتنے موقع دیئے جاسکتے ہیں کوئی وضاحت ہو تو وضاحت کریں ____________

____

سنت5: تبادلہ خیال زبانی ضروری ہے ☐ تحریر بھی ہوسکتا ہے ☐ وجہ بتائیں: ____________

____

سنت6: فریق کو تبادلہ خیال کے لئے کب آمادہ کرنا چاہئے جب دوسرا فریق انتہائی غصہ میں ہو ☐ اعتدال کی حالت میں ☐ وجہ بتائیں: ____________

____

سنت 7: تبادلہ خیال میں حقوق کے مطالبہ سے پہلے فریقین کو ایک دوسرے کی حیثیت / حقوق وحدود/ خدمات احسانات/ اختلافی معاملے کے صحیح اصول وضوابط اور موجودہ طریقہ کار کا معلوم ہونا / ایک دوسرے پر واضح کرنا/ متعین کرنا ضروری ہے ☐ ایسا کرنا ضروری نہیں ☐ وجہ بتائیں: ____________________

____

سنت 8: تبادلہ خیال کرتے وقت فریقین کو ایک دوسرے سے صرف اپنے حقوق کے مطالبہ کا حق ہونا چاہیے ☐ ان چیزوں کا بھی ہونا چاہئے جو حق نہیں احسان کے زمرے میں آتی ہیں ☐ وجہ بتائیں: ____________________

سنت 9: حقوق کے مطالبہ کے بعد اگر فریق مخالف حق دینے پر رضامند ہوجائے تو پھر خامیاں بیان کرنی چاہیے ☐ خامیاں بیان نہیں کرنی چاہیے ☐

سنت 10: تبادلہ خیال کرتے وقت اگر خامیاں بیان کرنا ناگزیر ہو تو ایک دوسرے کی صرف خامیاں بیان کرنی چاہئیں ☐ یا اگر اس کی کچھ خوبیاں ہیں تو وہ بھی اس پر واضح کرنی چاہئے/ ان کو بھی سامنے رکھنا چاہیے ☐ ایک دوسرے کے تمام عیوب ظاہر کرنے چاہئیں ☐ جو کمیاں آپ کے لئے پریشان کن ہیں مسئلہ کے حل کے لئے صرف ان کو ظاہر کرنا چاہیے ☐ وجہ بتائیں: ____________________

____

سنت 11: تبادلہ خیال میں جو کمیاں/ جائز مطالبات سامنے آئیں انہیں کھلے دل سے تسلیم کرتے ہوئے یہ کہہ دینا چاہئے کہ آئندہ شکایت کا موقع نہیں دوں گا/ ان حقوق میں کوتاہی نہیں کروں گا ☐ بغیر کسی معقول وجہ کے یہ کہنا چاہئے کہ مجھ میں یہ کمی نہیں/ یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا ☐ یا معقول وجہ بتاتے ہوئے یہ کہنا چاہئے کہ اس کمی اور خامی کی یہ وجہ ہے اس مطالبہ میں مجھے یہ مشکل ہے اگر اس کے بجائے یہ ہوجائے ☐ یا دوسرے سے کہا جائے کہ اس مطالبہ میں یہ مشکل ہے آپ کوئی اور حل بتادیں ☐ کوئی اور بات ہو تو وہ بتائیں: ____________________

____

سنت 12: مسائل کی وجہ سامنے آنے کے بعد آئندہ زندگی میں فریقین کو ان باتوں کے متعلق بہت محتاط ہوجانا چاہئے ☐ یا یہ ضروری نہیں ہے ☐ وجہ بتائیں/ کوئی اور بات ہو تو وہ لکھیں: ____________________

____

سنت 13: تمام تر احتیاط کے باوجود اگر پھر کھچاؤ کی فضا بننے لگے تو فوراً وجہ جاننے کی کوشش کرنا چاہیے ❑ یہ ضروری نہیں ❑ وجہ جاننے کے بعد معافی طلب کرنے میں پہل کرنی چاہیے ❑ ان امور کے سرزد ہونے کا قابل قبول عذر ہو (بناوٹی نہ ہو) تو اسے بیان کر دینا چاہیے ❑ روٹین کی زندگی گزارتے رہنا چاہیے ❑ مذکورہ تینوں باتیں ضروری نہیں ❑ وجہ بتائیں /کوئی اور بات ہو تو وہ لکھیں: ____________________

____

نوٹ: کوئی اور مفید بات آپ کے ذہن میں ہو تو وہ لکھیں: ____________________

____

____

____

____

____

باہمی اختلافات حل کرنے کی 12 سنتیں (سلسلہ نمبر:2)

سنت 1: اگر باہمی تبادلہ خیال سے فریقین کے مسائل حل نہ ہوں تو فریقین کو چاہیے کسی تیسرے کو درمیان میں ڈال کر مسلہ حل کریں ❑

فریق مخالف سے فوراً کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہیے ❑ معاملات کو ایسے ہی چلتے رہنے دینا چاہیے ❑ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیے ❑ وجہ بتائیں: ________________________________

____

سنت 2: صرف ان معاملات میں کسی تیسرے سے فیصلہ کرانا چاہیئے جن میں اپنے حق میں فیصلہ ملنے کی امید ہو ❑ یا تمام معاملات میں ❑

سنت 3: اگر ایک فریق تمام اختلافی معاملات میں یا بعض میں کسی تیسرے کو درمیان میں ڈال کر مسئلہ حل کرانے پر آمادہ نہ ہو تو کیا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ فریق مسئلہ حل ہی نہیں کرنا چاہتا ❑ ایسا کہنا صحیح نہیں ❑ وجہ بتائیں: __________

____

سنت 4: ثالث کیسا ہونا چاہیئے سمجھدار صاحب علم وتجربہ ہو ❑ ضروری نہیں ❑ دیندار ہو ❑ ضروری نہیں ❑ امین/غیر جانبدار ہو ❑ ضروری نہیں ❑ ایسا با اختیار ہو جو حقدار کو حق دلا سکے ❑ ضروری نہیں ❑ جو فریقین کے معاملہ میں دلچسپی اور خصوصی توجہ لے ❑ ضروری نہیں ❑ جسے ذھنی یکسوئی حاصل ہو، ذھنی انتشار کا شکار نہ ہو ❑ ضروری نہیں ❑ وجہ بتائیں ________________________________

سنت 5: اختلافی معاملات میں مستند دارالافتاء کے فتوی کو ثالث بنایا جا سکتا ہے ❑ ضروری نہیں ❑ وجہ بتائیں:

____

سنت 6: اختلافی معاملات میں فتوی لینے کا طریقہ کیا ہونا چاہئے فریقین باہمی اتفاق سے سوال تیار کر کے کسی ایک دارالافتاء سے فتوی لیں ❑ مختلف دارالافتاء میں بھیجیں ❑ ہر فریق اپنا سوال اپنے حساب سے لکھ کر مختلف دارالافتاء سے فتوی لے ❑ وجہ بتائیں: ________________________________

سنت 7: ثالث کا فیصلہ قبول کرنا چاہیے چاھے اپنی مرضی کے موافق ہو یا نہ ہو ☐ اپنی مرضی کے موافق ہو تو قبول کرنا چاہیے ورنہ نہیں ☐ وجہ بتائیں:______________________________

سنت 8: ثالث کے فیصلہ/ شریعت کے حکم پر صرف ظاھری رضا مندی کافی ہے ☐ دلی رضامندی بھی ہونی چاہیے ☐ وجہ بتائیں:______________________________

____

سنت 9: جو فریق ثالث کے فیصلہ کے بعد فیصلہ کو قبول نہ کرے، تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیے حق والے کو حق دلوانا چاہیے ☐ ناحق کے ساتھ ہونا چاہیے ☐ کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنی چاہیے ☐ وجہ بتائیں:________________

____

سنت 10: اگر نہ تبادلہ خیال سے مسئلہ حل ہو نہ ثالث سے مسئلہ حل ہو اور معاملات ایسے ہوں کہ فریق مخالف سے کنارہ کشی کی جا سکتی ہو تو کیا کنارہ کشی کر لینی چاہیے یہ بہتر ہے ☐ نہیں کرنی چاہیے اسی طرح معاملات کو جاری رہنے دینا چاہیے ☐ وجہ بتائیں:______________________________

سنت 11: کنارہ کشی کا طریقہ کیا ہونا چاہیے خوش اسلوبی سے علیحدگی ہونی چاہیے ☐ ایسا ضروری نہیں ☐ وجہ بتائیں:______________________________

سنت 12: علیحدگی اور لاتعلقی کے بعد فریق مخالف کو ہمیشہ کیلئے اپنا دشمن اور مخالف بنا کر انتقامی کاروائیوں پر اتر آنا چاہیے، اسی کیلئے اپنی صلاحیتیں لگانی چاھئیں ☐ ایسا نہیں کرنا چاہیے ☐ وجہ بتائیں ____________________

نوٹ: کوئی اور مفید بات آپ کے ذہن میں ہو تو وہ لکھیں:______________________________

____

معاشرت کی سنتیں

کھانے پینے کی 55 سنتیں

لباس کی 33 سنتیں

حیا اور پاکدامن بنانے والی 45 سنتیں

کھانے پینے کی 55 سنتیں

❑ کب کھانا چاہیے، کب نہیں؟

سنت 1: ہر وقت نہیں کھانا چاہیے:

حضرت انسؓ نے یہ آیت "وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا"، (اور وہاں ان کا رزق انہیں صبح وشام ملا کرے گا) (مریم:62) تلاوت فرما کر کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مومنین کا کھانا دن میں دو مرتبہ ہوتا ہے صبح اور شام۔

(معارف القرآن:6/46)

سنت 2: رات کا کھانا معمولی ہی سہی ضرور کھانا چاہیے ورنہ جلد بڑھاپا آئے گا۔ (ترمذی:1856)

سنت 3: مسنون روزوں (عاشورہ کا روزہ مع نویں یا گیارہویں (بخاری:2000) عرفہ یعنی ذوالحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ (ترمذی:651) ہر قمری ماہ میں ایام بیض (13-14-15 تاریخ) کے روزے (ترمذی:761) مستحب روزوں (شوال میں عید الفطر کے بعد چھ روزے (ترمذی:661) پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ (ترمذی:507) یوم عرفہ (9 ذی الحجہ) کا روزہ (مسلم:1162) نفلی روزوں (صوم داؤدی (ایک دن بیچ میں ناغہ کرے سوائے ایام ممنوعہ کے ہمیشہ روزہ رکھنا: (بخاری:1978) سردیوں میں کثرت سے نفلی روزے) کا اہتمام کرنا چاہیے۔

❑ کھانے سے پہلے کن چیزوں سے بچنا چاہیے؟

سنت 4: کھانے پینے میں بہت زیادہ تکلفات لوازمات ہر وقت کی فرمائش سے بچنا چاہیے بلا تکلف جب جو میسر ہو جائے کھا لینا چاہیے، کھانے کے لیے نہیں جینا چاہیے بلکہ جینے کے لیے کھانا چاہیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو سرکہ کو بھی سالن قرار دیا (جامع الاصول:5566) فتح مکہ کے موقع پر سوکھی روٹی کے ٹکڑے کر کے پانی میں بھگو کر نمک اور سرکہ ملا کر کھایا (جامع الاصول:5565) ایک مرتبہ روٹی کے ٹکڑے پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ اس کا سالن ہے (جامع الاصول:5573) بغیر چھنا جو کھا لیتے، ساری زندگی چھلنی اور میدہ نہیں دیکھا (جامع الاصول:5434)

کبھی صرف ستو ہی گھول کر پی لیتے۔ (جامع الاصول:4550)

سنت 5: کبھی کبھی اپنی پسند کے کھانے کی فرمائش بھی کی جاسکتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار گھی اور دودھ ملی

گیہوں کی روٹی کی تمنا کی (جامع الاصول:5498)، ایک مرتبہ گوشت کی تمنا کی (جامع الاصول:5782)

- کھانے سے پہلے کن چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

سنت 6: دستر خوان بچھانا چاہیے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میز پر نہیں دستر خوان پر کھاتے تھے۔ (جامع الاصول:5433)

سنت 7: ہاتھ دھونا چاہیے۔ اس سے کھانے میں برکت آتی ہے۔ (جامع الاصول:5465)

سنت 8: کھانا لگنے سے پہلے دستر خوان پر آجانا چاہیے۔

سنت 9: جوتے اتار کر کھانا چاہیے۔ یہ باعث راحت ہے۔ (مشکوۃ:4239)

- کیا کھانا چاہیے؟

سنت 10: حلال طیب کھانا چاہیے، حرام اور مشتبہ سے بچنا چاہیے۔ (دارمی:4533)

سنت 11: کسی حلال غذا کو اپنی طرف سے حرام اور حرام کو حلال نہیں قرار دینا چاہیے۔ (مائدۃ:87) نہ کسی حلال کے ساتھ حرام جیسا معاملہ کرنا چاہیے۔ (مائدۃ:87) ہاں بطور پرہیز نہ کھانا درست ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (شمائل ترمذی:189)

سنت 12: اپنی پسند ناپسند پر دوسروں کو مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ (مشکوۃ:4110)

سنت 13: حرام اور مشتبہ مال سے بچنا چاہیے لیکن شکی اور وہمی نہیں بننا چاہیے جہاں تحقیق کا حکم نہ ہو وہاں بلاوجہ تحقیق کرنے سے بھی بچنا چاہیے۔ (حجرات:12، ابوداود:3784)

سنت 14: ہلکی پھلکی زود ہضم معتدل (نہ بہت گرم نہ بہت سرد) اور مفید غذاؤں کا استعمال کرنا چاہیے، غیر معتدل (تیز گرم/ تاثیر گرم) اور مضر صحت غذاؤں سے بچنا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تربوز کھجور کے ساتھ کھایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ کھجور کی گرمی تربوز کی سردی سے اور تربوز کی سردی کھجور کی گرمی سے ختم کردی جاتی ہے۔ (جامع الاصول:5575) گرم کھانا نہیں کھانا چاہیے بلکہ جب اس کا جوش ختم ہوجائے تو پھر کھانا چاہیے کیونکہ سرد کھانے میں عظیم برکت ہے۔ (مشکوۃ:4240)

سنت 15: سادہ غذائیں کھانی چاہیے کھانوں میں اسراف، فضول خرچی پیسے ضائع کرنا، عیش وعشرت اور نام ونمود دکھلاوے سے بچنا چاہیے۔ (جامع الاصول:2798)

سنت 16: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ کھانے کھانا چاہیے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت فرضِ عین ہے، اور

اِن امور میں اتباع اس کی علامت ہے۔سادگی، حیاء، دنیا سے بے رغبتی بھی فرض ہیں جو اس اتباع سے حاصل ہوتے ہیں۔اعلی عقل کی علامت ہے۔صحت بدن۔مال کی حفاظت۔دشمانان دین کی حرام نقالی سے بچنا۔نوافل ومستحبات کا ثواب۔اللہ تعالیٰ کا قرب۔درجات کی بلندی۔تکمیلِ فرائض کا ثواب

❑ کیوں اور کس نیت سے کھانا چاہیے؟

سنت 17: عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیت سے کھانا چاہیے۔اس نیت سے کھانا کھانے پر بھی ثواب ملے گا۔(کشف الباری:270/1بتغییر)

سنت 18: اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے کی نیت سے کھائیں محض تلذذ و تنعم کے لیے نہیں۔کیونکہ کھانے کے مقصد سے نظر ہٹا کر محض تلذذ و تنعم کے لیے کھانا جانوروں کی صفت ہے۔(معارف القرآن،محمد:12،کویتیہ،اکل،فقرۃ:2)

❑ کھاتے وقت کیسے بیٹھنا چاہیے۔

سنت 19: دونوں رانوں (التحیات کی شکل میں) یا دایاں گھٹنا کھڑا اور بایاں بچھا کر یا اکڑوں بیٹھ کر کھانا چاہیے۔متکبروں، ناشکروں ناقدروں پیٹوں کی ہیئت پر نہیں کھانا چاہیے۔(الدر المنصور شرح ابوداؤد:7/451،بذل المجہود:11/497)

سنت 20: اکھٹے بیٹھ کر کھانا چاہیے کیونکہ اس میں برکت ہے۔(جامع الاصول،رقم:5433)

❑ کتنا کھانا چاہیے؟

سنت 21: کم کھانا چاہیے، یہ مؤمن کی علامت ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔
پیٹ بھر کر کھانا جائز ہے لیکن اس سے زیادہ کھانا جائز نہیں۔(کشف الباری:84)

❑ کیسے کھانا چاہیے کیسے نہیں کھانا چاہیے؟

سنت 22: اللہ کو یاد کرتے ہوئے

کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔شروع میں بسم اللہ بھول جائیں تو یاد آنے پر بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھنا چاہیے۔(جامع الاصول:5437)

سنت 23: کوشش ہو کہ ہر لقمہ اور ہر گھونٹ پر الحمدللہ پڑھیں۔(جامع الاصول:2315)

سنت 24: کھانے کے بعد یہ دعائیں پڑھنی چاہیے۔

1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔ (جامع الاصول:2307)

2) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔ (جامع الاصول:2308)

3) الحمدُ للہِ الَّذِی أَطعَمَنِی ھٰذَا وَرَزَقَنِیهِ مِن غَیرِ حَولٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ۔ (جامع الاصول:2310)

سنت 25: جب دسترخوان اٹھایا جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا۔ (جامع الاصول:2309)

سنت 26: رزق کی قدر کرتے ہوئے کھانا چاہیے۔ جب کھانے کے لیے بلایا جائے اور کھانا تیار ہو جائے تو فوراً آجانا چاہیے تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ (احزاب:53)

سنت 27: ٹیک لگا کر نہیں کھانا چاہیے۔ (جامع الاصول:5453)

سنت 28: دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔ بائیں ہاتھ سے رزق کی ناقدری ہے۔ (جامع الاصول:5442) بائیں ہاتھ سے نہیں کھانا چاہیے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔ (مسلم:2019)

سنت 29: کھانا بڑوں سے شروع کروانا چاہیے۔

حضرات صحابہ کرام اس وقت تک کھانے میں ہاتھ نہیں ڈالتے تھے جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتدا نہ فرماتے۔

(مسند احمد:14626)

سنت 30: اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھا کر کھانا چاہیے۔ (شرح النووی علی مسلم:13/204)

سنت 31: روٹی مکمل کھانی چاہیے۔ درمیان سے کھانا اور کنارہ چھوڑ دینا رزق کی ناقدری ہے۔ (شامی:6/340)

سنت 32: پلیٹ صاف کرنی چاہیے۔ (جامع الاصول:5464)

سنت 33: انگلیاں چاٹ لینی چاہیے۔ (جامع الاصول:5466)

طریقہ: پہلے درمیان والی انگلی (بڑی انگلی) کو چاٹتے تھے پھر اس کے ساتھ والی شہادت کی انگلی اور دوسری انگلی اور اخیر میں انگوٹھے کو چاٹتے تھے۔ (المعجم الاوسط:2/180)

سنت 34: کھانا کھانے کے بعد اگر دانتوں میں کچھ لگا ہوا ہو اگر اس کو خلال کے ذریعے نکال لیا تو پھینک دینا چاہیے اور اگر زبان کے ذریعے نکالا ہو تو اسے کھانا چاہیے۔ (ابوداؤد:35)

سنت35: کھانے کے بعد ہاتھ دھونے چاہیے۔مضمضہ (کلی) کرنا چاہیے۔(بخاری:4195)

سنت36: ہاتھ دھونے کے بعد جو ہلکی سے چکناہٹ ہو وہ سر پر ملنا چاہیے۔(جامع الاصول:5446)

سنت 37: کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے۔یہ رزق کی ناقدری ہے پسند آجائے تو کھالینا چاہیے ورنہ چھوڑ دینا چاہیے۔(جامع الاصول:5483)

سنت38: پہلے دستر خوان اٹھانا چاہیے پھر خود اٹھنا چاہیے۔(ابن ماجہ:3295)

سنت39: حتی الامکان سنت طریقہ پر کھانا چاہیے غیروں کے طور طریقہ سے بچنا چاہیے۔

بلاضرورت گوشت کو چھری سے نہیں کاٹنا چاہیے۔(جامع الاصول:5451)

سنت40: کھڑے کھڑے چلتے پھرتے نہیں کھانا چاہیے۔(ترمذی:1879)

سنت41: کھانے کو سونگیں نہیں یہ درندوں کا طریقہ ہے۔(طبرانی فی المعجم الکبیر:23/285)

سنت42: کھانے میں صرف اپنا نہیں دوسروں کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔دوسروں کو بھی کھلانا چاہیے۔(جامع الاصول:4737) گنجائش ہونے کے باوجود اپنے کھانے میں سے دوسروں کے لیے گنجائش نہ نکالنا بھی حرص کی نشانی ہے ۔(جامع الاصول:5476)

سنت43: اپنی طرف سے کھانا چاہیے۔(جامع الاصول:5445) ہاں مختلف قسم کی چیزیں ہوں تو سب طرف سے کھا سکتے ہیں۔(جامع الاصول:5446)

سنت44: کسی کا کھانا پسند آئے تو دل جوئی کے لیے اس کی تعریف کرنی چاہیے۔(جامع الاصول:5564)

سنت 45: کھانے کے وقت ہاتھ، پیر سے ایسی کوئی حرکت نہیں کرنی چاہیے جو دوسروں کے لیے ناگواری کا باعث بنے۔(جامع الاصول:5478)

سنت46: کھانے کی چیزوں میں نہیں پھونکنا چاہیے۔(مسند احمد:1907)

سنت47: کھانا پکانے والے کو بھی اپنے ساتھ کھانے میں بھی شریک کریں۔(جامع الاصول:5889)

سنت48: کھانے میں حرص اور ندیدہ پن کا اظہار نہیں ہونا چاہیے۔لہٰذا بہت زیادہ اور پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔

(جامع الاصول:5473)

سنت49: کوشش کریں کہ کھانے میں تمام انگلیاں استعمال نہ ہوں، تین انگلیاں استعمال ہوں۔(جامع الاصول:5460)

سنت50: دوسرے کے کپڑے/رومال سے ہاتھ نہیں پونچھنا چاہیے۔(ابوداود:4827)

سنت51: عددی چیز میں کھاتے وقت اکھٹی دو دو یا اس سے زائد اٹھا کر کھانا (بڑے بڑے لقمے، بلاضرورت جلدی جلدی کھانا، ہر طرف ہاتھ مارنا) بھی حرص کی نشانی ہے۔(جامع الاصول:5445)

سنت52: شروع سے ہی کھانے کے درمیانی بلند حصہ پہ ہاتھ مارنا، کناروں سے نہ کھانا بھی حریصوں کی نشانی ہے۔(جامع الاصول:5447)

سنت53: مشکیزہ کو منہ لگا کر نہیں پینا چاہیے

1)ممکن ہے کہ کوئی زہریلی چیز پانی کے ساتھ پیٹ میں جائے

2)اس طرح پینے سے یک لخت پانی پیٹ میں جائے گا جو کہ معدے کے لیے نقصان دہ ہے۔

3)اہم بات یہ ہے کہ اس طرح پینا سنت کے خلاف۔

سنت54: جس دستر خوان/محفل میں خلاف شرع امور (ناچ، گانا، مخلوط اجتماع، شراب) ہو رہے ہوں اس پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔(ترمذی:2810)

❑ کھانے کے بعد کیا کرنا چاہیے، کیا نہیں کرنا چاہیے؟

سنت55: کھانے کے بعد بلاوجہ مجلس نہیں جمانی چاہیے بلکہ اپنی مصروفیات اور مشغولیات میں لگ جانا چاہیے۔(احزاب:53)

لباس کی 33 سنتیں

کیوں پہننا ہے کیوں نہیں پہننا؟ 7 سنتیں

سنت 1: اللہ تعالیٰ کے حکم (اپنے جسم کو سردی گرمی سے بچانے/ستر چھپانے کا) کو پورا کرنے کی نیت سے پہنوں گا۔(1)

سنت 2: عمدہ کپڑے پہنتے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار، اور اس کی پسند کو اختیار کرنے کی نیت کروں گا۔(2)

سنت 3: خاص مواقع (عیدین/ جمعہ/تقریبات) میں عمدہ کپڑے پہنتے وقت اتباع سنت کی نیت کروں گا۔(3)

سنت 4: کم درجہ کے کپڑے پہنتے وقت اتباع سنت اللہ کے لیے تواضع عاجزی اختیار کرنے کی نیت کروں گا۔(4)

سنت 5: گندے، میلے، بدبودار کپڑے تبدیل کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے اور دوسروں کو ایذاء سے بچانے کی نیت کروں گا۔(5)

سنت 6: تکبر، دوسروں پر بڑائی جتانے، نام نمود، دکھلاوے کی نیت سے لباس نہ پہنوں گا۔(6)

سنت 7: عورتوں کا مردوں کو اپنی طرف مائل کرنا اور مردوں کا عورتوں کو اپنی طرف مائل کرنا اس نیت سے لباس نہ پہنوں گا۔(7)

کیا پہننا ہے کیا نہیں پہننا؟ 18 سنتیں

سنت 1: ایسا لباس پہنوں گا جو ساتر ہو۔(8)

سنت 2: ایسا لباس پہنوں گا جو باعث زینت ہو۔(9)

سنت 3: ایسا لباس پہنوں گا جو سادہ ہو۔(10)

سنت 4: ایسا لباس پہنوں گا جو صاف ستھرا ہو۔(11)

سنت 5: ایسا لباس پہنوں گا جو سہولت والا ہو۔(12)

سنت 6: ایسا لباس پہنوں گا جو صلحاء اور نیک لوگوں والا ہو۔(13)

سنت7: اسراف والا لباس نہیں پہنوں گا۔(14)

سنت8: تکبر والا لباس نہیں پہنوں گا۔(15)

سنت9: شہرت والا لباس نہیں پہنوں گا۔(16)

سنت10: تشبّہ والا لباس نہیں پہنوں گا۔(17)

سنت11: تصویر والا لباس نہیں پہنوں گا۔(18)

- **حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو لباس پسند تھے انہیں پہنوں گا:**

سنت12: 1) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کرتہ پسند تھا۔(19)

سنت13: 2) شلوار پسند تھی۔(20)

سنت14: 3) دھاری دار پسند تھی۔(21)

سنت15: 4) سفید رنگ پسند تھا۔(22)

- **حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو لباس ناپسند تھے ان سے بچوں گا**

سنت16: 1) ریشم ناپسند تھا۔(23)

سنت17: 2) خالص لال رنگ ناپسند تھا۔(24)

سنت18: 4) مردوں کے لیے زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے ناپسند تھے۔(25)

❑ کیسے پہننا ہے کیسے نہیں پہننا؟ 8 سنتیں

- **اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے پہنوں گا**

سنت1: عام لباس پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي، وَلَا قُوَّةٍ۔ (26)

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے میری ذاتی قوت اور طاقت کے بغیر یہ عطا کیا۔

سنت2: لباس اتارتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ۔ (اللہ کے نام کے ساتھ)

سنت3: نیا لباس پہننے کی دعا

(1) اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.(27)

اے اللہ! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تو نے ہی مجھے یہ پہنایا، میں تجھ ہی سے اس کی بھلائی اور اس کام کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے ل یے اسے بنایا گیا ہے اور میں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(2) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي۔(28)

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے کپڑا پہنایا، جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

سنت4: نیا لباس پہننے والے کے لیے دعائیں

(1) تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللهُ تَعَالَى۔(29)

تم اسے بوسیدہ کرو اور اللہ تعالیٰ (تمہیں) اس کے عوض اور دے۔

(2) أَبْلِي وَأَخْلِقِي أَبْلِي وَأَخْلِقِي۔(30)

بوسیدہ کرنا اور (اس کپڑے کو تمہیں) ختم کرنا نصیب ہو پھر بوسیدہ کرنا اور (اس کپڑے کو تمہیں) ختم کرنا نصیب ہو

(3) اِلْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا۔(31)

نیا لباس پہنو اور قابلِ تعریف زندگی بسر کرو اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہو۔

- سنت طریقے سے پہنوں گا

سنت5: (1) لباس پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا۔(32)

سنت6: (2) لباس اتارتے وقت بائیں طرف سے اتارنا۔(33)

سنت7: (3) لباس میں جب تک پیوند نہ لگا ہو اس کو استعمال کرنا۔(34)

سنت8: (4) اظہار اور مسرت کے طور پر لباس کا نام لینا۔(35)

حوالہ جات

(1)(نحل:81،بخاری:4759-6134،الاعراف:26)
(2)(اعراف:32،ترمذی:2819)
(3)(کویتیہ ،البسۃ/فقرہ :19)
(4)(کویتیۃ:نیت/8/ز)
(5)(بقرۃ:222،مسند احمد:15299)
(6)(جامع الاصول،:9385،کویتیۃ مخیلۃ/فقرہ :2)
(7)(مسلم،رقم:2128،کویتیہ،اختیال،فقرۃ:9)
(8)(شامیۃ:6/351،کویتیہ،البسۃ،فقرۃ:2)
(9)(الاعراف:26،شامیۃ:6/351،کویتیہ،البسۃ،فقرۃ:2)
(10)(ابوداؤد:4161-4029-4778،جامع الاصول:8285-8286-8287،ترمذی:2481-1167)
(11)(مدثر:4،ترمذی:2799،کویتیہ،البسۃ،فقرۃ:17)
(12)(جامع الاصول:8295-8296)
(13)(بخاری:5851)
(14)(ابن ماجہ:3605،کویتیہ،اسراف،فقرۃ:14-16،البسۃ:2،شامیۃ:6/351،ابوداؤد:3154)
(15)(شامیۃ:6/351،کویتیہ،البسۃ،فقرۃ:2)
(16)(شامیۃ:6/351،کویتیہ،البسۃ،فقرۃ:2)
(17)(شامیۃ:6/351،کویتیہ،البسۃ،فقرۃ:2،جامع الاصول:8328-2942)
(18)(کویتیہ،البسۃ،فقرۃ:13،بخاری:5950-5949-374)
(19)(جامع الاصول،رقم:8295)
(20)(فتوئی بنوری ٹاؤن)
(21)(جامع الاصول،رقم:8300)
(22)(جامع الاصول،رقم:8304)
(23)(کذافی کنز العمال:8/57،حیاۃ الصحابہ:2/426)
(24)(ابوداود،رقم:4069)
(25)(بخاری،رقم:5846)
(26)(ابوداود،رقم:4023)
(27)(ترمذی،رقم:1767)
(28)(ترمذی،رقم:3560،ابن ماجہ،رقم:3557)
(29)(ابوداود،رقم:4020)
(30)(بخاری،رقم:5845)
(31)(ابن ماجہ،رقم:3558)
(32)(ترمذی:1766-608)
(33)(ترمذی،رقم:1779)
(34)(ترمذی،رقم:1780)
(35)(ترمذی،رقم:1767)

باحیااور پاکدامن بنانے والی 45 سنتیں

آنکھوں کی حیااور 10 سنتیں

سنت 1: نامحرم کوان کی تصاویر کو نہ دیکھیں نہ براہ راست نہ بذریعہ اسکرین

(نور:30-31، جامع الاصول:4959-823، مسلم:2657، ترمذی:2779، ابوداؤد:4112)

سنت 2: بلاضرورت اپناستر بھی نہ دیکھیں۔(ابوداؤد:4017)

سنت 3: بوقت ضرورت بھی بقدر ضرورت دیکھنے کی گنجائش ہے، جیسے مخطوبہ (جس لڑکی سے نکاح کرنے کاارادہ ہو) کودیکھنا(ابوداؤد:2082)مریضہ کودیکھنا(مسلم:2206)

سنت 4: ازدواجی تعلق کے وقت بھی ایک دوسرے کے ستر کو دیکھنا پسندیدہ نہیں لہٰذا اس سے بھی اجتناب کریں۔(ابن ماجہ:662)

سنت 5: جہاں بدنظری کے امکانات ہوں وہاں نہ جائیں، لہٰذا بغیر اجازت کے کسی کے گھر/کمرہ میں داخل نہ ہوں (نور:27، ابوداؤد:5176) اور اجازت لینے کے لیے بھی کسی کے دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہوں (مجمع الزوائد:8/87، ابوداؤد:5186) فیس بک یوٹیوب وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

سنت 6: اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ایسی جگہ بیٹھنا پڑے جہاں بدنظری کا احتمال ہو تو حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھیں۔(بخاری:6229)

سنت 7: اگراچانک غیرارادی طور پر نامحرم پر نظر پڑ جائے تو فوراہٹالیں دوبارہ نظر نہ ڈالیں۔

(مسلم:2159، ابوداؤد:2149، مسنداحمد:22278)

سنت 8: اگر کسی نامحرم پر نظر پڑ جانے سے دل میں گندہ جذبہ پیدا ہو جائے تو اگر شادی شدہ ہیں تو بیوی کے پاس جائیں۔(مسلم:1403)

سنت 9: عشق ومحبت والے ناول، افسانے، کہانیاں نہ دیکھیں نہ پڑھیں۔(لقمان:6، مسندابی یعلی:4760)

سنت 10: آنکھوں کی اشارہ بازی سے بچیں۔(نور:30-31، غافر:19)

❑ زبان کی حیا اور 7 سنتیں

سنت 11: نامحرم سے سلام کلام، بات چیت نہ کریں۔ (بخاری:4141-1234،نور:31)

سنت 12: خواتین نامحرم مردوں سے ضرورت کی بات کرتے ہوئے جان بوجھ کر اپنے لہجے میں نزاکت، رس بھری آواز اور کشش پیدا نہ کریں کسی بداخلاقی کے بغیر پھیکے انداز میں اپنی بات کہیں۔ (احزاب:32،نور:31)

سنت 13: مردوں کو بھی چاہیے کہ خواتین کی مجلس میں اپنی آواز (بیان، تلاوت، نعت، بات چیت وغیرہ) کے ذریعہ انہیں اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ (بخاری:6211، بخاری باب علی الحدیث:5057)

سنت 14: فحش، بے ہودہ باتوں اور مذاق سے، حرام بوس وکنار سے تو بہت زیادہ اجتناب کریں۔

(لقمان:7،ترمذی:1977،مسند احمد:6487،مسلم:2657،جامع الاصول:823)

سنت 15: اپنے دائرہ اختیار میں حیا، پاکدامنی اور حیا کے شرعی تقاضوں کی دعوت دیتے رہیں، یہاں تک کہ اس حد تک اصلاح وتربیت ہوجائے کہ وہ طبعاً بے حیائی سے نفرت کریں اسے گناہ سمجھیں، ان کا ضمیر انہیں بے حیائی سے باز رکھے۔ (تحریم:6، بخاری:893،مسلم:1829،ترمذی:1705،مسند احمد:4495،ابوداؤد:2928)

سنت 16: ماتحتوں میں اگر کوئی بات، کوئی کام خلاف حیا دیکھیں، محسوس کریں تو شرعی حدود میں رہتے ہوئے غیرت اور حمیت کا مظاہر کریں، سخت نوٹس لیں، ہرگز خاموش نہ رہیں، چشم پوشی نہ کریں۔ (نسائی:2562،مستدرک حاکم :244)

سنت 17: روزانہ اہتمام سے رورو کر اوقات قبولیت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگیں:

اے اللہ میں حیا کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا چاہتا ہوں میں بار بار کوشش بھی کرتا ہوں، پھر بھی غلطی ہوجاتی ہے، میں کمزور ہوں آپ کی توفیق کے بغیر میرا بے حیائی سے بچنا مشکل ہے، آپ ہی میری مدد فرمائیں۔ (فاتحہ:5)

اس دعا کا بھی اہتمام کریں:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى۔

(ترمذی:3489،ابن ماجہ:3832،مسلم:2721،مسند احمد:3904)

ے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی، اور لوگوں سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

❑ کانوں کی حیااور 2 سنتیں

سنت 18: نامحرم کی باتوں کو، آواز کو لذت لیکر نہ سنیں۔ (جامع الاصول:823، مسلم:2657)

سنت 19: گانے، میوزک، موسیقی، اور وہ نعتیں اور قوالیاں جن میں میوزک ہو ان کے سننے سے بچیں، ایسی مجالس اور تقریبات سے بھی بچیں جن میں یہ چیزیں ہوں۔ (لقمان:6، مسند احمد 4633، شعب الایمان للبیہقی:4746، ترمذی:221)

❑ دل دماغ سوچ وخیالات کی حیااور 4 سنتیں

سنت 20: 1 کوئی ناجائز محبت دل میں نہ رکھیں۔ (نور:33، احزاب:33-32، ابن ماجہ:1847، ترمذی:1087، نسائی:3235)

سنت 21: سوچوں، تصورات اور خیالات کو پاکیزہ رکھیں، اپنے اختیار سے برے خیالات نہ ذہن میں لائیں نہ ازخود آنے والے برے خیالات کو جمائیں۔ (انعام:120، بخاری:6612، جامع الاصول:823، مسلم:2657)

سنت 22: اگر کسی نامحرم پر نظر پڑ جانے سے دل میں گندہ جذبہ پیدا ہو جائے تو اگر شادی شدہ ہیں تو بیوی کے پاس جائیں۔ (مسلم:1403)

سنت 23: نفسانی خواہشات (خاص طور سے حب باہ) کو مغلوب کرنے کی محنت میں لگے رہیں (نازعات:40، بخاری:1905) ہمت سے کام لیں جس وقت ناجائز خواہشات، شہوات کی طرف میلان ہو تو اس وقت ان کے دنیوی و اخروی نقصانات کو سوچیں، اگر یہ طریقہ کارگر نہ ہو تو خواہشات کے پورا کرنے کے ارادے کے وقت ہمت سے کام لیں، اگر اس میں بھی ناکامی ہو جائے تو سچی توبہ کے ذریعہ تلافی کریں۔ (اعراف:201، بخاری تفسیر، سورہ رحمٰن:46)

مباح خواہشات میں میانہ روی اختیار کریں کھانے پینے، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے، گھومنے گھومانے، ملنے ملانے اور دیگر مباح خواہشات میں میانہ روی بوقت ضرورت بقدر ضرورت اختیار کریں یعنی نفس کو روکیں جب ان خواہشات کا سخت تقاضہ ہو تب انکو بقدر ضرورت اختیار کریں۔ ہر وقت ہر خواہش کو پورا کرنے کے چکر میں نہ رہیں۔ (نازعات:40)

❑ ہاتھوں کی حیااور 5 سنتیں

سنت 24: نامحرم کو بلا ضرورت ہاتھ لگانے، چھونے، مصافحہ کرنے سے بچیں۔

(جامع الاصول:823، مسلم:2657، معجم کبیر:486، بخاری:2713)

سنت 25: نامحرم کو ناجائز میسج بھیجنے، چیٹنگ سے، اور اپنے اسٹیٹس، فیس بک، ویب سائٹ، ٹک ٹاک وغیرہ پر بے ہودہ مواد لگانے سے اجتناب کریں۔ (یسین:65، نور:19، ترمذی:3583)

سنت 26: تعلقات بڑھانے کے لیے نامحرم کو ہدیے، تحفے دینے سے بچیں۔ (نور:33، مزید دیکھیں حوالہ نامحرم سے سلام کلام)

سنت 27: ہاتھ یا انگلی کے ذریعہ مشت زنی اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے بچیں۔ (نور:30، معارف القرآن)

سنت 28: ہاتھ کے ذریعہ بیہودہ اشارہ، اور مذاق نہ کریں۔ (یسین:65، نور:19، ترمذی:3583)

❑ پیروں کی حیا اور 6 سنتیں

سنت 29: ایسی جگہ نہ جایں، نہ ٹھہریں جہاں مردوں عورتوں کا آزادنہ اختلاط ہو۔

(نور:30-31، ابوداؤد:5272-1040-3123، بخاری:1618)

سنت 30: ایسی جگہ نہ جایں، نہ ٹھہریں جہاں نامحرم کے ساتھ تنہائی اور خلوت ہو۔

(ترمذی:1171-1172-2779، بخاری:5232، مسلم:2173)

سنت 31: خواتین بلاضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں، بوقت ضرورت اگر نکلیں تو ضرورت پوری ہوتے ہیں واپس گھر آیں۔ (احزاب:33، طلاق:1-6، ابوداؤد:1722، ترمذی:1173، بخاری:870)

سنت 32: خواتین کا اگر سفر شرعی (سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا سفر) ہو تو محرم کے بغیر سفر نہ کریں۔

(ابوداؤد:1723-1726، بخاری:1188، ترمذی:1170)

سنت 33: اگر عورت شادی شدہ ہو تو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلیں۔ (الترغیب:4/126، معجم اوسط:513)

سنت 34: خواتین جب جہاں جایں حیا کی چال چلیں، چال میں ایسی اداء پیدا نہ کریں جس سے نگاہیں خود بخود متوجہ ہوں۔ (قصص:25، احزاب:32، طبری، نور:30-31، جامع الاصول:823، مسلم:2657)

❑ شرمگاہ کی حیا اور 6 سنتیں

سنت 35: زنا بدکاری کے قریب بھی نہ بھٹکیں۔

(اسراء:32، بخاری:2475،-7047، ابن ماجہ:4019، موطاء:1670، مشکوۃ:3582)

سنت 36: نفس کی خواہش پوری کرنے کی جتنی ناجائز صورتیں ہیں ان سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھیں، مشت زنی سے بھی بچیں۔ (نور:30، معارف القرآن)

سنت 37: ہم جنس پرستی سے اپنے آپ کو بہت بچایں (عنکبوت:28، مسند احمد:2816، ترمذی:1165)

سنت 38: ازدواجی تعلق میں بھی غیر فطری طریقے سے بچیں۔ (ابوداؤد:2162، مسند احمد:6706، ترمذی:135)

سنت 39: حیض ونفاس کے ایام میں ازدواجی تعلق سے احتراز کریں۔ (بقرۃ:222، ترمذی:135)

سنت 40: جنسی خواہش انسانی فطرت کا تقاضہ ہے، نکاح اس کو پورا کرنے کا جائز طریقہ ہے، لہٰذا بلا عذر شرعی بے نکاحی زندگی نہ گزاریں، نکاح کریں اور نکاح میں جلدی کریں تاخیر نہ کریں اور سادگی سے کریں غیر ضروری رسم ورواج سے بچیں۔ (بخاری:5063-5066، ترمذی:1084-1075، مشکوٰۃ:3138-3139، مسند احمد:24529)

❑ جسم اور لباس کی حیا اور 5 سنتیں

سنت 41: اپنے ستر کو چھپانے اور ڈھانپنے کا بہت اہتمام کریں۔

(اعراف:22-26، مسلم:212، جامع الاصول:732، ابوداؤد:4012-4017-14، ترمذی:2800، بخاری:4681-5652، ابن ماجہ:1921)

سنت 42: خواتین اپنے محرم کے سامنے بھی شائستہ لباس پہنیں۔ (نور:31)

سنت 43: خواتین نماز میں چہرہ (جتنا وضو میں دھویا جاتا ہے) دونوں ہتھیلیو (گٹوں تک) اور دنوں پیر (ٹخنوں تک) کے علاوہ پورے بدن کو چھپایں۔ (اعراف:31، ابوداؤد:641)

سنت 44: خواتین اجنبی مردوں سے اپنے پورے جسم کو چھپایں، لہٰذا چھوٹا، چست اور باریک لباس نہ ہو، چہرے پر نقاب ہو، لباس کے اوپر برقع ہو، برقع بھی باریک، تنگ، جاذب نظر نہ ہو۔

(احزاب:35، ابوداؤد:1826-1333-4104-4116، مسند احمد:21788)

سنت 45: خواتین اپنی زیب وزینت، خوشبو، بناؤسنگھار، زیور کی جھنگار کو اجنبیوں سے چھپایں

(نور:31، احزاب:33، ترمذی:2786، ابوداؤد:4173، ابن ماجہ:4001-4002، بخاری:1280)

سنت 46: ایک دوسرے سے جسمانی فاصلہ کا خیال رکھیں خاص طور پر سوتے وقت۔

(مصنف ابن ابی شیبہ:3482، مسند احمد:8318)

خوداحتسابی جائزہ

گزشتہ صفحات میں مختلف عنوانات کے تحت جو سنتیں ذکر کی گئیں، کوشش کریں کہ ہر عنوان سے متعلق کوئی نہ کوئی سنت تدریجاً اپنی زندگی میں لائیں۔ ذیل میں خانے دیے جائیں گے جس سنت پر عمل کرنے کا ارادہ ہو اس کا صفحہ نمبر اور سنت نمبر لکھ کر روزانہ خانے کو اس طرح پُر کریں کہ اگر اس دن سنت پر عمل ہو گیا ہو تو ✓ کا نشان اور اگر نہ ہوا ہو تو ✗ کا نشان لگائیں۔

صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															

															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________
															صفحہ نمبر________
															سنت________

صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															
صفحہ نمبر______															
سنت______															

یادداشت

{موقع محل کی سنتوں سے متعلق مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ کی دیگر رسائل}

تالیفات ورسائل	نمبر شمار
فہم سنت کورس	1
خوشگوار ازدواجی زندگی کی سنتیں (تحفہ دلہا)	2
خوشگوار ازدواجی زندگی کی سنتیں (تحفہ دلہن)	3
باحیا وپاکدامن بنانے والی 46 سنتیں	4
کمانے اور خرچ کرنے کی 53 سنتیں	5
ہدایت حاصل کرنے کی 13 سنتیں	6
فتنوں سے حفاظت کی 40 سنتیں	7
رشتہ داریاں نبھانے کی 12 سنتیں	8
لباس کی 33 سنتیں	9
کھانے پینے کی 55 سنتیں	10